SENATE OF PAKISTAN

SENATE DEBATES

Sunday, November 26, 1995

The Senate of Pakistan met in the Senate Hall (Parliament House) Islamabad, at forty six minutes after ten in the morning with Mr. Chairman (Mr Wasim Sajjad) in the Chair.

Recitation from the Holy Quran

بسم الله الرحمن الرحيم

ولا تكونوا كالذين تفرقوا واختلفوامن بعد ما جآ ء هم البينت وا
اولٰئک لهم عذابٌ عظيمٌ O يوم تبيض وجوهٌ وتسود وجوهٌ فاما الذين
اسودت وجوههم اكفر تم بعد ايمانكم فذوقوا العذاب بما كنتم تكفرون
O واما الذين ابيضت وجوههم ففى رحمته الله هم فيها خٰلدون O
تلک اٰيٰت الله نتلوها عليک بالحق وما الله يريد ظلماً للعلمين O ولله
مافى السمٰوٰت وما فى الارض والى الله ترجع الامور O كنتم خير
امةٍ اخرجت للناس تامرون بالمعروف وتنهون عن المنكرو تومنون
بالله O

(سورہ ال عمران)

ترجمہ: کہیں تم ان لوگوں کی طرح نہ ہو جانا جو فرقوں میں بٹ گئے اور کھلی کھلی واضح ہدایات

SENATE OF PAKISTAN

SENATE DEBATES

Sunday, November 26, 1995

The Senate of Pakistan met in the Senate Hall (Parliament House) Islamabad, at forty six minutes after ten in the morning with Mr. Chairman (Mr Wasim Sajjad) in the Chair.

Recitation from the Holy Quran

بسم الله الرحمن الرحيم

ولا تكونوا كالذين تفرقوا واختلفوامن بعد ما جآ ء هم البينت وا
اولٰئک لهم عذابٌ عظيمٌ O يوم تبيض وجوهٌ وتسود وجوهٌ فاما الذين
اسودت وجوههم اكفر تم بعد ايمانكم فذوقوا العذاب بما كنتم تكفرون
O واما الذين ابيضت وجوههم ففى رحمته الله هم فيها خٰلدون O
تلک اٰيٰت الله نتلوها عليک بالحق وما الله يريد ظلماً للعلمين O ولله
مافى السمٰوٰت وما فى الارض والى الله ترجع الامور O كنتم خير
امةٍ اخرجت للناس تامرون بالمعروف وتنهون عن المنكرو تومنون
بالله O

(سورہ ال عمران)

ترجمہ: کہیں تم ان لوگوں کی طرح نہ ہو جانا جو فرقوں میں بٹ گئے اور کھلی کھلی واضح ہدایات

پانے کے بعد پھر اختلافات میں مبتلا ہوئے ۔ جنہوں نے یہ روش اختیار کی وہ اس روز سخت سزا پائیں گے جبکہ کچھ لوگ سرخ رو ہوں گے اور کچھ لوگوں کا منہ کالا ہو گا' جن کا منہ کالا ہوگا (ان سے کہا جائے گا کہ) نعمت ایمان پانے کے بعد بھی تم نے کافرانہ رویہ اختیار کیا ؟ اچھا تو اب اس کفرانِ نعمت کے صلہ میں عذاب کا مزا چکھو۔ رہے وہ لوگ جن کے چہرے روشن ہو ں گے تو ان کو اللہ کے دامنِ رحمت میں جگہ ملے گی اور ہمیشہ وہ اسی حالت میں رہیں گے۔ یہ اللہ کے ارشادات ہیں جو ہم تمہیں ٹھیک ٹھیک سنا رہے ہیں کیونکہ اللہ دنیا والوں پر ظلم کرنے کا کوئی ارادہ نہیں رکھتا ۔ زمین و آسمان کی ساری چیزوں کا مالک اللہ ہے اور سارے معاملات اللہ ہی کے حضور پیش ہوتے ہیں۔ اب دنیا میں وہ بہترین گروہ تم ہو جسے انسانوں کے ہدایت اور اصلاح کے لئے میدان میں لایا گیا ہے۔ تم نیکی کا حکم دیتے ہو' بدی سے روکتے ہو اور اللہ پر ایمان رکھتے ہو۔

جناب چیئرمین، جی جناب امداد علی اعوان صاحب۔

OBITUARY

جناب امداد علی اعوان،جناب چیئرمین' چار دن پہلے کراچی میں جس بے دردی سے سید عبداللہ شاہ کے بھائی کو قتل کیا گیا ہے اور جس دہشت گردی کا مظاہرہ کیا گیا ہے چونکہ عبداللہ شاہ صاحب اس ہاؤس کے ممبر رہے ہیں میں گزارش کروں گا کہ اس کے بھائی کے لئے فاتحہ خوانی کی جائے۔

جناب چیئرمین، حافظ صاحب فاتحہ پڑھ دیں۔

(فاتحہ خوانی کی گئی)۔

POINT OF ORDERS.

(i) Re-the case of theft against prof sajjid mir

(ii) Re-shifting of women prissoners

(iii) Re-the arrest of Militory officers

جناب چیئرمین، جی جناب حافظ صاحب پوائنٹ آف آرڈر۔

حافظ حسین احمد، شکریہ جناب چیئرمین آج کے اخبارات شاید آپ کی نظر سے بھی گزرے ہوں۔ کہ اس معزز ایوان کے ایک معزز رکن محترم جناب پروفیسر ساجد میر صاحب کے

خلاف مقدمہ درج ہوا ہے کہ انہوں نے ایک ٹی وی چوری کیا ہے۔

جناب چیئرمین: کیا ٹی وی چوری کیا ہے۔

حافظ حسین احمد: وہ بھی پرانی اور شاید بلیک اینڈ وائٹ ہوگی۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ عجیب صورتحال ہے اور انتہائی مضحکہ خیز اور شرمناک ہے۔ پچھلے دور میں تو بھینسیں چوری ہوتی تھی اب ذرا سائنس نے ترقی کی ہے اب یہ حضرات ٹی وی چوری کرنے لگے ہیں۔

جناب چیئرمین: یہ تو میرے خیال میں ٹی وی اٹھا بھی نہیں سکیں گے۔ کیوں جناب پروفیسر صاحب یہ کیا معاملہ ہے۔

جناب ساجد میر: حافظ صاحب نے یہ مسئلہ اٹھایا میرا تو ذکر کرنے کا ارادہ نہیں تھا کیونکہ میں جانتا ہوں کہ جو کچھ اس حکومت میں ہو رہا ہے اس کے پیش نظر یہ معمولی سی چیز ہے۔ اصل میں گزشتہ سال ایک جلوس نکلا تھا' اس میں کوئی توڑ پھوڑ نہیں ہوئی سیالکوٹ کا یہ واقعہ ہے۔

جناب چیئرمین: گزشتہ سال کی یہ بات ہے۔

جناب ساجد میر: جلوس تھا ساری دوکانیں بند تھیں۔ پیپلز پارٹی کا ایک ہمدرد تھا اس کی دوکان کھلی تھی۔ جلوس ادھر سے گزر گیا کچھ لڑکوں نے شرارت کرنے کی کوشش کی ہم نے انہیں روکا۔ اس شخص نے رپورٹ درج کرا دی اور اس جرم میں ' میں اکیلا نہیں ہوں' چوہدری امیر حسین سابق وفاقی وزیر قانون بھی شامل ہیں۔ خواجہ آصف سابق سینیٹر' اور حال ایم این اے بھی شامل ہیں ہمارے جو صوبائی اسمبلی کے ممبر ہیں وہ بھی شامل ہیں۔ پانچ آدمیوں پر ایک ٹی وی کی چوری کا الزام ہے۔ میں اتنا دقیانوسی آدمی ہوں کہ اس دور میں بھی میں نے اپنے گھر میں ٹی وی نہیں رکھا۔ لیکن اس کے باوجود اب میں اس جرم میں شریک ہوں اس لئے کہ میں پولیس کے ہاتھ نہیں آ سکا' کہیں بھاگا ہوا تھا۔ روزانہ میں جاتا ہوں' ہر ہفتہ جاتا ہوں۔

جناب چیئرمین: ربانی صاحب یہ کیا ہو رہا ہے۔

میاں رضا ربانی: پہلے میں ساجد میر صاحب کا جواب دے دوں۔ یہ ساجد میر صاحب نے ابھی فرمایا ہے - I have no knowledge about this, I will just find out. Interior Minister is also not here لیکن جیسے انہوں نے بتایا کہ ایک سال پرانا واقعہ ہے کہیں تاریخ

خاید کورٹ میں پڑی ہو تو جیسے نارمل روٹین میں ہوتا ہے وہی ہو گا۔

جناب چیئرمین: انہوں نے کہا ہو گا کہ recovery کرنی ہے ٹی وی کی۔

حافظ حسین احمد: جناب ان کو اشتہاری ملزم قرار دے دیا ہے۔ اسی مقدمے میں ان کو اشتہاری ملزم قرار دیا گیا ہے۔

جناب چیئرمین: جی جناب آپ فرمائیے۔

سید اشتیاق اظہر: جناب چیئرمین میں آپ کے علم میں کل کا ایک واقعہ لانا چاہتا ہوں۔

جناب چیئرمین: آپ کی ضمانتیں ہوگئی یا نہیں۔ یہ بتائیں پہلے۔

سید اشتیاق اظہر: ہوگئیں۔

جناب چیئرمین: تمام کیسز میں

سید اشتیاق اظہر: سب کیسز میں۔

جناب چیئرمین: آپ کو مبارک ہو۔ سترہ اٹھارہ کیسز میں۔

سید اشتیاق اظہر: سولہ کیسز میں۔ میں یہ عرض کر رہا ہوں کہ کل میری گاڑی جا رہی تھی میرا لڑکا چلا رہا تھا' کہ مکہ چوک کے قریب اس پر فائر ہوا اور اس کا ونڈ سکرین ٹوٹ گیا۔ اب یہ پتہ نہیں کہ یہ ایجنسیز والوں نے کار پر فائرنگ کی ہے ' یا حقیقی والوں نے کی ہے اس کا ابھی علم نہیں ہے ۔بہرحال میرا بچہ محفوظ رہا اور گاڑی کا ونڈ سکرین تو خیر تبدیل ہو جائے گا لیکن یہ اس قسم کے واقعات جیسا کہ ہمارے اعوان صاحب نے کہا ہے کہ ان کے ساتھ اگر ہوا ہے تو دوسری طرف اس قسم کی کارروائیاں لوگوں کے خلاف ہو رہی ہیں۔

جناب چیئرمین: شکر ہے جان بچ گئی۔ جی جناب لاءمنسٹر صاحب۔

میاں رضا ربانی: یہ point scoring کا مسئلہ تو نہیں تھا۔ اگر اعوان صاحب نے ایک ــــ

جناب چیئرمین: نہیں عبداللہ شاہ صاحب کے بھائی کا ایک بڑا sad and tragic incident ہوا۔

میاں رضا ربانی: عبداللہ شاہ صاحب کے بھائی کی deathاتنے دہشت ناک انداز میں ہوئی تو پوائنٹ سکورنگ کا بہرحال مسئلہ نہیں تھا اور نہ ہم پوائنٹ سکورنگ پر یقین رکھتے ہیں میں اشتیاق اظہر صاحب کو یقین دلاتا ہوں اور ابھی میں ان کے ساتھ بیٹھ کر تفصیل لے کر سندھ گورنمنٹ کو کہوں گا وہ اس کی پوری تحقیقات کروائے گی۔

سید اشتیاق اظہر: میں نے بھی اس دہشت ناک قتل کی مذمت کی ہے اور میرے قائد الطاف حسین نے بھی اس کی مذمت کی ہے۔ ہم سب اس غم میں برابر کے شریک ہیں۔

جناب چیئرمین: نسرین جلیل صاحبہ

بیگم نسرین جلیل: جناب چیئرمین پی ایم ایل کی جو خواتین گرفتار ہوئی تھیں' ان میں سے کچھ کو ملتان جیل بھجوا دیا گیا ہے۔ میں یہ جاننا چاہوں گی کہ لیگل پوزیشن کیا ہے کیونکہ shifting of prisioner کے بارے میں ہماری خواتین کو کراچی کے بجائے مختلف شہروں میں رکھا گیا ہے اور کوئی اس کے بارے میں حکومت کلیئر پوزیشن' واضح نہیں کر رہی ہے۔

جناب چیئرمین: یعنی آپ کا کہنا یہ ہے کہ کیونکہ ان کے مطابق custody ہے تو کیا کورٹ سے پوچھا گیا تھا کہ ان کو کہاں بھیجنا ہے۔

بیگم نسرین جلیل: مجھے اس کے بارے میں نہیں معلوم۔

پروفیسر خورشید احمد: چونکہ مسئلہ خواتین کا ہے ان کا تعلق چاہے ایم کیو ایم سے ہو' مسلم لیگ سے ہو' پیپلز پارٹی سے ہو' اور اس سلسلے میں آپ کو معلوم ہے کہ خود ہائی کورٹ یہ بات کہہ چکی ہیں کہ ان کو تھانوں میں نہ رکھا جائے ان کو اس طرح ٹرانسفر نہ کیا جائے' یہ بڑی زیادتی ہے کہ ابھی کوئی چیز ثابت نہیں ہوئی ہے کچھ نہیں ہوا ہے' خبر تو یہ ہے کہ جن لوگوں نے کام کیا تھا وہ چلے گئے تھے کچھ خواتین بیچاری کھڑی ہوئی تھی برآمدے میں انہیں پکڑ لیا گیا اور اب ان کو یہاں سے ملتان بھیجا گیا ہے تو یہ بڑا اہم انسانی مسئلہ ہے۔ اور خواتین کی عزت اور خواتین کے حقوق کا مسئلہ ہے۔ نام نہاد بین الاقوامی کانفرنسوں میں تو خواتین کے حقوق کی باتیں تو یہ بہت کرتے ہیں لیکن خود ان کے اپنے ہاتھوں اپنے ملک میں خواتین کے ساتھ جو زیادتیاں ہو رہی ہیں ان پر یہ کیا کہتے ہیں۔ یہ مسئلہ ہے جناب چیئرمین۔

جناب چیئرمین: جی جناب آفتاب شیخ صاحب۔

جناب آفتاب احمد شیخ: پچھلے دونوں یہی مسئلہ زیر بحث آیا تھا اور حکومت کا موقف یہ تھا کہ عدالت کی مرضی سے شفٹنگ ہو سکتی ہے۔ اب ہم دیکھ رہے ہیں کہ عدالت کہیں ملوث نہیں ہے۔ جہاں مرضی ہو قیدیوں کو شفٹ کیا جا رہا ہے۔ تو حکومت کا یہ موقف واضح ہونا چاہیئے کہ آیا ایم کیو ایم کی جو خواتین ، یا مسلم لیگ نواز گروپ کی جو خواتین ہیں انہیں کسی عدالت نے حکم دیا ہے یا فیڈرل گورنمنٹ نے یا صوبائی گورنمنٹ نے۔

جناب چیئرمین: بہرحال جی خواتین are entitled to respect, let us see what Law Minister says?

(مداخلت)

میاں رضا ربانی: جہاں تک خواتین کا تعلق ہے تو خواتین کے حقوق کے لئے اور خواتین کے تحفظ کے لئے جتنے اقدامات اب تک حکومت نے اٹھائے ہیں میں سمجھتا ہوں کہ۔

جناب چیئرمین - ان میں سے ایک یہ انتظام ہے

میاں رضا ربانی نہیں جناب میں آ رہا ہوں آپ کی جانب ،پاکستان کی تاریخ میں اس کی شاید مثال نہیں ملے گی لیکن جہاں تک قانون کا تعلق ہے اور جب خواتین بھی عملی سیاسی جدو جہد میں شامل ہوتی ہیں تو جو واقعہ اس دن پیش آیا اور جس طرح کہ courts کی عزت کو پامال کیا گیا ایک اعلیٰ عدالت ہائی کورٹ کی میں سمجھتا ہوں کہ یہ ایک نہایت ہی قابل مذمت اقدام تھا اور کورٹ نے ان کو convict کیا اپنے contempt میں اور لہذا They were sentenced and they were remanded to judicial custody and the matter is purely a provincial matter, I am not aware why they have been shifted from Adyala to Multan or where ever they have been shifted? If you so desire I can inquire from the Provincial Government but....

جناب چیئرمین - not only I will request you کہ بھائی دیکھیں ناں یہ خواتین کا these are political people and you have been through this struggle مسئلہ ہے

جناب چیئرمین: جی جناب

جناب آفتاب احمد

موقف یہ تھا کہ عدالت کی مرضی

ملوث نہیں ہے۔ جہاں مرضی ہو قید

چاہئے کہ آیا ایم کیو ایم کی جو خوا

عدالت نے حکم دیا ہے یا فیڈرل گورنمنٹ

جناب چیئرمین: بہتر

میاں رضا ربانی: جہاں

خواتین کے تحفظ کے لئے جتنے اقدامات

جناب چیئرمین - ان میں

میاں رضا ربانی نہیں

اس کی شاید مثال نہیں ملے گی لیکن

سیاسی جدو جہد میں شامل ہوتی ہیں تو

کو پامال کیا گیا ایک اعلیٰ عدالت

اقدام تھا اور کورٹ نے ان کو

dicial custody and the matter

they have been shifted from

fted? If you so desire I can

جناب چیئرمین - ou

مسئلہ ہے this struggle

جہاں ان کے بھائی ہیں 'باپ ہیں ' خاوند ہیں yourself, I think taking women from Pindi

اور ملتان لے جانا جہاں پر ان کا کوئی نہیں ہوگا not only that you kindly make inquiries

یعنی but please on behalf of the House request that they should be brought back.

نارمل ہونا چاہئیے ۔جی

جناب پروفیسر خورشید احمد ۔جناب والا! پہلے تو میں آپ کا بے حد ممنون ہوں کہ اس مسئلے پر آپ نے جو judicious اور humanitarian موقف اختیار کیا ہے وہ اس ایوان کی عزت کو بلند کرنے والی بات ہے جناب والا! آپ کو یاد ہوگا کہ صدر صاحب کے خطاب کے دوران سترہ افراد جو علماء اور دینی مدارس کے ہیں۔ ان طلبا کو جس انداز میں گرفتار کیا گیا ہے اور ان کی آزادیوں کو جس طریقے سے سلب کیا گیا ہے اس مسئلے کو call attention notice اور ایڈجرنمنٹ موشن دونوں طریقوں سے اٹھایا تھا اور اس وقت آپ کے اس ارشاد پر کہ چونکہ صدر صاحب کے خطاب کے درمیان مناسب نہیں ہے کہ اس مسئلے کو اٹھایا جائے یہ compromise ہوا تھا کہ ہم میں سے صرف ایک شخص نے کچھ وضاحت کر دی تھی اور وزیر داخلہ نے وعدہ کیا تھا کہ وہ اس سلسلے میں تحقیقات کر کے حالات سے ہمیں آگاہ کریں گے ۔آج چونکہ آخری دن ہے اس اجلاس کا اور پرائیویٹ ممبر ڈے ہے آج اس بات کی ضرورت تھی کہ کم از کم اس call attention notice پر یا ایڈجرنمنٹ موشن کو لے آیا جاتا کیونکہ ہمیں پھر اسکے بعد موقع نہیں ملے گا اور میری معلومات یہ ہیں کہ اس وقت دوسو دس علماء زیر حراست ہیں 'جن میں ایک چوتھائی کا تعلق ہمارے فقہ جعفریہ کے بھائیوں سے ہے اور باقی تین چوتھائی کا تعلق اہل سنت علماء سے ہے ان میں وہ لوگ بھی ہیں جنہوں نے کبھی سیاست میں direct or indirect کوئی participation نہیں کیا ہے خود اسلام آباد اور راولپنڈی کے گیارہ علماء جیلوں میں ہیں نہ ان کی ضمانت ہوئی ہے اور نہ ان کے معاملے کو کسی عدالت کے سامنے لایا گیا ہے اور محض وزیر داخلہ کا کہنا ہے کہ اس طرح ہم نے ان کو preventive detention کے تحت لیا ہے میں سمجھتا ہوں کہ اول تو preventive dentention کا سارا تصور Constitutional Law کے خلاف ہے اسلام کے خلاف ہے' لیکن بہر حال اگر قانون میں گنجائش موجود بھی ہے تو یہ اس کا صریحاً misuse ہے تو اس وجہ سے جناب والا میں اور وہ تمام افراد جنہوں نے اس دن اس مسئلے کو اٹھایا تھا آپ سے عرض کریں گے کہ حکومت سے مطالبہ کریں اس بات کا کہ آج ہمیں موقعہ دیا جائے کہ اس مسئلے پر

گفتگو ہو اور حکومت کی اس معاملے میں اگر ان دنوں میں کوئی تحقیقات کی ہے کوئی معلومات جمع کی ہیں جس کا ہم سے وعدہ کیا گیا تھا وہ یہاں پر لائی جائیں وزیر داخلہ موجود نہیں ہیں اور ....

Mr.Chairman: Law Minister Sahib any thing on this?

میاں رضا ربانی - جناب جیسے پروفیسر صاحب نے ابھی فرمایا ہے کہ call attention notice اگر ہے تو (ڈاکٹر صاحب کے پاس موجود ہے تو) میں یہ سمجھتا ہوں کہ during the course of the day لینا چاہئیے ٹھیک ہے۔

جناب چیئرمین - تو call attention take up کر لیں گے at the end of the day۔جی آفتاب احمد خٹک on the point of order جی۔

جناب آفتاب احمد خٹک - آپ نے ابھی عرض کیا کہ ہاؤس کا sense یہ ہے کہ خواتین کو یہاں لایا جائے۔ میں آپ سے عرض کروں گا کہ I will use your good offices جو ایم کیو ایم کی خواتین ہیں جو کہ پنڈی میں رکھی گئی ہیں انہیں بھی کراچی شفٹ کیا جائے۔

جناب چیئرمین - بالکل جی بالکل I agree with you تو now we proceed to the next item. راجہ صاحب کیا کرنا ہے آج ؟

راجہ محمد ظفر الحق - جناب والا! پچھلے دنوں چوہدری شجاعت حسین صاحب کے خلاف آیا تھا کہ ان کے خلاف بھی اقدام قتل کا مقدمہ یہاں اسلام آباد میں بنایا گیا ہے تو انہوں نے ایک تحریک استحقاق بھی پیش کی تھی جس کے اوپر میرے خیال میں انہوں نے offer کیا تھا کہ وزیر داخلہ خود تحقیقات کر لیں اور اس اجلاس کے دوران ہی وہ بتا دیں گے کہ ان کے بارے میں ان کی تحقیقات کیا ہیں آج چونکہ آخری دن ہے میرے خیال میں کسی کو بریف کیا ہوگا انہوں نے کہ ان کے بارے میں پھر کیا صورت حال سامنے آئی ہے۔

جناب چیئرمین - کیوں جی can anybody give some information on this۔

Mian Raza Rabbani: Sir, I will contact with the Interior Minister.

جناب چیئرمین - پتہ کر لیں if there is anything which has to be said. اچھا جی آج۔جی محترمہ۔

بیگم نسرین جلیل: جناب چیئرمین میں یہ پوچھنا چاہوں گی ۔ کہ اخبارات میں جو تفصیل آئی تھی اس میں لکھا تھا کہ دو گھنٹے کے بعد فوجی جوان وہاں پر پہنچے ۔ اور انہوں نے area cordon off کیا تو میں معلوم کرنا چاہتی تھی کہ یہ اتنی دیر میں کیوں ہوا ۔ کیا out of bound ہے فوج کے لئے اسلام آباد؟

جناب چیئرمین: وہ آتے آتے بھی وقت لگتا ہے ۔ جی

پروفیسر خورشید احمد: جو خط مصری سفیر نے فارن آفس کو بھیجا تو ہم کچھ خطرہ محسوس کر رہے ہیں یا ہمیں کوئی خطرہ ہے وہ چار دن کے بعد ' اصل واقعہ کے بعد متعلقہ کمشنر کو پہنچا اس کے بارے میں بتا دیں کہ یہ تاخیر کی وجہ کیا تھی

جناب چیئرمین وہ تو ایسا معاملہ ہے کہ اس پر وزیر داخلہ ہی بات کرسکتے ہیں ۔ لیکن آخر فوج کو بھی کچھ وقت تو لگتا ہے آتے آتے ۔جی somebody has to inform them and to come.

میاں رضا ربانی: میں اس سلسلے میں یہ عرض کردوں کہ اس میں جیسے ہی بم بلاسٹ اور اس کی اطلاع پہنچی

within minutes the civil administration and the police of Islamabad alongwith two Ministers, myself and Khurshid Shah were there and subsequently, it was decided that the area should be cordoned off by the Army and, therefore, the orders had to be then conveyed to the GHQ and subsequently the people came and even when the Army came within two hours, I think it was very rapid and quick response.

جناب چیئرمین: شکریہ جی ' جی جناب حافظ صاحب۔ جی وہ میرے خیال میں وزیر داخلہ صاحب ہی صحیح بتا سکیں گے انہوں نے غالباً انکوائری بھی اس پر کرنی ہے

پروفیسر خورشید احمد: یہ تو یہ ہے کہ اس قسم کے events کرنے کے لئے جو وارننگ دی جاتی ہے اگر فوج پیدل بھی چلتی تو چار دن سے پہلے ہی پہنچ جاتی

جناب چیئرمین ، کیونکہ اخبار میں تھا کہ وہ خود بھی انکوائری کر رہے ہیں اس مسئلے میں۔ جی جناب حافظ صاحب

حافظ حسین احمد: جناب چیئرمین یہاں پر فوجیوں کی گرفتاری سے متعلق میں نے تحریک التواء دی تھی اور اس کے بعد کئی دوسرے معزز ارکان نے تحریک التواء دی تھی اور اس دن آپ نے فیصلہ فرمایا تھا کہ 26 تاریخ کو یعنی آج کے دن اس مسئلے پر بحث ہوگی لیکن ہمارے پاس اب تک کوئی تحریک التواء میز پر ہے ۔ اور میں سمجھتا ہوں کہ وعدہ کیا گیا تھا وہ وعدہ ہی کیا جو ایفا نہ ہوا۔

جناب چیئرمین: دیکھتے ہیں کہ کیا فیصلہ ہوا ہے اس پر جی

Mian Raza Rabbani: Mr. Chairman, you would recall that on the 14th of this month that was the first day of the Senate, the Defence Minister made a statement with regard to the attempted coup and narrated the facts which were available with the Government till that time, before the House and this was in consonance with what the Prime Minsiter had earlier said that the moment any tangible facts are come to light we will place them before the National Assembly or the Senate and it just so happened that the Senate was in session that day. Subsequent to that we had agreed in principle that discussion on this issue would take place on the 26th but then during the course of the days, between the 14th and 26th that is today, in various meetings , inter-party meetings - were held independently in certain cases and in most of the cases in your office, it was felt that the statement of the Defence Minister that has been made in order to carry out a detailed and meaningful discussion it was thought better that the matter may be pended till the next session of the Senate which would be in the next month for the simple reason that by then in all probability more facts would be before this House and in order to have

جناب چیئرمین ، کیونکہ

میں۔ جی جناب حافظ صاحب

حافظ حسین احمد: جناب

تحریک التواء دی تھی اور اس کے بعد

دن آپ نے فیصلہ فرمایا تھا کہ 26

ہمارے پاس اب تک کوئی تحریک التوا

ی کیا جو ایلاء نہ ہوا۔

جناب چیئرمین: دیکھتے ہیں

an, you would recall that on

of the Senate, the Defence

attempted coup and narrated

nent till that time, before the

Prime Minsiter had earlier said

ight we will place them before

so happened that the Senate

had agreed in principle that

e 26th but then during the

t is today, in various meetings

ertain cases and in most of

ment of the Defence Minister

d and meaningful discussion

ed till the next session of

e simple reason that by then

House and in order to have

a more meaningful discussion it would be better. So, that was the general consensus that I think emerged in which the Leader of the Opposition, the Leader of the House and the Law Minister, myself and yourself were present and I think that was the general consensus that emerged as far as this issue is concerned. Raja Sahib is sitting here. He is present. If he has anything to the contrary he can say..

Mr.Chairman: Yes, please Raja Sahib.

Raja Muhamamd Zafar-ul- Haq: Mr. Chairman, the statement which was made by the Defence Minister raised more questions than answering anyone. We were not satisfied with the explanation that he gave, the details which he gave because they were contradictory to the stand taken by the Government earlier. As I had said earlier, we do not want to create problems , we do not want to create dissensions, especially in an institution like the Armed Forces of Pakistan. We would also not like that bonapartism rises in Pakistan whatever the reasons may be. But we will certainly demand on behalf of the Opposition, we had a meeting before we came to the House that to give a fair trial to those who have been accused and we believe the initial number of those people who were arrested was much larger than those who are being tried now, they are only a few people. We feel that to give them a fair chance there should be an open trial of those people , so that not only they have the full opportunity of defending themselves and putting across their point of view but there should be transparency in the trial and for that the Press and Public, through security passess may be allowed to witness the proceedings. It is in the interest of the accused , it is in the interest of the institution i.e. Armed Forces

and it also is in the interest of Pakistan otherwise the situation normally, develops in a manner in which sometimes you gag the voice of a few people but it becomes a general agitation afterwards, it is not handled properly. We sat today and we have decided to demand once again that the trial should be open even according to the Manual of Pakistan Military Law. As far as, the adjournment motions which were deposited by some of the members like my friend Hafiz Hussain Ahmad , Mr. Abdur Rahim Khan Mandokhel and others, we also request Mr. Chairman that those should remain intact till such time that the matter is taken up again when Government is fully in picuture of the entire proceedings...

جناب چیئرمین ۔ جب تک پورے واقعات نہ سامنے آ جائیں۔ جی وزیر قانون صاحب۔

Mian Raza Rabbani: Sir, I am grateful to Raja Sahib for the statement that he has made but I would just like to point out one or two things and that is that as far as the statement of Defence Minister is concerned which was made on 14th of November, there is no contradiction in that and the stand that the Government had taken previously. It is in full consonance of the stand and the facts which Defence Minister placed before the Senate on the 14th. As far as, the procedure of the trial is concerned sir, as you are well aware yourself , it would be conducted under the Army Act which provides for a very detailed procedure which is to be followed and it lays down all the requirements for Counsel and so on so forth and it also shows transparency in itself. So, I think, as far as, that is concerned, the apprehensions of Raja Sahib should rest because the accused would be tried under the Army Act and would be afforeded all the opprotunity of providing defence and all opportunity of transparency in the case

otherwise the situation normally,
gag the voice of a few people but
is not handled properly. We sat
gain that the trial should be open
Military Law. As far as, the
some of the members like my
him Khan Mandokhel and others,
remain intact till such time that
is fully in picuture of the entire

جناب چیئرمین - جب تک

grateful to Raja Sahib for the
ce to point out one or two things
ence Minister is concerned which
ntradiction in that and the stand
in full consonance of the stand
ore the Senate on the 14th. As
as you are well aware yourself
ch provides for a very detailed
down all the requirements for
sparency in itself. So, I think,
Raja Sahib should rest because
ıd would be afforeded all the
ty of transparency in the case

as provided for under the Act itself.

جناب چیئرمین۔ شکریہ، طارق صاحب۔

جناب محمد طارق چوہدری۔ شکریہ جناب چیئرمین ' یہ واقعی ایک بڑا حساس اور اہم مسئلہ ہے۔ اور اتفاق سے ابتداء میں شاید 11 اکتوبر کو میں نے ہی یہ demand کیا تھا کہ کچھ آرمی افسران گرفتار ہوئے ہیں اور ہمیں یہ بتایا جائے کہ کتنے افسر ہیں اور ان کو کیوں گرفتار کیا گیا ہے ۔ میں نے جس وقت یہ بات کہی اس وقت ان کو گرفتار ہوئے کوئی 16,17 دن ہو چکے تھے اور اس سے اگلے دن وزیر دفاع جناب آفتاب میرانی صاحب نے کہا کہ مجھے اس کا علم نہیں ہے کہ کچھ لوگ گرفتار ہوئے ہیں یہ بات انہوں نے لاہور میں شادی کی تقریب کے بعد' اخبار نویسوں سے کہی ۔ ان کا یہ بیان کسی طرح بھی قابل اعتبار نہیں ٹھہرتا کہ وزیر دفاع کو دو ہفتوں سے زیادہ وقت گزرنے کے بعد بھی واقعات کا علم نہ ہو۔ جب ایک دفعہ کسی آدمی کی credibility شک میں پڑ جاتی ہے' کیونکہ آفتاب صاحب کے لئے ہمارے دل میں بڑی عزت تھی اور ان کا خاموش بیٹھے رہنا اور ان کا بڑا gesture ان کا style لیکن ان کی اس بات کے بعد کم از کم میرے دل میں ان کے بارے میں شکوک تھے کہ یہ انہوں نے غالباً سچ نہیں کہا جب یہاں پر شک پڑا ہے تو ان کا جو statement ہاؤس میں آیا اس کے بارے میں کم از کم مجھے کچھ شک ہے کہ شاید واقعات اس طرح نہ ہوں جس طرح بیان کئے گئے۔

جناب چیئرمین ! یہ پچھلے دور کا واقعہ ہے جب غوث علی شاہ وزیر دفاع تھے تو جی ایچ کیو میں Defence Committee کی ایک briefing کے لئے ہم نے ان کو لکھا تھا کہ سندھ میں جو operation ہوا ہے اس کے بارے میں واقعات ہمیں بتائے جائیں انہوں نے جی ایچ کیو میں ایک briefing کا اہتمام کیا ۔ ساری کمیٹی وہاں موجود تھی بے شمار Generals بھی وہاں موجود تھے جب یہ سوال آیا کہ سندھ میں آپریشن کس نے اور کس کے ایماء پر شروع کیا اور اس میں آپ مطلوبہ نتائج کیوں حاصل نہیں کر سکے تو آصف نواز صاحب جو اس وقت آرمی چیف تھےانہوں نے فوری طور پر وزیر دفاع کی طرف اشارہ کر کے کہا کہ میں آپ کو اپنا موقف بتاؤں یا ان کا یعنی میں حکومت کا ' یعنی دونوں کا موقف واضح طور پر مختلف تھا اور پھر جب انہوں نے صفحے پلٹنے شروع کئے تو غوث علی شاہ کے ماتھے پر پسینہ تھا ۔ بہر حال اسی طرح میں یہ سمجھتا ہوں کہ اس

وقت اگر حکومت اور ان کے موقف میں فرق ہو سکتا ہے تو اس وقت بھی ہو سکتا ہے - یہ بات بھی درست ہے کہ یہ مسئلہ عدالت میں ہے ' یہ بات درست ہے کہ ہمارے پاس دوسری طرف کے defence کا کوئی علم نہیں ہے کہ ان کا کیا بیان ہے - اور ہمیں پوری طرح واقعات ' پوری طرح کیا کچھ بھی واقعات ہمارے علم میں نہیں ہیں - لہٰذا جب تک واقعات صحیح علم میں نہ آ جائیں اس وقت تک ہم کس چیز پر بحث کریں گے - لیکن میں یہ بات اپنے Defence Committee کے چیئرمین کو بھی لکھ کر بھیجوں گا یہ ضرور ہے کہ اگر ان کا موقف ہمارے پاس آیا ہے تو پوری طرح موقف سمجھنے کے لئے میں Defence Committee کو یہ درخواست کر رہا ہوں اور میں آپ کی وساطت سے بھی انہیں کہوں گا کہ یہ باقاعدہ ایک اجلاس بلائیں اور جس طرح آصف نواز صاحب سے ہم نے briefing لی تھی اسی طرح ہم یہ چاہیں گے کہ ہمیں فوج خود اپنے موقف سے آگاہ کرے کیونکہ سیاسی بیان پر ہمیں بھروسہ نہیں ہے واقعات اس طرح نظر نہیں آتے ' strength وہ نظر نہیں آتی ' لوگ اتنے نظر نہیں آتے ' اسلحہ اور دوسری منصوبہ بندی اتنی نظر نہیں آتی جتنی یہاں پر بیان کی گئی ہے -

(مداخلت)

جناب چیئرمین- جی جناب لاہنسٹر صاحب-

Mian Raza Rabbani: Sir, I would just like to reiterate that the statement which was made by the Defence Minister is a responsible statement which has been made on the floor of this August House. It is a statement which fully reflects the point of view of the Government and all the functionaries and all the institutions that constitutionally come under the Government.

جناب چیئرمین- شکریہ- جناب مندوخیل صاحب-

جناب عبدالرحیم خان مندوخیل- اس مسئلے پر میں نے اکرم شاہ صاحب نے اور کچھ دوسرے دوستوں نے ایک تحریک التوا پیش کی تھی میرے خیال میں اس حوالے سے ایک فیصلہ ہوا کہ 26 تاریخ کو اس پر بحث کریں گے اور وزیر صاحب نے 14 تاریخ کو بیان دیا - آج ایک understanding اس حد تک ہوئی کہ اس مسئلے کو آنے والے سیشن میں ' جیسے کہ راجہ

صاحب نے فرمایا ہماری تحریک التوا کو لے کر یا intact کر کے اس پر ہم تفصیلی بات کریں گے تاکہ واقعات پورے سامنے آ جائیں۔ لیکن اس وقت یہ بات کرنی تھی کہ جناب طارق چوہدری صاحب نے ایک شکل میں اپنا موقف پیش کیا ۔ اس لئے میں اس حد تک کہوں گا کہ پورے اس سیشن کو استعمال کر کے وہاں ایک سائیڈ کا موقف آیا ہے ' میں اپنی طرف سے اتنا کہوں گا کہ ہم اپوزیشن لیڈر کے اور دوسرے محترم دوستوں کے اور گورنمنٹ سب کا احترام کرتے ہوئے یہ واضح کرتے ہیں کہ ہم ملک کے عوام اور اس میں خاص طور پر پشتون عوام نے ہر مارشل لاء اور فوجی آمریت سے suffer کیا ہے' تمام ملک نے suffer کیا ہے ۔ آج بھی جمہوریت میں ہم یا گورنمنٹ یا کوئی اور پارٹی غلطیاں کرتے ہیں یا یہ کہہ لیجیئے کہ جب ہم جمہوریت کے خلاف عمل کرتے ہیں تو ہر وقت لوگ تیار بیٹھے ہوتے ہیں کہ اب فوج آنے والی ہے ۔ جناب والا! یہ ایک ایسی صورت حال بن گئی ہے کہ تمام پارٹیوں نے خاص principles بنا لئے ہیں اور تمام ملک کے لوگ اس پر agree ہو گئے ہیں کہ یہ ہمارا آئینی set up ہے اور اس کو زیادہ بہتر بنانے کے لئے ہم یہ procedures اختیار کریں گے اور اس طرح rule of law ہو گا۔ لیکن اس کے باوجود جو پہلو طارق چوہدری صاحب یہاں لے آئے ہیں کہ یہ خامیاں ہیں اس پر ہمیں اختلاف نہیں ہے ۔ میں کہتا ہوں کہ وہ accused ہیں اور accused کے معنی یہ ہیں کہ وہ مجرم نہیں ہیں لیکن جس حد تک گورنمنٹ نے statement دیا ہے میں اس حوالے سے اس حد تک تائید کرتا ہوں کہ جو کچھ ہوا ہے کم ہے یا زیادہ ہے جس نے کیا ہے جیسے انگریزی میں کہتے prima facie case بن گیا ہے کہ ایک عمل ہوا تھا ان لوگوں کے بارے میں کوئی بات میں نہیں کرتا ہوں ' میں ایک وکیل بھی رہا ہوں کہ کوئی بھی جو under trial ہے اس پر کوئی ایسی بات کہنا کہ وہ مجرم ہے یا نہیں یہ میرا حق نہیں بنتا لیکن سیاسی طور پر میں یہ واضح کرنا چاہتا ہوں کہ ہم نے فوج اور آمریت کے ہاتھوں بڑا suffer کیا ہے اور اب ہم اس سٹیج پر ہیں جیسے کہاوت ہے کہ سانپ کا کاٹا ہوا رسی سے ڈرتا ہے اور دودھ کا جلا چھاچھ کو بھی پھونک پھونک کر پیتا ہے ۔ جناب والا! صاف بات ہے کہ ہم کہتے ہیں کہ اس میں transparency ہو یا وہاں trial fair ہو Otherwise کوئی شخص جو یہ کہنا چاہے کہ جس نے بھی کوئی جرم کیا ہو اس نام سے یا زیادتی کی ہو اس نام سے۔۔۔۔

جناب چیئرمین۔ یہ تو کوئی نہیں کہہ رہا۔ یہ تو کسی نے بات نہیں کی کہ جی جرم

کیا ہے تو چھوڑ دو۔

جناب عبدالرحیم خان مندوخیل۔ بہر کیف یہ تاثر اس طرح دیا جاتا ہے کہ ہم یہ کہتے ہیں کہ جناب والا trial ہو اور rule of law transparent ہو۔

جناب چیئرمین۔ شکریہ۔ جی law Minister صاحب ان کا جواب دیں نا۔

جناب عبدالرحیم خان مندوخیل۔ جناب والا! ایک فقرے کا اضافہ ہے۔

جناب چیئرمین۔ جی ایک فقرے کا اضافہ کر دیں۔

جناب عبدالرحیم خان مندوخیل۔ ہم صاف کہتے ہیں ہم اور اس ملک کے عوام کسی شخص کو کسی نام سے بھی اس ملک کے عوام کی حکومت یا ہمارے rule of law یا ہمارے fundamental rights یا ہم نے جو کچھ آج تک حاصل کیا ہے۔ اس پر کسی شکل میں حملہ کسی کو نہیں کرنے دیں گے۔ یہ ہر ایک کے لئے clear رہے۔

جناب چیئرمین۔لاءمنسٹر صاحب۔

Mian Raza Rabbani: Thank you sir. I would simply like to restate the position that I stated earlier that as far as the transparency of the proceedings is concerned, as far as the rights of the accused are concerned, the Army Act is very comprehensive and that provides all the safeguards. It allows them rights to council and it lays down a very elaborate procedure and that procedure, as laid down under the law, would be followed in toto and transparency would be assured under the provisions of the Act. As far as the struggle for democracy is concerned, I have great respect for the honourable Senator and for his party because they have been in the vanguard of struggle for democracy and they have been in the vanguard for the restoration of the Constitution and Rule of Law. I would also like to take this opportunity to assure him that we as a Government and we as a party, are committed to ensure

کیا ہے تو چھوڑ دو۔

جناب عبدالرحیم خان

ہم یہ کہتے ہیں کہ جناب والا trial ہو اور

جناب چیئرمین۔ شکریہ۔ جی

جناب عبدالرحیم خان

جناب چیئرمین۔ جی ایک

جناب عبدالرحیم خان

کسی شخص کو کسی نام سے بھی اس ملک

یا ہم نے جو fundamental rights

کو نہیں کرنے دیں گے۔ یہ ہر ایک

جناب چیئرمین۔ لا منسٹر صا

I would simply like to restate

as the transparency of the

the accused are concerned, the

all the safeguards. It allows

elaborate procedure and that

ld be followed in toto and

s of the Act. As far as the

t respect for the honourable

the vanguard of struggle for

for the restoration of the

e to take this opportunity to

arty, are committed to ensure

strengthening of democratic institutions, strengthening of the democratic system and to ensure governance in accordance with the Constitution and the Rule of Law. Thank you, sir.

Mr.Chairman: Mr.Shafqat Mehmood.

Mr. Shafqat Mehmood: Mr. Chairman, I am little troubled by the fact that while all of us say that this is a sensitive matter. But then we say other things which tend to pre-judge or tend to put a certain kind of construction on what is going to happen. For example, this demand that trial should be fair. Does this indicate that as if there are feelings that trial will not be fair? Why do we jump to this conclusion that trial will not be fair ? And particularly, sir, when we are faced with so many other difficulties and one institution which we are trying to, deliberately and con-ciously, preserve and protect because we do not want to become a part of political football that goes on all the time. We do not want to create political controversy about that matter because our national defence is involved, the security of the country is involved and we have so many other problems which we have to worry about. I mean, also about this debate, I absolutely and totally believe that we must discuss, for example, budget allocations for defence matters, we must discuss everything related about defence matters but when we are going to discuss a trial some people are going to get and say that they were innocent, some people are going to get up and say.. .. What kind of discussion will that be? Are we going to, sort of, hold a court over here? Sir, my only request is that let us, for God's sake, while considering the freedom of having, you know freedom to say what we like but we must be careful in some matters, we must exercise caution and judgement that we should

not try and bring those institutions into public domain and insist on various things which I do not think are in the national interest. So, I will only request my fellow colleagues over here that while we must discuss the broader issues involved. let us not get into details and transparencies and this and that. Of course it is going to be transparent, as laid down in the Army Act . Of course national interest is involved and they are colleagues of people who have been in the armed forces, they are the one who have been accused. So they are going to be given a fair trial. Just by saying things like fair trial, fair trial, we are casting aispersions on the leadership of the armed forces. So, I do not think this is very beneficial to go into these kinds of discussion.

جناب چیئرمین۔ شکریہ جی۔ جی جناب حافظ حسین احمد صاحب۔ جی مولانا صاحب کی بات سن لیں۔

مولانا محمد عبدالستار خان نیازی۔ یہ مسئلہ جس انداز میں پیش کیا گیا ہے قابل غور ہے شریعت نافذ کرنے کی ذمہ داری حکومت کی ہے ۔آپ نے شریعت ایکٹ پاس کیا ۔ صرف یہ کہنا کہ انہوں نے درہ سے ریوالور منگوائے ہیں کہ وہ جبراً شریعت نافذ کرنا چاہتے ہیں غلط ہے حالانکہ ان کے ہاتھ میں کچھ بھی نہیں ہے ۔

جناب چیئرمین۔ مولانا صاحب ! لیکن ابھی ہمیں کیا پتہ ہے کہ بات کیا ہے ۔ trial ہو گا تو پھر پتہ چلے گا کہ بات کیا تھی ۔

مولانا عبدالستار خان نیازی ۔ میں عرض کرتا ہوں کہ یہ اب پولٹیکل مسئلہ بن چکا ہے ۔ اس لئے اب یہ open trial ہو ۔ سب کچھ پبلک کے سامنے آنا چاہئیے ۔ ہم اس کو اس وقت فوج کے خلاف ایک سازش سمجھتے ہیں ۔ ہم سمجھتے ہیں کہ یہ جو سب کچھ کیا گیا ہے ' یہ باقاعدہ طور پر ساری فوج کو ڈرانے اور دھمکانے کے لئے کیا گیا ہے تاکہ یہاں جو religious extremists ' elements ہیں وہ بالکل دبے رہیں اور بے نظیر کہتی ہے کہ یہاں fundamentalists ہیں ۔ میں عرض کرتا ہوں کہ یہ امریکہ سے امداد لیتے ہیں اور یہ باقاعدہ امریکہ

: domain and insist on various
:rest. So, I will only request my
ıst discuss the broader issues
ırencies and this and that. Of
ı in the Army Act . Of course
es of people who have been in
accused. So they are going to
ı trial, fair trial, we are casting
So, I do not think this is very

جناب چیئرمین۔ شکریہ

بات سن لیں۔

مولانا محمد عبدالستار خا

غور ہے شریعت نافذ کرنے کی ذ
صرف یہ کہنا کہ انہوں نے درہ سے
ہے حالانکہ ان کے ہاتھ میں کچھ بھی نہیں

جناب چیئرمین۔ مو

trial ہو گا تو پھر پتہ چلے گا کہ بات کہ

مولانا عبدالستار خان

pen trial ہے ۔ اس لئے اب یہ
وقت فوج کے خلاف ایک سازش
باقاعدہ طور پر ساری فوج کو ڈرا
élements ہیں وہ بالکل دبے
fundamentalists ہیں ۔ میں عر

کی سازش کا شکار ہیں ۔ مصر کی طرف سے بھی یہی کچھ کہا جا رہا ہے ۔ اس لئے اس کے بارے میں open trial ہونا چاہئیے اور ساری صورت حال کو پوری قوم کے سامنے آنا چاہئیے ۔جس طرح یہ کر رہے ہیں ' اس کی قوم اجازت نہیں دے گی ۔

جناب چیئرمین۔ جناب حافظ صاحب ۔

حافظ حسین احمد۔ جناب چیئرمین ۔ شکریہ ۔ ہم نے تو آپ کے فیصلہ کا احترام کرنے کی کوشش کی لیکن بات چل نکلی ہے ۔۔

جناب چیئرمین۔ حافظ صاحب ! بنیادی بات تو یہ ہے کہ جو بات سامنے آئی ہے ' اس کے مطابق ابھی trial ہونا ہے ۔ ایک version گورنمنٹ کی جانب سے آیا ہے ۔ جو ملزمان ہیں ' ان کے موقف کے بارے میں ابھی کسی کو پتہ نہیں ہے ۔جیسے ابھی شفقت محمود صاحب کہہ رہے تھے کہ اس وقت تو کچھ لوگ کہیں گے کہ یہ بات ٹھیک ہے اور کچھ کہیں گے کہ فلاں بات ٹھیک ہے اور جب تک واقعات سامنے نہیں آ جاتے ' اس وقت تک بات کرنے کا کوئی فائدہ نہیں ۔ تاہم جب واقعات سامنے آ جائیں گے تو پھر آپ بات کر لیں ۔

حافظ حسین احمد۔ جناب والا ! میں یہی بات عرض کرنے والا ہوں کہ اس سلسلے میں سب سے پہلی تحریک التوا میری طرف سے آئی ہے ۔ میں طارق چوہدری صاحب سے اس حوالے سے شدید اختلاف کروں گا کہ انہوں نے وزیر دفاع کی نیت پر شک کیا ہے ۔ یقین جانیئے ' وزیر دفاع کو نہ تو کچھ پہلے معلوم تھا اور نہ اب معلوم ہے ۔جس دن انہوں نے کہا تھا کہ مجھے معلوم نہیں ہے ' یقیناً انہیں اس وقت کچھ معلوم نہیں تھا اور اب جتنا انہیں بتایا گیا ہے ' انہیں اتنا ہی معلوم ہے ۔ اس سے زیادہ وہ پوچھنے کی کوشش بھی نہیں کریں گے ۔ اگر وہ پوچھنے کی کوشش کریں گے تو شاید یہ ان کے لئے ٹھیک نہیں ہو گا ۔

دوسری بات یہ ہے کہ جہاں تک میرے بھائی رضا ربانی صاحب کی بات کا تعلق ہے ' یقیناً ہم چاہتے ہیں ۔ وزیر دفاع صاحب نے بڑی مشکل سے لکھی ہوئی تقریر پڑھ دی لیکن اس سلسلے میں گزارش ہے کہ یہ جو انہوں نے لکھی ہوئی تقریر پڑھی تھی ' یہ پوری کی پوری تین چار دن روزنامہ ڈان اور پاکستان ٹائمز میں من و عن چھپ چکی ہے ۔

تیسری بات میں یہ عرض کروں گا کہ میں آپ کی اس بات کی تائید کروں گا کہ جب

تک کوئی فیصلہ نہ ہو ' ان کو صفائی کا موقع نہ ملے ' اس وقت تک بات کرنے کا کوئی فائدہ نہیں ہے ۔ اگر open trial ہوتا ہے اور اس کے بعد وہ مجرم ثابت ہوتے ہیں تو پھر یہ بات کریں لیکن اس سے پہلے ہی ان کا یہ کہنا کہ وہ امیرالمومنین بننا چاہتے تھے ' وہ اسلام نافذ کرنا چاہتے تھے ۔ یعنی بات بلاول اور بختاور تک پہنچ گئی ۔ حالانکہ ہمیں ذرا سوچنا چاہیئے اور ہماری وزیر اعظم صاحبہ ایک اہم منصب پر فائز ہیں ۔ ہر چیز کو خاندانی سطح پر لیا جاتا ہے ۔ ہمیں تو منع کیا جاتا ہے لیکن خود اسے کھینچ تان کر وہیں لایا جاتا ہے ۔

جناب والا ! یہ کیس بھی خود کشی کے کیس کی طرح کا ہوتا ہے ۔ اگر خود کشی کرنے والا کامیاب ہو جائے تو پھر اس کا جنازہ پڑھا کر دفن کر دیا جاتا ہے اور اس کے خلاف کوئی کیس نہیں بنتا ہے اور اگر وہ بد بخت خودکشی میں ناکام ہو جائے تو فوراً اس کے خلاف پرچہ درج کر لیا جاتا ہے ۔ ہم یہ کہتے ہیں کہ اگر انہوں نے یہ بات کی ہے تو ان پر مقدمہ چلایا جائے اور جنہوں نے ملک میں مارشل لاء نافذ کیا ' ان کے خلاف بھی مقدمہ چلایا جائے ۔ جنہوں نے خود اسلم بیگ کی طرح اعتراف کیا تھا کہ میں نے انتخابات میں اتنی رقم خرچ کی ' ایسے افراد کے خلاف بھی مقدمہ چلایا جائے ۔ ہم یہ کہتے ہیں کہ اگر ایک انصاف کا پیمانہ ہے تو یہ پیمانہ سب کے لئے برابر ہونا چاہیئے

جناب والا ! اگر اسلام پسندوں کے حوالے سے بات کی جاتی ہے تو میں سمجھتا ہوں کہ امریکہ کی سطح پر جو ایک سازش ہے ' اس کے حوالے سے بات کی جائے ۔ میں عرض کرتا ہوں کہ ایک شخص ڈیوٹی پر ہے اور چیف آف دی آرمی سٹاف ہے ' وہ آئین کی دفعہ 6 کو پامال کرتا ہے ۔ کیا اس کے خلاف کسی نے بات کی ؟ ہمارے ملک کی عدالتوں میں جہاں نظریہ ضرورت کی ایک نئی چیز ایجاد ہوئی ہے ' جس میں دنیا کے تمام گند کو اور ایسے اقدامات کو آئینی شکل دے سکتے ہیں ۔ ہم جناب ! اس ملک کے باسی ہیں ۔ ہم یہ کہتے ہیں کہ اگر آپ کی خواہشات ہوں ' کسی کے مفاد کا مسئلہ ہو یا کسی اور ملک کا مسئلہ ہو ' اس میں ٹھیک ہے کہ ہو سکتا ہے ۔ ہم یہ سمجھتے ہیں کہ ہم نے اس وقت بھی کہا ہے اور آج بھی اس ایوان میں بیٹھے ہوئے ہیں ' ہم جمہوری انداز میں اس ملک کے نظام کی تبدیلی کی بات کرتے ہیں ' اسے چاہے کل کے حکمران مانتے تھے یا نہیں مانتے تھے ۔ آج کے مانیں یا نہ مانیں ۔ لیکن ہم یہ کہتے ہیں کہ کسی ایک فرد کے خلاف ' جس کے مقدمہ کا ابھی فیصلہ نہیں ہوا ہے ' اسلام کے خلاف اور علما کے خلاف

جس انداز میں پراپیگنڈہ کیا جاتاہے وہ انتہائی قابل مذمت ہے۔ میں گزارش کروں گا جب تک یہ فیصلہ نہیں ہوتا اس وقت تک اس بات کو اس انداز سے نہ لیا جائے۔

جناب چیئرمین۔ شکریہ جی، مولانا سمیع الحق صاحب،

مولانا سمیع الحق۔ میں بھی انہی جذبات کی تائید کرتا ہوں کہ یہاں مسئلہ جس انداز میں مشتہر ہوا اور جس انداز میں بیانات آئے اس میں لازمی بات ہے کہ بنیاد پرستی ، اسلام اور شریعت ، امیر المومنین اور یہ ساری چیزیں involve کی گئی ہیں۔ اگر پہلے سے احتیاط ہوتی ۔ ہم فوج کو محب وطن سمجھتے ہیں ۔ غیور اور ایمان کے جذبات سے معمور ہماری فوج ہے۔ ہم ان کو متنازعہ نہیں بنانا چاہتے ۔ ہماری بات چیت چل رہی ہے ۔ ہم جو کچھ کہنا چاہتے ہیں اس کا مقصد یہ ہے کہ اس مقدس ادارے کو محفوظ رکھا جائے اس کا وقار مجروح نہ کیا جائے لیکن جس طرح اس کا وقار مجروح ہوا۔ اس سے لازماً فوج کو دو ٹکڑوں میں تقسیم کرانے کی ہمیں سازش لگتی ہے کہ ان کو بنیاد پرست اور غیر بنیاد پرست دو ٹکڑوں میں تقسیم کیا جائے۔ اب ہمیں یہ بھی کہنا ہے کہ کچھ فوجی حضرات کا ہمیشہ علماء سے، فقیروں سے ، مشائخ سے، بزرگوں سے آنا جانا تعلق محبت رہی ہے اور یہ ایک بہت بڑا جرم سمجھ کر کئی ہمارے علماء کو حراست میں رکھا گیا ہے۔۔۔

جناب چیئرمین۔ وہ تو کال attention notice آج ہے ۔ اس میں لے لیں گے۔

مولانا سمیع الحق۔ ان علماء کو نہیں فوج کے اس مسئلے میں پہلے ہی دن کچھ بڑے روحانی لوگ حراست میں رکھے گئے ہیں۔ ان کا پتہ ہی نہیں ۔ سارے خاندان میں بے چینی ہے۔ ڈیرہ غازی خان کے مولانا عبدالقادر دھلوی ہمارے ڈو ٹرن کے امیر تھے۔ ان کی مستنصر باللہ کے ساتھ صرف سلام دعا تھی۔ ان کو اسی مسجد سے اغواء کیا گیا اور کہا گیا کہ کسی نے اغواء کیا ہے۔ بعد میں۔۔۔۔

جناب چیئرمین۔ اس کا علیحدہ موشن دے دیں۔

مولانا سمیع الحق۔ میں یہی عرض کروں کہ یہی سارا مسئلہ اس میں involve ہے ۔ ہم یہی کوشش کریں کہ ہماری فوج کا تقدس برقرار رہے ۔ اس کو مجروح نہ ہونے دیا جائے۔ اس کو بنیاد پرستی اور غیر بنیاد پرستی میں تقسیم نہ کیا جائے۔ یہ باتیں چونکہ وزیر اعظم صاحبہ کی طرف سے بھی آ چکی ہیں اور فوج میں ایسا تاثر ابھرا ہے کہ داڑھی رکھنا ، نماز پڑھنا نیک لوگوں سے ملنا جلنا وہ ان کو خطرہ لگ رہا ہے ۔یہ تو ہم اپنی فوج کو الجزائر، مصر اور مراکش کے خطوط پر ڈال رہے

تک کوئی فیصلہ نہ ہو ، ان کو صفائی کا
نہیں ہے ۔ اگر open trial ہوتاہے اور
کریں لیکن اس سے پہلے ہی ان کا یہ
چاہتے تھے ۔ یعنی بات بلاول اور بختاور
وزیر اعظم صاحبہ ایک اہم منصب پر فائز
کیا جاتا ہے لیکن خود اسے کھینچ تان کر وہیں
جناب والا! یہ کیس بھی خ
کرنے والا کامیاب ہو جائے تو پھر
خلاف کوئی کیس نہیں بنتاہے اور ا
کے خلاف پرچہ درج کر لیا جاتاہے ۔
مقدمہ چلایا جائے اور جنہوں نے ملک
چلایاجائے ۔ جنہوں نے خود اسلم بیگ کی
خرچ کی، ایسے افراد کے خلاف بھی مقد
ہے تو یہ پیمانہ سب کے لئے برابر ہونا چاہئے
جناب والا! اگر اسلام پسندوں
امریکہ کی سطح پر جو ایک سازش ہے ،
کہ ایک شخص ڈیوٹی پر ہے اور چیف
کرتاہے ۔ کیا اس کے خلاف کسی نے
کی ایک نئی چیز ایجاد ہوئی ہے ، جس
دے سکتے ہیں ۔ ہم جناب ! اس ملک
ہوں ، کسی کے مفاد کا مسئلہ ہو یا کسی
ہم یہ سمجھتے ہیں کہ ہم نے اس وقت
ہم جمہوری انداز میں اس ملک کے
حکمران مانتے تھے یا نہیں مانتے تھے ۔
فرد کے خلاف ، جس کے مقدمہ کا ابھی

ہیں پھر اس ملک کا خدا ہی حافظ ہوگا۔ ہماری فوج کا تو ماٹو ہی ایمان' یقین اور جہاد ہے۔ ہمارا مطالبہ یہی ہے کہ اگر ٹرائیل ہو تو پھر اوپن ہو۔ واقعات یکطرفہ سامنے نہ آئیں فوجی عدالت میں ہو اور کھلی عدالت میں پوری قوم صحافی' اور اس میں دنیا کو سننے کا موقع ملے۔

جناب چیئرمین۔ شکریہ' کمانڈر خلیل صاحب'

Mr.Khalilur Rehman: Thank you, Mr.Chairman.

Actually Sir, this is to express explanation to certain misgivings expressed by Senator Shafqat Mahmud. In the first place, no aspersion has been cast upon anybody at all or any institution.

In fact, from my own experience, the procedure under - جناب چیئرمین
یعنی ہمارے سول پروسیجر سے زیادہ the Military Law is a very elaboraote procedur.
elaborate ہوتا ہے۔

Mr. Khalilur Rehman: Sir, nobody has cast any aspersions at all on any side. Sir, the matter is going to and fro because a doubt has been cast by the statement of Senator Chaudhary and also the statement of the Defence Minisiter which indeed is an incredible statement.

جناب چیئرمین۔ دیکھیں ناں اس پر کیا کرنا ہے۔ جب ٹرائیل ہوگا۔ واقعات سامنے آئیں گے۔ پھر آپ بات کریں۔

Mr. Khalilur Rehman: Sir. What I am trying to say, is that he had said that why is it going on It is going because of these facts and it will be discussed here because we all are interested. That is what I have to say it, Sir.

جناب چیئرمین۔ شکریہ' گچکی صاحب'۔ نہیں اب ختم کرتے ہیں۔۔۔

جناب عبدالرحیم خان مندوخیل۔ اس پر بحث۔۔۔

جناب چیئرمین۔ کوئی بحث نہیں ہے۔ یہ آپ کے پوائنٹ آف آرڈر پر کیونکہ آج

بات چل نکلی تھی۔ تو اس پر بنیادی بات یہ ہے کہ ہم سب جمہوریت کے حق میں ہیں - یہ جو بات کی جا رہی ہے کہ ٹرائیل ہونا ہے۔ ہمیں پتہ نہیں ہے کہ ڈیفنس کیا ہے ابھی گورنمنٹ کا ایک version آیا ہے۔ ٹرائیل ہو جائے گا۔ پھر آپ باتیں کریں۔۔۔

جناب عبدالرحیم خان مندوخیل۔ کمانڈر صاحب نے اور طارق صاحب حتیٰ کہ ہمارے حافظ صاحب نے اس طرح اپنا موقف پیش کیا۔۔۔

جناب چیئرمین۔ وہ ٹھیک ہے ہر ایک اپنی اپنی بات کرتا ہے۔ آپ نے اپنی بات کر دی انہوں نے اپنی بات کر دی ۔۔۔

جناب عبدالرحیم خان مندوخیل۔ ہمیں تو پھر موقع ملنا چاہیئے۔

جناب چیئرمین۔ نہیں کوئی اور موقع نہیں ملے گا۔ گچکی صاحب، نہیں اور کوئی موقع نہیں ملے گا۔ sorry۔ گچکی صاحب، رحیم صاحب بیٹھیں - پلیز دیکھیں اس طرح نہ کریں۔ کوئی قواعد و ضوابط کا بھی خیال کریں۔ پلیز بیٹھیں۔ تشریف رکھیں - رحیم خان صاحب اس طرح ہوگا تو پھر ہر کوئی کہے گا۔ میں نے جواب دینا ہے میں نے دینا ہے۔ پلیز گچکی صاحب ' last speech۔

جناب منظور احمد گچکی۔ میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں - جیسا کہ ابھی آپ نے خود فرمایا - اور شفقت محمود صاحب نے بھی یہ بات کی۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ اتنا sensitive معاملہ ہے کہ اگر ہم تھوڑا سا اس پوزیشن سے اجتناب کریں جب تک چیزیں clear نہ ہوں - میں سمجھتا ہوں وہ زیادہ بہتر ہے۔ لیکن جناب والا! اس میں بہت سے دوستوں نے کچھ اس قسم کے مسائل اٹھائے جو میں سمجھتا ہوں کہ وہ irrelevant ہیں - مثلاً یہ کہ کراچی میں جب ایم کیو ایم اور آصف نواز اور غوث علی شاہ کے درمیان جو اختلاف رہا - اس حالت میں اور آرمی کے اندر ایک چیز جب پیدا ہو تو اس میں بڑا فرق ہے - ظاہر ہے کہ اس کو اگر آپ مثال دیں گے کہ جی کراچی میں منسٹر اور کمانڈر انچیف کے درمیان ایک فرق ہوا ہے - تو وہ تو سمجھ میں آنے والی بات ہے - لیکن فوج کے اندر اگر کوئی چیز ہو جاتی ہے ' کوئی بغاوت کا خطرہ ہو جاتا ہے - تو اس کو tackle کسی اور طرح سے کیا جاتا ہے۔

دوسری بات جناب یہ ہے کہ وزیر دفاع نے سٹیٹمنٹ نہیں دی - اب ظاہر ہے کہ یہ اتنا sensitive مسئلہ سیکورٹی کا پرابلم ہے - وزیر دفاع اگر ہر سوال کا جواب اس طریقہ سے دیں

ہیں پھر اس ملک کا خدا ہی حافظ ہوگا۔
یہی ہے کہ اگر ٹرائیل ہو تو پھر اوپن
کھلی عدالت میں پوری قوم صحافی، اور اس

جناب چیئرمین۔ شکریہ، کمانڈ

hairman.

lanation to certain misgivings

st place, no aspersion has been

er - جناب چیئرمین

w is a very elaboraote procedur.

elaborate ہوتا ہے۔

has cast any aspersions at all

ause a doubt has been cast by

e statement of the Defence

جناب چیئرمین۔ دیکھیر

آئیں گے۔ پھر آپ بات کریں۔

trying to say, is that he had

f these facts and it will be

I have to say it, Sir.

جناب چیئرمین۔ شکریہ

جناب عبدالرحیم خان

جناب چیئرمین۔ کو

۔ تو وہ تو ہر چیز بڑی expose ہو جائے گی ۔ پھر یہ ہے کہ آپ نے دیکھا ہوگا کہ یہ ایک attempt نہیں ہوا ہے ۔ آپ کو جنرل اکبر کا بھی ' اٹک کا بھی ' لاہور گیریژن کا اور اب کا بھی یاد ہوگا ۔ ان میں سے کوئی مجھے یہ بتا دے کہ کسی کا بھی open trial ہوا تھا ؟ کہ جس کی یہ open trial کا مطالبہ کر رہے ہیں ۔ آرمی کے اپنے رولز ہیں ۔ اس کے اپنے قوانین ہیں۔ اور جس طریقے سے لوگ ان کو defend کر رہے ہیں ۔ ایسے لگتا ہے کہ کسی نہ کسی کھاتے سے کسی نہ کسی طریقے سے ان کے کچھ ڈورے ملتے ہیں ۔ تو میری گزارش یہ ہے کہ اس مسئلے کو اس طریقے سے نہ لیا جائے ۔ شکریہ۔

جناب چیئرمین۔ جی رضا ربانی صاحب آپ کچھ کہنا چاہیں گے ۔

Mian Raza Rabbani: Sir, I would just like to say in two sentences that it is wrong to cast any aspersion on the institution because it is a highly disciplined and motivated national institution and to cast any aspersian on it would not be proper.

جناب چیئرمین۔ شکریہ ۔ جی leave applications. ـــــ جی راجہ ظفر الحق صاحب ۔

راجہ محمد ظفر الحق۔ جناب چیئرمین ! آج وزیر داخلہ موجود نہیں ہیں۔ وہ موجود ہوتے تو ان کی موجودگی میں زیادہ مناسب ہوتا بات کرنا کہ ملک کے اندر tension کے اندر اضافہ ہو رہا ہے ۔ اور رات کو بی بی سی پر تھا کہ کل کراچی میں بارہ افراد مارے گئے ہیں اور اس سے پہلے ایک آٹھ مارے گئے تھے ۔ اور اس وقت تک جتنے مارے گئے ہیں ان کی تعداد اس مہینے میں ایک سو گیارہ سے زیادہ ہوگئی ہے ۔ اور یہی کیفیت پورے ملک کے اندر بلوچستان میں ایک منسٹر اور الیکشن کمشنر ' اور پھر اسلام آباد کے حالات باقی بھی سارے ملک میں اس کے اندر پھر بے احتیاطی کی زبان اختیار کی وزیر داخلہ نے ' لیڈر آف دی اپوزیشن کے بارے میں کہ ہم (نام لے کر ' کہ) ان کی چٹڑی ادھیڑ دیں گے ۔ تو میں یہ سمجھتا ہوں کہ حکومت کا فرض تو یہ ہوتا ہے کہ وہ نہ صرف امن و امان قائم رکھے بلکہ بلاتمیز ہر ایک کی عزت ' جان و مال کی حفاظت بھی کرے ۔ بجائے اس کے کہ وہ خود جو اس بات کا ذمہ دار ہو وہ اس قسم کی statements دے کر ماحول کو مزید ایسے خراب کرے اور طیش دلائے ۔ اور اس میں کوئی

شک نہیں ۔ میں ابھی چند دن پہلے ایک بین الاقوامی کانفرنس میں گیا ہوا تھا تو یہ آپ یقین کریں کہ وہاں جہاں افغانستان اور صومالیہ کا نام لیا جاتا تھا ۔ وہاں افسوس سے پاکستان کا نام بھی کئی مقررین نے لیا ۔ کہ پاکستان کے حالات بھی کتنے خراب ہو رہے ہیں۔ ٹینشن بڑھ رہی ہے پولارائیزیشن میں اضافہ ہو رہا ہے۔ لاء اینڈ آرڈر کی صورتحال خراب ہے ۔ اور بجائے اس کے کہ کوئی اس طرف توجہ دی جائے ۔ مخالفین کے بارے میں ایسی زبان اختیار کی جارہی ہے جو انتہائی افسوسناک ہے اور قابل مذمت ہے ۔ اس لئے میں یہ سمجھتا ہوں کہ اس قسم کی سٹیٹمنٹس سے حالات بجائے بہتر ہونے کے مزید دن بدن خراب ہو رہے ہیں ۔ انہیں اس سے اجتناب کرنا چاہیے ۔

جناب چیئرمین۔ کیا آپ اس کا جواب دینا پسند فرمائیں گے رضا ربانی صاحب؟

جناب رضا ربانی ۔جناب چیئرمین! اس کی پوری وضاحت تو وزیر داخلہ صاحب خود ہی کرسکتے ہیں۔ چونکہ میں اس پریس کانفرنس میں موجود نہیں تھا ۔ لیکن بہرحال جو overall حکومت کی پالیسی اور رویہ ہے۔ بابر صاحب کو جس حد تک میں جانتا ہوں۔ میں نہیں سمجھتا کہ بابر صاحب نے قائد حزب اختلاف کے بارے میں یہ الفاظ کہے ہوں گے ۔ میں یہ بھی نہیں کہہ رہا کہ راجہ صاحب غلط بیانی سے کام لے رہے ہیں لیکن میں یہ کہنا ضروری سمجھتا ہوں کہ حکومت قائد حزب اختلاف، ممبران قومی اسمبلی اور ممبران سینٹ کا بہت احترام کرتی ہے اور ہماری یہ کوشش ہے کہ polarization ملک کے اندر کم ہو اور ایک تعاون کی فضا حکومت اور اپوزیشن کے درمیان موجود ہو۔یہ بات وزیراعظم صاحبہ نے لاتعداد دفعہ فلور آف دی ہاوس کے اوپر اور اس ہاوس سے باہر بھی کہی ہے۔ کیبنٹ کے دوسرے اراکین نے بھی offer بہت سی دفعہ دی ہے۔بلکہ اس فلور کے اوپر بھی دی گئی ہے۔ تو میں ان کو اس بات کا یقین دلانا چاہتا ہوں کہ حکومت کی طرف سے کوئی دانستہ کوشش نہیں ہے کہ کسی کو کسی طور پر بھی نیچا دکھایا جائے یا اس کے تقدس کو پامال کیا جائے ۔

LEAVES OF ABSENCE

جناب چیئرمین ، شکریہ جی۔leave applications جی۔

سید مزمل شاہ نے ذاتی مصروفیات کی بنا پر حالیہ مکمل اجلاس کے لئے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا آپ ان کی رخصت منظور فرماتے ہیں۔

(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین : جام کرارالدین صاحب نے ذاتی مصروفیات کی بنا پر 14 تا 23 نومبر کے لئے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا آپ ان کی رخصت منظور فرماتے ہیں۔

(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین : سید محمد فضل آغا صاحب نے ذاتی وجوہات کی بنا پر آج مورخہ 26 نومبر کے لئے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا آپ ان کی رخصت منظور فرماتے ہیں۔

(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین : بابر صاحب کی جانب سے اطلاع ہے کہ وہ سرکاری کام سے نوشہرہ گئے ہوئے ہیں لہذا آج وہ ایوان میں نہیں آ سکیں گے۔ اسی طرح میرانی صاحب بھی وزیراعظم کے ساتھ آج مشقوں پر گئے ہوئے ہیں تو وہ بھی آج نہیں آ سکیں گے۔ مخدوم امرآسین شاہ کی جانب سے درخواست ہے کہ 20 سے لے کر 23 تک خراب صحت کی بنا پر ایوان میں شرکت نہیں کرسکے۔انہوں نے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا آپ ان کی رخصت منظور فرماتے ہیں۔

(رخصت منظور کی گئی)

جناب ساجد میر : جناب چیئرمین ! راجہ ظفر الحق صاحب نے وزیر داخلہ کے بیان کے حوالے سے بات کی ہے اور اس کا رضاربانی صاحب نے اپنے انداز میں جواب دیا ہے۔ میں آپ کی وساطت سے رضا ربانی صاحب کی توجہ اس طرف دلانا چاہتا ہوں کہ یہ بات صرف وزیر داخلہ کی نہیں - یہاں تو صورتحال یہ ہے کہ جو باقاعدہ سرکاری ملازم ہیں وہ بھی روزانہ سیاسی statements دیتے ہیں۔ جیسے اظہار امروہی صاحب ہیں یا اظہرسہیل صاحب ہیں وہ باقاعدہ سرکاری ملازم ہیں۔ لیکن اس کے باوجود ان کی روزانہ ہم کوئی نہ کوئی statement اخبارات میں دیکھتے رہتے ہیں - یا انہیں سرکاری ملازمت چھوڑ دینی چاہیئے یا حکومت کو under the rules relating to Govt officials. ان کی explanation کال کرنی چاہیئے اور پوچھنا چاہیئے کہ وہ سیاسی بیانات کیوں دیتے ہیں۔

جناب چیئرمین : شکریہ جی۔ میرے خیال میں ہاوس کا sense لے لیں۔ President's Address پر ساری تقاریر مکمل ہو چکی ہیں۔ وزیر قانون صاحب تقریر کررہے تھے تھوڑی سی ان کی رہ گئی ہے۔اگرآج نہیں ہوتی تو پھر وہ اگلے سیشن پر جائے گی۔ایک تجویز یہ

تھی اور یقین ہے کہ آپ بھی اس کی حمایت کریں گے کہ آج وہ تقریر مکمل کر لیں۔ زیادہ وقت وہ کہہ رہے ہیں کہ نہیں لوں گا۔ آدھے گھنٹے میں وہ مکمل کر لیں گے تاکہ یہ ایجنڈہ مکمل ہو جائے ۔ اس کے بعد باقی چیزیں اور آخری آدھے گھنٹے میں Call Attention Notice لے لیں گے۔ منظور ہے آپ کو؟

پروفیسر خورشید احمد : جناب چیئرمین ! Call Attention Notice جو ہم نے move کیا علماء کی گرفتاری پر وہی لیں گے

FURTHER DISCUSSION ON THE PRESIDENT'S ADDRESS

جناب چیئرمین : جی وہی لے لیں گے۔ اس تقریر کے بعد وہ لے لیں گے۔ جی جناب وزیر قانون صاحب۔

پروفیسر این ڈی خان۔ شکریہ جناب چیئرمین۔ گذشتہ سے پیوستہ --- میں تقریر کر رہا تھا اور جس پر بعض لوگوں کا خیال ہے کہ تھوڑی سی کی تھی اور بعض کا خیال ہے کہ تھوڑی سی رہ گئی۔ یہ ایک ایسا موقع ہوتا وہے پارلیمانی رواج کے مطابق کہ جس موقع سے فائدہ اٹھاتے ہوئے ممبران ہر موضوع کے اوپر اپنا نقطہ نظر اپنا point of view سامنے لاتے ہیں۔ اور ایوان بالا میں خاص طور پر جہاں بہت سے پارلیمانی گروپوں کے قائدین بھی ہیں اور زیادہ تعداد میں دانشور، اہل فکر اور اہل نظر ہیں تو اس بات کے پیش نظر میں ابتداء سے یہاں کی جانے والی تقاریر کو بڑی توجہ سے سنتا رہا ہوں اور ان کے notes بھی لئے ہیں۔ قائد حزب اختلاف کی تقریر اور دوسری جماعتوں کے قائدین کی تقاریر اور معزز اراکین کی تقاریر۔

(اس موقع پر سید مسعود کوثر نے چیئرمین کی نشست سنبھالی)

پروفیسر این ڈی خان۔ انشاء اللہ اس سے استفادہ حاصل کرتے ہوئے جو تجاویز آئی ہیں اس کی روشنی میں ہم رہنمائی بھی حاصل کریں گے۔ صدر نے اپنی تقریر کے اندر اختصار سے کام لیتے ہوئے ملک و قوم کو جو مسائل درپیش ہیں اس کا جگہ بہ جگہ state تذکرہ کیا ہے۔ گذشتہ تقریر کے دوران میں کراچی کے حوالے سے کچھ گزارشات اراکین کی خدمت میں پیش کر رہا تھا

اور صدر مملکت نے بھی اپنے خطاب میں کراچی کے حوالے سے خاصی تفصیل کے ساتھ بات کی اور اس مسئلے کو قومی نوعیت کا مسئلہ قرار دیا۔ اس لیے اس مسئلے کے حوالے سے ہمیں قومی جماعتوں اور اس کے قائدین کے تعاون کی انتہائی ضرورت ہے۔ یہ کوئی ایسا مسئلہ نہیں ہے جسے حکومت کا مسئلہ سمجھا جائے بلکہ یہ قومی مسئلہ ہے اسی لیے شروع سے ہماری کوشش یہ رہی ہے کہ تمام جماعتوں سے ہم مشورے بھی لیں اور ان کی مدد بھی طلب کریں۔ میں خود بھی مذاکراتی ٹیم کے سربراہ کی حیثیت سے مختلف پارلیمانی جماعتوں کے قائدین کو تھوڑا بہت بریف بھی کرتا رہا ہوں۔ اور اب بھی ہماری کوشش یہ ہے کہ جتنی جلدی ممکن ہو سکے کراچی کے مسئلے پر ایم کیو ایم (اے) کے ساتھ اپنے مذاکرات کو دوبارہ بحال کریں۔ ہماری طرف سے کوئی تعطل نہیں اور نہ ہم نے مذاکرات کے سلسلے کو موخر کیا ہے۔ میں اس بحالی کے سلسلے میں ایم کیو ایم (اے) کے مذاکراتی ٹیم کے سربراہ سے بھی ملا ہوں اور میں توقع کرتا ہوں کہ انشاء اللہ تعالیٰ اسی مہینے کے آخر تک یا اگلے ماہ کے اوائل میں دوبارہ مذاکرات کا سلسلہ شروع ہو جائے گا۔ حکومت خلوص نیت کے ساتھ وہ مسائل جو سیاسی نوعیت کے ہیں انہیں بات چیت اور dialogue کے ذریعے حل کرنا چاہتی ہے لیکن جہاں تک امن و امان کا مسئلہ ہے شہریں جان و مال کے تحفظ کا مسئلہ ہے یہ حکومت کی ذمہ داری ہے کہ وہ دہشت گردی اور اس قسم کے واقعات جن میں انسانی جانیں اور املاک کو نقصانات پہنچ رہے ہیں انہیں انتظامی ذرائع سے حل کرنے کی کوشش کرے۔ میں نہیں کہتا کہ سب کچھ ٹھیک ٹھاک ہے۔ میں نہیں کہتا کہ کراچی کی صورتحال جو ہے وہ ٹھیک ہو گئی ہے۔ لیکن نسبتاً بہتری کے آثار پیدا ہو رہے ہیں اور میں یقین کے ساتھ یہ بات کہتا ہوں کہ اگر شہر میں امن و امان ہو جائے تو حکومت چاہتی ہے کہ پہلی فرصت میں بلدیاتی انتخابات کا انعقاد کیا جا سکے ، کیونکہ کراچی کے مسائل صرف سیاسی مسائل ہی نہیں ، امن و امان کے مسائل ہی نہیں بلکہ اقتصادی اور روز مرہ کی ضروریات زندگی کے مسائل بھی ہیں، لوگوں کو بجلی کی ضرورت ہے ، پانی کی ضرورت ہے ، سڑکوں کی ضرورت ہے ، کالج اور سکولز کے expansion کی ضرورت ہے ، medical facilities کی ضرورت ہے ۔ تو اگر ایک منتخب بلدیاتی نظام آ جائے گا تو ان مسائل کو حل کرنے میں بڑی مدد ملے گی۔ اس لئے میں پھر اس مسئلے کے اوپر حکومت کی sincerity ، اس کے خلوصِ نیت اور اس کی کوششوں کا تذکرہ کرنا چاہتا ہوں اور یہ توقع کرتا ہوں کہ قومی جماعتیں اس سلسلے میں حکومت سے تعاون کریں ، مشورے دیں ، ان کے ساتھ اشتراک کریں تا کہ کراچی میں امن و امان

بھی بحال ہو سکے اور اقتصادی، سماجی اور سیاسی مسائل کا حل بھی جمہوری نظام میں تلاش کیا جاسکے ۔ علاوہ اس کے صدر مملکت نے اپنی تقریر میں اور بھی باتوں کا مختصراً تذکرہ کیا ہے ۔ اقتصادی نظام کے حوالے سے ، ان کی تقریر میں کچھ تجاویز بھی ہیں اور ساتھ ہی ساتھ حکومت کی طرف سے جو اقدامات کئے گئے ہیں اس کا تذکرہ بھی کیا گیا ہے ، ٹیکس کے نظام میں اصلاحات کا تذکرہ ، custom revenue کو بڑھانے کے لئے جو اقدامات کئے جا رہے ہیں اس کا تذکرہ ، inflation افراطِ زر کے اوپر قابو پانے کے لئے اشارتاً انہوں نے کچھ باتیں کہی ہیں اور حکومت خود اس بات کی کوشش کررہی ہے کہ economic discipline پیدا ہو سکے ، لیکن یہاں خود بعض اقتصادی ماہرین بھی بیٹھے ہیں ، سابق وزیر مالیات بھی بیٹھے ہیں وہ زیادہ ان پیچیدگیوں اور مشکلات کو سمجھتے ہیں ، میں سمجھتا ہوں کہ مجھ سے زیادہ انہیں اس بات کا ادراک ہو گا ، وہ اکثر و بیشتر اس سلسلے میں اپنی تحریروں کے ذریعے سے اپنے خیالات کا اظہار بھی کرتے رہتے ہیں ۔ لیکن میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ موجودہ حکومت نے بہت sincerely ملک کے اقتصادی نظام میں discipline لانے کی کوشش کی ، لیکن اس میں کامیابیاں isolation میں نہیں ہو سکتی ہیں ، ہم ایک ایسی دنیا میں رہتے ہیں جہاں ہمارے تجارتی تعلقات import اور export کی شکل میں دنیا کے دوسرے ممالک سے ہیں ، تو ان ممالک کی اقتصادی صورتحال کو پس منظر میں رکھتے ہوئے ، ہماری اپنی کرنسی اور ان ممالک کی کرنسی کو سامنے رکھتے ہوئے ہم ایک discipline نافذ کر سکتے ہیں ، اس میں ہمارے options اور limitations بھی ہیں ، حالیہ طور پر جو devaluation ہوا ہے ، اس کے اسباب بھی ہیں ، میرا خیال ہے مجھے ان کی تفصیلات میں جانے کی ضرورت نہیں ہے ، اس خطے کے کئی ممالک میں سکے کی قیمت کو گرایا گیا ہے ، بھارت کے اندر ، چین کے اندر اور بنگلہ دیش کے اندر ، ظاہر ہے کہ یہ ایک inevitable situation تھی اور پاکستان کے اوپر ایسے محرکات دباؤ ڈال رہے تھے کہ جس کے نتیجے میں پاکستان کو اپنے سکے کو devalue کرنا پڑا ، یقیناً اس کے نتیجے میں جو حکومت کا economic arrangement تھا ، وہ up set ہوا ہے لیکن پوری کوشش کی جارہی ہے کہ اسے بہتر بنایا جا سکے اور ساتھ ہی ساتھ ہم توقع کرتے ہیں کہ سائنسی وسائل اور قدرتی حالات کے موافق ہونے کے ساتھ ساتھ آئندہ موسم میں اگر ہماری cotton crop اچھی ہوتی ہے تو اس سے ہمیں سنبھالا ملے گا ۔ قیمتوں کے اوپر بھی دباؤ آیا ہے ، لیکن حکومت کے اس اقتصادی دباؤ میں devaluation کے باوجود بھی یہ کوشش ہے کہ روز مرہ کی ضروریات کی

اشیا کے اوپر کم سے کم دباؤ آئے ' اسی لئے حکومت نے آٹا ' دالوں اور گھی کے اوپر قیمت نہیں بڑھائی ' لیکن یہ شکایتیں بھی آئی ہیں کہ منڈی ' مارکیٹ اور بازار کے اندر موثر عمل درآمد کی ضرورت ہے ' اسی لئے صوبائی حکومتوں کو بھی سخت طور پر ہدایات دی گئی ہیں کہ وہ قیمتوں کو توازن میں رکھنے کے لئے زیادہ سے زیادہ انتظامی اقدامات کریں صدر کی تقریر میں کرپشن کی طرف بھی اشارہ ہے میں اس کی مزید تفصیلات میں نہیں جاتا۔ کیونکہ لیڈر آف دی ہاؤس نے اپنی تقریر میں جو خود انٹی کرپشن کے چیئرمین بھی ہیں انہوں نے ان مشکلات کے اوپر اور ان اقدامات کے اوپر سیر حاصل گفتگو کی ہے جو موجودہ حکومت بدعنوانی' اور کرپشن کو ختم کرنے کے لئے کر رہی ہے۔ ہم ایک زرعی ملک سے ہیں' اس کا تذکرہ کرتے ہوئے صدر مملکت نے موجودہ حکومت کے ان موثر اقدامات کا اجمالی تذکرہ کیا ہے جو زراعت کو بہتر بنانے کے لئے کئے جا رہے ہیں۔ کیڑے مار دوائیں' فرٹیلائزر' اور عوامی ٹریکٹر سکیم کے تذکرے سے بھی میں سمجھتا ہوں کہ صدر کو اس بات کا ادراک ہے کہ زراعت کی بہتری اور کامیابی پر ہی ہماری صنعتی ترقی کا بھی انحصار ہے۔ ہم ایک زرعی ملک ہیں اگر ہمارا کسان خوشحال ہوتا ہے تو پھر مجموعی طور پر ملک میں خوشحالی آئے گی۔

صدر نے اپنی تقریر میں توانائی کے سلسلے میں حکومت نے جو اقدامات کئے ہیں ان کا بھی ذکر کیا ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ اس سلسلے میں کافی پیشرفت بھی ہوئی ہے لوڈ شیڈنگ کے حوالے سے اگر دیکھا جائے تو جب حکومت ہمیں ملی تھی اس کے مقابل اگر آپ دیکھیں تو لوڈ شیڈنگ پر بڑی حد تک control پایا جا چکا ہے اور اسی صورتحال کو بہتر بنانے کے لئے جو غازی بھروتہ پراجیکٹ پر کام ہو رہا ہے' توقع کی جاتی ہے کہ اس صدی کی تکمیل سے پہلے پہلے غازی بھروتہ مکمل ہو جائے گا۔ چشمہ کے اوپر ہائیڈرو پاور پراجیکٹ زیرتکمیل ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ 1998ء تک وہ مکمل ہو جائے گا۔ یہ وہ اقدامات ہیں جو توانائی کے شعبے میں موجودہ حکومت نے کئے ہیں۔ جن کا تذکرہ صدر نے اپنی تقریر میں کیا ہے۔ اور ساتھ ہی ساتھ آبپاشی' drainage اور سیلابوں پر قابو پانے کے لئے موجودہ حکومت نے جو اقدامات کئے ہیں اس کا تذکرہ بھی صدر کی تقریر میں کیا گیا ہے۔ لیکن معزز اراکین کی جانب سے جو تجاویز آئی ہیں' ان کو بھی ہم نے سنجیدگی کے ساتھ note down کیا ہے اور جو مثبت تجاویز ہیں' ان سے حکومت یقیناً استفادہ حاصل کرے گی کیونکہ جمہوری نظام کے اندر پارلیمنٹ کے فلور کے اوپر جو مثبت suggestions ہوتی

ہیں' میں سمجھتا ہوں کہ حکومت کو ان سے فائدہ اٹھانا چاہیئے اور موجودہ حکومت کے اس interest اور ambition کا میں تذکرہ کرنا چاہتا ہوں کہ وہ ہر اس مثبت تجویز کا خیرمقدم کرنا چاہتی ہے اور اس سے راہنمائی بھی حاصل کرنا چاہتی ہے جو قومی بھلائی یا قومی جذبے کے تحت معزز اراکین کی طرف سے آئی ہے۔

صدر نے اپنی تقریر میں تشویش کا اظہار کیا ہے کہ ہمارے ملک میں تعلیم کا تناسب بہت low ہے' اس لئے اسے بہتر بنانے کے لئے حکومت نے جو اقدامات کئے ہیں اس کا تذکرہ بھی ہے اور ہماری Gross National Product ہے اس کا تقریباً 3 فیصد مختص کیا گیا ہے تعلیم کے لئے تا کہ اس کو بہتر بنایا جا سکے اور میں یہ سمجھتا ہوں کہ اس صدی کے اختتام تک ہم literacy کی percentage کو زیادہ بہتر بنا سکیں۔ علاوہ ازیں جو قومی سطح کے اوپر موجودہ حکومت کے تعلیمی منصوبوں کو بہتر بنانے کے لئے جو سوشل ایکشن بورڈ کے تحت مختلف پراجیکٹس بن رہے ہیں' اس سے میں توقع کرتا ہوں کہ حکومت کوشش کر رہی ہے کہ تعلیم کے شعبے کو زیادہ بہتر بنایا جا سکے۔ اس کے علاوہ سوشل سیکٹرز میں صحت کے شعبے کے اوپر بھی مختصراً تذکرہ کیا ہے' لیکن موجودہ حکومت اس سلسلے میں وافر اقدامات اٹھا رہی ہے' پولیو کی بیماری پر قابو پانے کے لئے بھی جو عوامی سطح کے اوپر اقدمات کئے گئے ہیں' وہ میرے معزز اراکین کے علم میں ہوں گے۔ علاوہ اس کے جو اور لعنتیں ہیں' خاص طور سے drugs اس کے eradiction کے اقدامات کا بھی صدر نے تذکرہ کیا ہے۔

خارجی امور کا تذکرہ کرتے ہوئے بھی صدر نے کچھ اقدمات کی نشاندہی کی ہے جو موجودہ حکومت نے خارجی حالات کو بہتر بنانے کے لئے کئے ہیں۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ بعض ایسے مسائل ہیں' جن کو اپوزیشن اپنے سیاسی نکتہ نظر سے motivate کرتی ہے۔ لیکن ہر قوم کے سامنے ایسے ایشوز بھی ہیں' جن پر بلاسیاسی امتیاز ایک national consesus build up ہوتا ہے اور وہ حکومتوں کی تبدیلی کے ساتھ خصوصاً ان پالیسیز کے اندر تبدیلی نہیں آتی۔ خارجہ پالیسی ایک ایسی پالیسی ہوتی ہے کہ جس میں حکومتوں کی تبدیلی کے باوجود بھی بہت کم تبدیلیاں رونما ہوتی ہیں۔ میں اطمینان کے ساتھ اس بات کا اظہار کرنا چاہتا ہوں کہ گزشتہ دو برس کے اندر خارجی امور کے سلسلے میں موجودہ حکومت نے جو اقدامات کئے ہیں وہ قابل ستائش ہیں۔ جب ہمیں حکومت ملی اس وقت پاکستان ایک ایسی لسٹ کے اوپر رکھا ہوا تھا کہ اگر اس سلسلے میں فوری طور پر اقدامات نہ کئے

گئے ہوتے تو شاید پاکستان کو ایک دہشت گرد ملک قرار دیا جا سکتا تھا۔ آپ کے علم میں ہو گا صاحب فراست اور صاحب علم اراکین سینٹ اچھی طرح سے جانتے ہیں کہ لیبیا' عراق جیسے ممالک جنہیں دہشت گرد declare کیا گیا ہے' وہ کچھ حد تک متحمل ہو سکتے ہیں اپنی قومی معیشت کے معاملے میں کیونکہ وہ oil producing countris ہیں لیکن پاکستان جس کے معاشی حالات اتنے نہیں ہیں' جو زرعی ملک ہے' جس کے وسائل کم ہیں' اس کے لئے یہ ایک بہت ہی خطرناک بات ہو سکتی تھی۔ اسی لئے حکومت نے برسراقتدار آنے کے بعد خارجی معاملات کے اوپر خصوصی توجہ دی اور اس کا خاطر خواہ نتیجہ یہ ہوا کہ پاکستان نہ صرف یہ کہ دہشت گرد ملکوں کی اس لسٹ سے drop کر دیا گیا کہ جس کے سلسلے میں کچھ فیصلے کئے جانے والے تھے۔ بلکہ میرا خیال ہے کہ پوری قوم کو قدرے اطمینان کا اظہار کرنا چاہیئے کہ پریسلر ترمیم جو کہ ہمارے امریکہ کے ساتھ تعلقات کی راہ میں ایک بہت بڑی مشکل تھی' براؤن ترمیم کے آنے کے بعد سے اس کے اثرات ضائع ہو جاتے ہیں' اور میں سمجھتا ہوں کہ شاید آپ نے اگر مطالعہ کیا ہو تو براؤن ترمیم پاس ہونے کے بعد بھارت کی حکومت کے خلاف ملک گیر مظاہرے ہونے اور آپ اگر میڈیا کے اوپر الیکشن campaigning کو watch کر رہے ہوں گے تو یقیناً آپ کو ادراک ہو گا کہ براؤن ترمیم کے سلسلے میں حکومت کے اوپر بہت دباؤ ہے اور جسے حزب اختلاف اپنے interest میں بہت زیادہ exploit کر رہی ہے۔ تو امریکہ اور پاکستان کے تعلقات میں ایک پیش رفت ہے' ایک progress ہے' ایک دوستی کا مثبت turn ہے اور اس کے علاوہ بھی میں یہ سمجھتا ہوں کہ ہمیں اس بات پر اطمینان کا اظہار کرنا چاہیئے کہ کتنے مختصر عرصہ کے اندر اقتصادی اور سیاسی اعتبار سے امریکہ کے تعلقات میں پاکستان کے ساتھ جو بہتری آئی ہے اس کا سب سے بڑا دباؤ بھارت کے اوپر پڑا ہے۔ کیونکہ اس خطے میں بھارت طاقت کا توازن اپنے حق میں رکھنا چاہتا ہے لیکن پاکستان کی کامیاب خارجہ پالیسی کے نتیجے میں بھارت کی یہ کوشش ناکام ہوئی ہے اور ہمارے کچھ اقدامات کے نتیجے میں طاقت کا توازن ہمارے حق میں ہے۔ یہ خطہ بہت ہی حساس خطہ ہے' سویت یونین کے whither away ہونے کے بعد' سرد جنگ کے خاتمے کے بعد' سنٹرل ایشیا میں نئی ریاستوں کے عبور کے بعد' ایران کے انقلاب کے بعد' افغانستان کی تبدیلی اور خانہ جنگی کے بعد' اس خطے میں پاکستان ایک انتہائی حساس اور سیاسی اعتبار سے اہمیت کا حامل ہے۔

کشمیر ایک ایسا مسئلہ ہے جس پر پوری قوم کا اتفاق رائے ہے' کشمیر پر دو پالیسیز نہیں ہو

سکتیں۔ حکومتیں بدلتی رہتی ہیں، کل کوئی اور حکومت تھی، آج ہماری حکومت ہے لیکن کشمیر کے اوپر ایک consensus ہے پوری قوم متفق ہے، اس لئے ایک پالیسی ہونی چاہیئے، موجودہ حکومت نے برسراقتدار آنے کے بعد کشمیر کے مسئلے کو خصوصیت کے ساتھ سرد خانے سے نکالا اور اس کے اوپر national consensus کو build up کرنے کی کوشش کی اور اس کے لئے پہلا اقدام یہ لیا کہ پارلیمنٹ کی بنیاد پر، پارلیمنٹ کے اراکین پر مشتمل ایک سپیشل کمیٹی آف کشمیر constitute کی گئی، جس کی سربراہی بھی ایک ایسے سیاستدان کے سپرد کی کہ جو میرا خیال یہ ہے کہ پیپلز پارٹی سے بھی نہیں تھے اور حزب اختلاف میں بھی احترام کی نظروں سے دیکھے جاتے ہیں اور اس کے تحت میرا خیال یہ ہے کہ ہم نے دو برس کے اندر جو اقدامات کئے ہیں اس پر کشمیر کا ایشو internationalize ہوا ہے۔ کوئی ایسا فورم نہیں ہے کہ جس پر پاکستان نے کشمیر کے مظلوم اور نہتے لوگوں کے اوپر انسانی حقوق کے حوالے سے جو تشدد ہو رہا ہے اس کو نہ اٹھایا ہو چاہے جنیوا کا پلیٹ فارم ہو یا جنرل اسمبلی کا پلیٹ فارم ہو یا سیکورٹی کونسل کا ہو یا OIC کا پلیٹ فارم ہو اور یہ پہلا موقعہ ہے پچاس برس کی پاکستان کی تاریخ کے اندر تقریباً، کہ جب مسلم امہ کے اندر اسی طرح سے جس مسئلے پر consensus build up ہوا ہے جس طرح کے اپنی قوم کے اندر ہے اور اس کے نتیجے میں یہ پہلا موقعہ ہے کہ مسلم ممالک پر مشتمل ایک constitute contract group ہوا اور نہ صرف یہ بلکہ کاسا بلانکا کے اندر کانفرنس میں کشمیر کے اوپر نہ صرف resolution پاس کیا بلکہ اتفاق رائے کے ساتھ ایک declaration بھی پاس کیا گیا اور بعض اوقات تنقید کے طور پر یہ کہا جاتا ہے کہ جنرل اسمبلی کے اجلاس میں کشمیر کے مسئلے کو نہیں اٹھایا گیا کوئی resolution کی شکل میں نہیں آیا میں یہ آپ سے عرض کرنا چاہتا ہوں کہ جنرل اسمبلی کا کوئی بھی ایسا اجلاس نہیں گزرا ہے کہ جس میں حکومت نے کشمیر کے مسئلے کو کسی نے کسی شکل میں یا کسی نہ کسی option کے ساتھ نہ اٹھایا ہو۔ جہاں تک قرار داد کی شکل میں ہے پہلے ہی 1948 اور 1949 کی جو سلامتی کونسل کی قراردادیں ہیں وہ ایجنڈے کے اندر ہیں اور اس کے مطابق اس مسئلے کو حل کرنے کے لئے right of plebsite کے لئے United Nations committed ہے اور اس بات کو ہم ہمیشہ agitate کرتے رہے ہیں اور نہ صرف یہ بلکہ سلامتی کونسل کے سیکرٹری جنرل نے بھی اس مسئلے کو اپنی تقریر میں تذکرہ کرتے ہوئے کشمیر کو ایک متنازعہ مسئلہ قرار دیا ہے بعض اوقات یہ کہا جاتا ہے کہ ہمارے تعلقات میں ایران کے ساتھ

گئے ہوتے تو شاید پاکستان کو ایک دہشت
صاحب فراست اور صاحب علم اراکین سینا
جنہیں دہشت گرد declare کیا گیا ہے،
roducing countris معاملے میں کیونکہ وہ
نہیں ہیں، جو زرعی ملک ہے، جس کے
ہو سکتی تھی۔ اسی لئے حکومت نے برسرا
دی اور اس کا خاطر خواہ نتیجہ یہ ہوا کہ
drop کر دیا گیا کہ جس کے سلسلے میں
پوری قوم کو قدرے اطمینان کا اظہار کر
تعلقات کی راہ میں ایک بہت بڑی مشکل تھی
ضائع ہو جاتے ہیں، اور میں سمجھتا ہوں
ہونے کے بعد بھارت کی حکومت کے خ
الیکشن campaigning کو watch کر ر
کے سلسلے میں حکومت کے اوپر بہت دباؤ
exploit کر رہی ہے۔ تو امریکہ اور پا
ہے، ایک دوستی کا مثبت turn ہے اور
اطمینان کا اظہار کرنا چاہیئے کہ کتنے مختصر
تعلقات میں پاکستان کے ساتھ جو بہتری آ
کیونکہ اس خطے میں بھارت طاقت کا تو
خارجہ پالیسی کے نتیجے میں بھارت کی یہ کو
طاقت کا توازن ہمارے حق میں ہے۔
awayہونے کے بعد، سرد جنگ کے
بعد، ایران کے انقلاب کے بعد، افغانست
ایک انتہائی حساس اور سیاسی اعتبار سے
کشمیر ایک ایسا مسئلہ ہے جس پر پو

گرمجوشی نہیں رہی میں یہ بات عرض کرنا چاہتا ہوں کہ کوئی بھی ملک جب اپنی خارجہ پالیسی مرتب کرتا ہے تو اس کے سامنے اپنی قومی priorities ہوتی ہیں اس کا اپنا قومی interest ہوتا ہے۔ اس کی قوم کی اپنی دلچسپیاں ہوتی ہیں اس لئے حالات کی تبدیلی کے ساتھ مسلسل خارجہ پالیسی ایک شعبہ ہے جس کے اوپر ایک fresh look اور نئے نکتہ نظر کے ساتھ جائزہ لیتے رہنا چاہئیے - یہ ایسا موقعہ نہیں ہے کہ میں علیحدہ علیحدہ ممالک کے ساتھ خارجہ پالیسی کی تفصیلات پر جاؤں لیکن میں یہ اس ہاؤس کو یقین دلانا چاہتا ہوں کہ ایران کے ساتھ ہمارے تعلقات کی وسعت اور گرمجوشی میں کوئی کمی نہیں آئی ہے اور اس کا حالیہ عندیہ وزیر اعظم کے ایران کے دورے سے ملتا ہے ان کے ساتھ وہاں ہم نے کچھ پروجیکٹ اور اقتصادی معاہدوں کے اوپر بھی دستخط کئے ہیں اور یہ ایک میرا خیال ہے ایک غلط تاثر ہے کہ ہمارے ایران کے تعلقات متاثر ہوئے ہیں جہاں تک چین کے ساتھ ہمارے تعلقات کا تعلق ہے میں ذمہ داری کے ساتھ اس ہاؤس کے فلور پر یہ بات کہنا چاہتا ہوں کہ چین کے ساتھ ہماری روایتی دوستی قائم ہے اور وہی گرمجوشی ہے لیکن یہ بات ضرور ہے کہ اس ریجن کے اندر جو تبدیلیاں آئی ہیں جو ایک سپر پاور کے ختم ہوجانے کے بعد جو تبدیلیاں آئی ہیں اس کے اثرات ساری دنیا میں پڑے ہیں اور ہر ملک میں از سر نو اپنی national priorities کا جائزہ لیا ہے۔

جہاں تک افغانستان کے ساتھ پاکستان کے تعلقات ہیں ایک انتہائی حساس مسئلہ ہے لیکن معزز اراکین کو کافی اس سلسلے میں علم ہے اور ہم نے افغانستان کی ہر قسم کی اس وقت مدد کی جب وہ بیرونی جارحیت کا نشانہ تھا اور ہم نے ان کی آزادی اور سلامتی کے لئے پوری کوششیں کیں لیکن آج حالات مختلف ہیں ۔ آج افغانستان کے حالات ایک اندرونی خلفشار ہیں ایک خانہ جنگی کی صورت حال ہے تو پاکستان کی کوشش یہ ہے کہ وہ دوسروں کی آزادی کا احترام کرتے ہوئے ان کی مدد کرے لیکن وہ اس کے اندرونی معاملات میں اس کے مخل نہیں ہونا چاہتا ہے اس لئے میں آپ سے یہ عرض کرنا چاہ رہا ہوں لیکن اس کے معنی یہ نہیں ہیں کہ ہم اپنے بارڈر کے اوپر اپنی سرحدوں کے اوپر جو صورت حال ہے۔ اس سے بے خبر ہیں ہم چاہتے ہیں کہ Makkah declaration کے مطابق U.N کے جو effects ہیں اس کے مطابق اندرونی معاملات افغانستان کے افغان خود اپنے آپ ان کو حل کریں ۔ لیکن جہاں تک اندرونی ان کی صورت حال کا تعلق ہے اس کی تفصیلات میں جائے بغیر میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ پاکستان بہت احتیاط کے ساتھ صورت حال

سے با خبر ہے اس نے افغانستان کے معاملات کے اندر نہ مداخلت کی ہے اور نہ کرنا چاہتا ہے لیکن اس کی یہ کوشش ہے کہ اقوام متحدہ کی طرف سے جو peace mission ہے یا O.I.C کے جو ریزولیوشن ہیں اس کے مطابق افغانستان کا مسئلہ حل کیا جانا چاہیے ۔علاوہ اس کے مجموعی طور پر دنیا کے مختلف ممالک کے ساتھ پاکستان کے تعلقات متوازن ہیں اسلامی بلاک کے ساتھ ہمارے تعلقات بہت خوشگوار ہیں پڑوسی ممالک کے ساتھ ہمارے تعلقات کی وہ روایتی گرم جوشی برقرار ہے ۔

بھارت کے ساتھ ہمارے تعلقات میں بہتری اس وقت تک نہیں ہوسکتی جب تک کہ کشمیر کے مظلوم عوام کے اوپر انسانی حقوق کے حوالے اور plebsite کے حوالے سے صورت حال بہتر نہیں ہو جاتی ۔ ہم ہر اعتبار سے کشمیر کے کاز کے ساتھ منسلک ہیں اور ہاؤس کو اعتماد میں لیتے ہوئے یہ یقین دلانا چاہتا ہوں کہ موجودہ حکومت کشمیریوں کے ساتھ اس commitment کو جو اقوام متحدہ کے زیر سایہ دیئے گئے ہیں اس سے دستبردار نہیں ہوسکتی ۔ ہر اخلاقی ، ہر سفارتی، مدد اور سیاسی مدد کے لئے تیار ہیں ۔ اور ہم کرتے رہے ہیں ، اور کرتے رہیں گے اور آپ دیکھ رہے ہیں کہ کشمیر میں جو جدوجہد ہو رہی ہے وہ وہاں کے عوام جدو جہد کر رہے ہیں ۔ اور چھ برس سے بھارت بار بار اس منصوبے اور کوشش کے باوجود کہ دنیا کو دھوکہ دینے کے لئے انتخاب کا ڈھونگ رچا کر سب کچھ ٹھیک ہے کا تاثر دینا چاہتا ہے لیکن بھارت وہاں پر انتخابات کرانے کی پوزیشن میں نہیں ہے اور ابھی دسمبر کے اندر جو ان کا ارادہ تھا کہ وہ انتخابات کرائیں اسے بھی چھ مہینے کے لئے موخر کر دیا گیا ہے ۔ اور صدارتی راج میں توسیع کر دی گئی ہے ۔یہ میں سمجھتا ہوں کہ اس میں ہمارا بھی حصہ ہے ۔ ہمارے سیاسی ، اخلاقی پریشر کے نتیجے میں آج دنیا میں کشمیر کے مسئلے کو a live سمجھا جاتا ہے اس مسئلے پر نہ صرف یہ کہ بہت سے ممالک ہمارے موقف کی حمایت کرتے ہیں بلکہ وہ گرمجوشی کے ساتھ اور بالخصوص انسانی حقوق کی پامالی کے حوالے سے ساری دنیا میں پاکستان کے وفود گئے ہیں اور میں خود بھی بعض وفود میں شامل تھا میں آپ کو بتانا چاہتا ہوں کہ کوئی ایسا ملک نہیں ہے جس نے انسانی حقوق کے حوالے سے بھارت کی مذمت نہ کی ہو ۔

جناب چیئرمین، ابھی بہت سی باتیں ہیں جو صدارتی تقریر کے حوالے سے میں کرنا چاہتا ہوں لیکن جیسا کہ میں نے ابتدا میں راجہ صاحب سے عرض کیا تھا کہ میری کوشش ہو گی کہ آدھے گھنٹہ کے اندر اس موضوع کو سمیٹ لوں حالانکہ اس کے اوپر بہت تفصیل سے تقاریر

گرمجوشی نہیں رہی میں یہ بات عرض کرنا
کرتا ہے تو اس کے سامنے اپنی قومی ies
اس کی قوم کی اپنی دلچسپیاں ہوتی ہیں ا
ایک شعبہ ہے جس کے اوپر ایک sh look
ایسا موقعہ نہیں ہے کہ میں علیحدہ علیحدہ ممالک
یہ اس ہاؤس کو یقین دلانا چاہتا ہوں کہ ا
میں کوئی کمی نہیں آئی ہے اور اس کا حالیہ
کے ساتھ وہاں ہم نے کچھ پروجیکٹ اور ا
میرا خیال ہے ایک غلط تاثر ہے کہ ہما
کے ساتھ ہمارے تعلقات کا تعلق ہے میں
چاہتا ہوں کہ چین کے ساتھ ہماری روایتی
ضرور ہے کہ اس ریجن کے اندر جو تبدیلیاں
تبدیلیاں آئی ہیں اس کے اثرات ساری
national priorities کا جائزہ لیا ہے۔
جہاں تک افغانستان کے ساتھ پاکستان
اراکین کو کافی اس سلسلے میں علم ہے اور
وہ بیرونی جارحیت کا نشانہ تھا اور ہم نے
لیکن آج حالات مختلف ہیں ۔ آج افغانستا
صورت حال ہے تو پاکستان کی کوشش
کی مدد کرے لیکن وہ اس کے اندرونی
آپ سے یہ عرض کرنا چاہ رہا ہوں لیکن
اپنی سرحدوں کے اوپر جو صورت حال
declaration کے مطابق U.N کے جو
افغان خود اپنے آپ ان کو حل کریں
اس کی تفصیلات میں جائے بغیر میں یہ

ہوئیں ۔ خاص طور سے ایسی تقاریر جس میں شماریات کے حوالے سے جس میں اقتصادیات کے حوالے سے جس میں پاکستان کو درپیش مسائل کے حوالے سے پاکستان کے دفاع کے حوالے سے پاکستان کی سلامتی کے حوالے سے جو تقاریر کی گئی ہیں وہ ریکارڈ پر ہیں اور میں آپ کو یقین دلانا چاہتا ہوں کہ صدر کی روایتی تقریر کے اندر ان کا کہیں نہ کہیں اجمالی تذکرہ ضرور آیا ہے اور اس کے حوالے سے حکومت نے ان مسائل کے اوپر جو اقدامات کئے ہیں اس کی تفصیلات بہت طویل ہیں لیکن اس کا مختصراً" میں نے تذکرہ کیا ہے اور آخر میں جو بات کہنا چاہتا ہوں کہ وہ یہ ہے کہ موجودہ حکومت ایک جمہوری نظام کے تحت امور مملکت چلا رہی ہے ۔ اور یہ ایک ایسی حکومت ہے جو منصفانہ اور شفاف انتخابات کے نتیجے میں برسراقتدار آئی ہے ۔ یہ ایک ایسی حکومت ہے جو پارلیمانی نظام کا حصہ ہے ۔ یہ ایک ایسی حکومت ہے جو پارلیمنٹ کے ایوانوں کے سامنے جوابدہ ہے ۔ یہ ایک ایسی حکومت ہے جو آئندہ انتخابات میں اپنی مینڈیٹ کے حوالے سے اپنے منشور کے حوالے سے پاکستان کے عوام کو جوابدہ ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ پاکستان کی تاریخ میں اس سے پہلے کوئی جمہوری حکومت اتنے checks and balances کے تحت نہیں آئی ہے جتنی کہ موجودہ حکومت اور اداروں کو اس حکومت نے reconstitute کیا ہے اور جمہوری ادارے آزادانہ اور منصفانہ طور پر کام کر رہے ہیں ۔ آج جتنا Press آزاد ہے ' میرا خیال ہے اس کی ماضی میں بہت کم مثالیں ملتی ہیں ۔ عدلیہ بالکل آزادانہ طور پر کام کر رہی ہے ۔ checks and balances کے ذریعے حزب اقتدار پر جتنا دباؤ آج ہے ' حزب اختلاف کے لیڈر میرے ساتھ اتفاق کریں گے' اس سے پہلے کبھی اتنا دباؤ نہیں تھا ۔ کیونکہ It is a government of checks and balances. یہ ایک پارلیمانی حکومت ہے ۔ اس ماحول میں صرف حکومت ہونا ناکافی ہے جب کہ پاکستان کو جو مسائل درپیش ہیں اور ایسے مسائل جن پر قوم و ملک کا consensus ہے تو سب سے بڑی ضرورت اس وقت حزب اختلاف کے تعاون کی ہے اور کم از کم ان issues کے اوپر جن پر قوم متفق ہے ۔

میں حکومت کے اس جذبے کو اور ارادے کو repeat کرنا چاہتا ہوں' reiterate کرنا چاہتا ہوں کہ حکومت حزب اختلاف کے ساتھ تعاون کرنا چاہتی ہے اور چاہتی ہے کہ کم از کم ایسی working relationship develope ہو سکے جس کے نتیجے میں جمہوری نظام اور جمہوری روایات کو فروغ مل سکے کیونکہ جمہوریت میں حزب اختلاف government in waiting ہوتی ہے ' alternate government ہوتی ہے تو اسے حکومت پر تنقید کرتے وقت ' اس پر

دباؤ ڈالتے وقت اس بات کا ضرور خیار رکھنا چاہیئے کہ کل وہ پارٹیاں اقتدار میں آ سکتی ہیں جو اس وقت تنقید کر رہی ہیں ۔ تنقید اس حوالے سے کریں یہ محسوس کرتے ہوئے کہ جیسے وہ خود بھی گورنمنٹ ہو سکتے ہیں تو ان کے پاس اس کا کیا متبادل ہے ۔ ان مسائل کا وہ کیا حل لا سکتے ہیں ۔ مجھے یہ بات تھوڑی سی تشویش کے ساتھ کہنی پڑتی ہے کہ بہت ہی موثر گفتگو ہوئی ہے لیکن ہر گفتگو کے ساتھ آپ کو حل بھی تجویز کرنا چاہیئے اور اگر ان تقاریر میں وہ حل نہیں دیا جا سکا ہے تو میں حکومت کی طرف سے حزب اختلاف کو پیشکش کرتا ہوں کہ let us join hands, let us come closer, let us come together and we should have a like mindedapproach on the national issues. اور اس کے ذریعے سے قوم کو جو مسائل درپیش ہیں ان کا حل تلاش کرنا چاہیئے ۔ سڑکوں پر احتجاج کی بجائے--- black day کی بجائے، ہڑتالوں کی بجائے ، عدلیہ پر دباؤ وغیرہ کی بجائے حکومت اور حزب اختلاف ایک میز پر بیٹھ کر dialogue کے ذریعے ان مسائل کو حل کرنے کی کوشش کریں جو ملک کو درپیش ہیں ۔ اگر آج اقتصادی حالات خراب ہیں تو کل آنے والی حکومت کو برے اقتصادی حالات ملیں گے اگر آج اقتصادی حالات بہتر ہیں تو آئندہ مستقبل کی non-PPP government کو بہتر economy ملے گی بہتر political stability ملے گی ۔ بہتر judiciary ملے گی ۔ بہتر پارلیمنٹ ملے گی ۔ لیکن یہ اسی وقت ہو سکتا ہے جب آپ کے سامنے ایک ایجنڈا ہو ۔ ایجنڈا اگر یہ ہے کہ صدر صاحب اور وزیر اعظم صاحبہ resign کر دیں تو یہ ایک negative agenda ہے لیکن اگر حزب اختلاف کے سامنے یہ ایجنڈا ہے کہ negotiate کرکے اس بات پر اتفاق رائے کیا جائے کہ یہ پارلیمنٹ اپنی tenure پوری کرے ۔ یہ حکومت اپنی term پوری کرے اور اگر یہ پارلیمنٹ اپنی tenure پوری کرتی ہے تو میں آپ کو یقین دلانا چاہتا ہوں بغیر اس بات کا ادراک کئے کہ آئندہ کس جماعت کی حکومت آئے گی یہ یقین دہانی آپ کو دلانا چاہتا ہوں ، یہ confidence کے ساتھ کہہ سکتا ہوں ، اپنی intuition کے ساتھ کہہ سکتا ہوں کہ پھر 1998 کے انتخابات کے نتیجے میں جو حکومت بر سراقتدار آئے گی وہ یقیناً" اپنی tenure پوری کرے گی لیکن اگر existing Assembly اپنی tenure پوری نہیں کرتی اگر existing government اپنی term پوری نہیں کرتی تو پھر کوئی گارنٹی نہیں دے سکتا کہ آئندہ انتخابات کے نتیجے میں جو اسمبلیاں یا جو ہاؤس یا جو حکومت بر سر اقتدار آئے گی وہ اپنی معیاد کو پورا کر سکے گی۔ اس وقت قوم کے سامنے جو مسائل ہیں مثلاً

بیروزگاری ، قیمتوں کا بڑھتا ہوا رجحان ، کساد بازاری ، بین الاقوامی منڈی کے اندر کمزور ممالک کے
سکے کی حالت ۔

جناب پریذائڈنگ آفیسر۔ لاءمنسٹر صاحب conclude کر رہے ہیں غالباً۔

پروفیسر این ڈی خان۔ مجھے اس بات کا اندازہ ہے اور میں اسی جذبے کے ساتھ
اسی spirit کے ساتھ اپنی تقریر کو ختم کرتا ہوں کہ ہمیں ،

Let us come together, let us join hands. Let us have one approach on national issues like poverty, like illiteracy, the problems like Kashmir, defence, internal security, health and so many. Thank you very much.

Mr. Presiding Officer: This brings us to the conclusion of the debate on the motion of thanks of President's Address moved by Mian Raza Rabbani, Minister of State for Law and Justice on 14th of November1995. Since there is no amendment to the main motion, therefore, I will put the motion before this House. The motion is that :

"This House expresses its deep gratitude to the President of Pakistan for his Address to both Houses assembled together on 29th October, 1995."

Mr. Presiding Officer: I think the ayes have it.

Voices: No. No.

Mr. Presiding Officer: Because there is no amendment so I thought.

Voices: The Noes have it.

Mr. Presiding Officer: All right. The amendments had since been withdrawn. Will those who are not in favour of it may say "Noes".

Mr. Presiding Officer: The ayes have it.

بیروزگاری ، قیمتوں کا بڑھتا ہوا رجحان
سکے کی حالت -
جناب پریذائڈنگ آفیسر
پروفیسر این ڈی خان
اسی spirit کے ساتھ اپنی تقریر کو ختم کر
have one approach on national
ke Kashmir, defence, internal
us to the conclusion of the
ddress moved by Mian Raza
14th of November1995. Since
I will put the motion before
President of Pakistan for his
ber, 1995."
e it.
re is no amendment so I
amendments had since been
"Noes".

Voices: No. No.

Mr. Presiding Officer: Now let us not create any confusion. Order in the House please. Those in favour may say "ayes".

Voices: Ayes.

Mr. Presiding Officer: Those against may say 'noes".

Mr. Presiding Officer: The ayes have it, the ayes have it, the ayes have it.

Raja Muhammad Zafar-ul- Haq: Point of order Mr. Chairman,

یہ درست ہے کہ آپ کو موقع ملا ہے کہ آپ ایک منصف کے طور پر 'You belong to the ruling party. آپ منصف کے طور پر اس کرسی پر بیٹھے ہیں لیکن آپ کا دایاں کان اور سنتا ہے بایاں کان آپ کا اور سنتا ہے - آپ تعداد دیکھ لیں -

جناب پریذائڈنگ آفیسر - میں نے sense of the House دیکھ لیا ہے -

راجہ محمد ظفر الحق - یہ آپ کا sense ہے ہاؤس کا sense نہیں ہے -

Mr. Presiding Officer: I don't mind count,

count بھی ہو جائے گا لیکن یہ ایک ویسے بھی tradition ہے کہ جب amendment نہیں ہو گی یا آپ amendment دیتے - amendment نہیں ہے -

راجہ محمد ظفر الحق - پاس کیسے ہو گا پھر ؟

جناب پریذائڈنگ آفیسر - پاس ہو گیا ہے ناں جناب - sense of the House جو ہے

راجہ محمد ظفر الحق - کیسے ہو گیا جناب - اگر آپ اقلیت کو اکثریت قرار دے دیں گے تو یہ پاس ہونے میں کوئی قیامت نہیں آجائے گی -

Mr. Presiding Officer: Alright let us see the other side.

Raja Muhammad Zafar-ul- Haq: Mr. Chairman it will cast aspersions on you.

آپ اپنا ریکارڈ ٹھیک کریں۔

Mr. Presiding Officer: Law Minister you want to say anything?

Mian Raza Rabbani: Sir, the point is that it is the decision of the Chair which can decide and if the ayes have it, you have already said the ayes have it. Since there was no motion, there was an amendment of Senator Aftab Shaikh which has been withdrawn and on the basis of that this motion stands adopted.

Raja Muhammad Zafarul- Haq: Mr. Chairman, I demand the division,

میاں رضا ربانی۔ ٹھیک ہے count لے لیں۔

Mr. Presiding Officer: You see I wanted to avoid the situation because as I said that it was a presidential address and since the Opposition has shown a good gesture by withdrawing the amendmenso when there is no amendment it meant that the Opposition did not want to oppose this motion. Therefore, I think , I was within my right to come to the conclusion and I still ask for the count but I would still request the House that on a matter like this , it would be a futile exercise even if the Government wins it, I mean, I would like to request the Opposition on a matter of non-controversial..... a non-controversial matter in the sense that since the Opposition has shown a good gesture by withdrawing the amendment, therefore, it does not look proper at this stage to ask for a division unless the Oppositon still insists.

Mr. Chairman it will cast

آپ اپنا ریکارڈ ٹھیک کریں۔

u want to say anything?

it is that it is the decision of the

you have already said the ayes

an amendment of Senator Aftab

basis of that this motion stands

Mr. Chairman, I demand the

میاں رضا ربانی۔ ٹھیک ہے

wanted to avoid the situation

ss and since the Opposition has

nendmenso when there is no

ot want to oppose this motion

to the conclusion and I still ask

that on a matter like this, it

wins it, I mean, I would like to

versial..... a non-controversial

has shown a good gesture by

ot look proper at this stage to

Raja Muhammad Zafar-ul-Haq: We request Mr. Chairman for a division.

(Interruption)

راجہ محمد ظفر الحق۔ جناب چیئرمین آپ کیا سوچ رہے ہیں؟

جناب پریذائیڈنگ آفیسر۔ نہیں میں سوچ نہیں رہا۔ I want somebody's assistance on this point and if somebody would like to assist the Chair on this point.

راجہ محمد ظفر الحق۔ جناب چیئرمین! آپ کی یہ delay اور جو یہ طریقہ ہے یہ مناسب نہیں ہے if you delay it further, the Opposition in majority would walk out کیا فرق پڑے گا that would be by itself a count, we will show to the Press that we were in majority, we can walk out.

Mr. Presiding Officer: Raja Sahib, you are a very Senior member and I did not want to spoil the good atmosphere of the House.

راجہ محمد ظفرا لحق۔ نہیں نہیں اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا' کوئی آسمان نہیں ٹوٹے گا' count ہونے سے گورنمنٹ نہیں گر جائے گی۔ اس لئے میں کہتا ہوں کہ آپ division کیوں نہیں کرواتے

(At this stage the counting was made)

Mr. Presiding Officer : On the Government side the number is 22 and on the Opposition side they are also 22. Now there is a tie. When there is a tie and on both sides they are 22, So the Chair has the right to exercise his own way and I exercise my vote in favour of government side.

(The motion was carried)

Mr. Presiding Officer: The motion is carried and I have given my

decision please and I request the members to take their seats.

(At this stage the Opposition walked out)

Mian Raza Rabbani: Sir, it is most unfortunate that they asked for a division. We gave them a division. There was an equality of votes and here is Rule 214 of the Rules of Procedure and Conduct of Business in the Senate , 1988, it reads;

"That the Chairman shall not vote except in the event of an equality of votes." So, this is in accordance to Rule 214, you have cast your vote when there was a tie in the House and the motion stands carried under the rules, it is most unfortunate that after asking for a division, after government conceding to the division, the Chair has casted its vote in accordance to Rule 214 of the Rules of Procedure which reads; that the Chairman shall not vote except in the event of equality of votes, so this is there in the Rules of Procedure.

Mr. Presiding Officer: I know that I could have exercised my this power under Rule 214 and I have rightly exercised my vote and any way this item is over. I still request the honourable Minister and honourable Leader of the House to go and assure the members on the Opposition that the Chair is determined to maintain impartiality in this House.

(At this stage the Oposition came back to the House)

Mr. Presiding Officer: Now we take Call Attention Notice. As many as 18 honourable members of this House whose names are Qazi Hussain Ahmed, Mr. Akram Shah, Mr. Abdul Raheem , Syed Ishtiaq Azhar, Mr. Aftab Shaikh , Prof. Krurshid Ahmed Sahib, Syed Fazal Agha Sahib, Mr Fateh Muhammad Khan Sahib,.....

جناب پریذائیڈنگ آفیسر ۔ بیگم نسرین جلیل صاحبہ ،جناب نبی بخش ڈوکی صاحب ،حافظ فضل محمد صاحب ، حافظ حسین احمد صاحب، جناب محمد طارق چوہدری صاحب، پروفیسر ساجد میر صاحب ، جناب ابراہیم خان صاحب ، ڈاکٹر عبدالحئی بلوچ صاحب اور چوہدری شجاعت حسین صاحب، They have jointly moved the Call Attention Notice. لسٹ کے مطابق پہلا نام قاضی حسین احمد صاحب کا ہے ۔

CALL ATTNETION NOTICE ARE THE GRAND OPERATION

AGAINST RELIGIOUS PARTIES

قاضی حسین احمد ۔ شکریہ جناب چیئرمین ! ایک توجہ دلاؤ نوٹس کے ذریعہ سے 18 ممبران نے یہ move کیا تھا کہ روزنامہ خبریں ، جنگ ، نوائے وقت اور دوسرے اخبارات کے مطابق مذہبی جماعتوں کے خلاف بلا وجہ grand operation کیا گیا اور ملک بھر میں سینکڑوں افراد کو گرفتار کیا گیا ۔ اس کے علاوہ اسلام آباد کی اسلامی یونیورسٹی اور ملک کے دینی مدارس پر چھاپے مارے جا رہے ہیں ۔ اس طرح مصری سفارت خانہ کے سانحہ کو بہانہ بنا کر یہ شرم ناک اقدامات کئے جا رہے ہیں تا کہ بنیاد پرستی کے خلاف تاثر دے کر امریکہ کو خوش کیا جائے ۔

جناب چیئرمین ! ہم سینٹ اور ملک کی پارلیمنٹ کے اندر بیٹھے ہوئے ہیں اور ہم میں سے کوئی بھی دینی یا مذہبی جماعت ایسی نہیں ہے جو اس ملک میں افراتفری پیدا کرنا چاہتی ہے ۔ ہم افراتفری اور انتشار پیدا کرنے کے خلاف ہیں ۔ ہمارا مقصد صرف یہی ہے کہ انتشار پیدا کرنے والے اقدامات نہ کئے جائیں ۔ ملک کے اندر عدل اور انصاف کے ساتھ کام کیا جائے تا کہ ملک میں کشیدگی اور افراتفری میں اضافہ نہ ہو ۔ اس وقت ملک کے تمام ادارے ٹوٹ چکے ہیں ۔خواہ عدلیہ ہو یا انتظامیہ ، ملک کی پولیس ہو یا واپڈا، تعلیم کا محکمہ ہو یا صحت کا ، آبپاشی کا محکمہ ہو یا کوئی دوسرا محکمہ ہو ، ملک کے اندر کوئی بھی ایسا محکمہ باقی نہیں رہا ، جس میں قاعدہ اور ضابطہ برقرار ہو ۔جس طریقے سے اس ملک کی سیاسی قیادت اس ملک کو چلا رہی ہے ،وہی اس افراتفری اور انتشار کی ذمہ دار ہے ۔

جناب والا ! اس کے علاوہ وزیر داخلہ صاحب کے روز اس طرح کے بیانات آ رہے ہیں کہ جیسے ملک کے اندر کوئی میدان جنگ ہے اور وہ یہاں پر دوسری سیاسی جماعتوں کے

خلاف ایک جنگی اپریشن کر رہے ہیں ۔ ان کے اس طرح کے روزانہ کے بیانات بھی ملک میں مزید tension اور کشیدگی پیدا کرتے ہیں ۔ اس کے برعکس پر امن دینی اور مذہبی ادارے ہیں جہاں پر لوگ دینی تعلیم حاصل کرتے ہیں ۔جناب والا ! آپ نے کسی مدرسے کے بارے میں یہ نہیں سنا ہوگا کہ وہاں ہڑتال ہوئی ہے یا ان دینی مدارس کے طلباء نے باہر نکل کر کوئی سڑک یا راستہ بند کیا ہو ۔ وہ صرف ایک اسلامی آداب اور اخلاق کے مطابق اپنی دینی تعلیم حاصل کرنے میں لگے رہتے ہیں اور یہ ان خاندانوں کے بچے ہوتے ہیں جنہوں نے ان کو خدمت دین کے لئے اس مادی دور میں وقف کر رکھا ہوتا ہے ۔ اس مادی دور میں جس میں ہر آدمی مادی منفعت کے پیچھے لپک رہا ہے ۔ یہ وہ بچے ہیں اور ان خاندانوں کے بچے ہیں جنہوں نے تمام مادی منفعتوں سے کنارہ کش ہو کر دین کی تعلیم حاصل کرنے کے لئے اپنے لئے راستہ بنایا ہے ۔

جناب والا ! اسی طرح میں عرض کرتا ہوں کہ اسلام آباد کی ہماری یونیورسٹی میں کوئی tension نہیں ہے۔ ہماری یونیورسٹی میں کوئی قتل نہیں ہوتا۔ ہماری یونیورسٹی میں کوئی دہشت گرد نہیں ہے۔جناب چیئرمین ! یونیورسٹی کے چانسلر خود صدر مملکت ہیں۔ یونیورسٹی کے rector پیپلز پارٹی کی بہت ہی قابل احترام شخصیت اور نیشنل اسمبلی کے سابقہ سپیکر جب پیپلز پارٹی کے پاس یہاں میجارٹی تھی ملک معراج خالد اس کے rector ہیں ۔ پوری یونیورسٹی کی انتظامیہ صدر صاحب سمیت اور rector سمیت یہاں تک کہ آج وزیر اعظم کا بھی بیان آ گیا ہے کہ یونیورسٹی کا کوئی بھی طالبعلم اس میں ملوث نہیں ہے۔ اس صورت میں دینی مدارس کو ٹارگٹ بنانا ' اسلامی یونیورسٹی کو ٹارگٹ بنانا 'اور علماء کو ٹارگٹ بنانا کیونکہ مصری سفارتخانے میں تخریب ہو گئی ہے۔ اس کے نتیجے میں امریکی ٹیم بھی آ رہی ہے۔ اس کے نتیجے میں مذہبی جماعتوں پر اور دینی اداروں پر حملہ بھی ہو رہا ہے۔ہم بجا طور پر یہ سمجھتے ہیں ۔ جناب چیئرمین! کہ یہ ملک کے مفاد میں نہیں ہے۔ یہ ملک میں آرڈر قائم کرنے اور اس کے نظام کو درست طریقے سے چلانے کے اقدامات نہیں ہیں۔یہ ملک کو مزید افراتفری اور انتشار کی طرف بڑھانے کے اقدامات ہیں۔اس کے نتیجے میں ملک میں وہ فضا بنانے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ جس میں مذہبی اور دینی عناصر کو الزام دیا جا سکے اور یہاں پر اس طرح کی پابندیاں عائد کی جا سکیں جو کہ مصر میں عائد ہیں ۔ جہاں پر ابھی تین دن پہلے اخوان مسلمین کے ان 53 آدمیوں کو لمبے عرصے کی قید ملٹری کورٹ کے ذریعے سے سویلین کو سنائی گئی اور دفاتر بند کر دیئے گئے ہیں۔ جس اخوان مسلمین نے ہر قسم کے تشدد کی مذمت کی

اور اس ملک میں جہاں ان کو ان گروہوں کا سامنا ہے جو تشدد پر اتر آئے ہیں۔ اس میں بھی اعتدال پسندوں کے ساتھ یہ کام کرنا ۔ الجزائر میں انہوں نے الیکشن جیت لیا اور اس کے بعد انہوں نے ایک اقدام کر دیا ۔ ہمیں خدشہ ہے کہ اس ملک میں اس قسم کے حالات پیدا کیے جا رہے ہیں کہ وہ لوگ جو اس ملک کے آئین کے مطابق اس ملک کے اداروں کے اندر اپنی آواز بلند کرنا چاہتے ہیں۔ اس ملک کے آئین کے مطابق وہ اپنا حق استعمال کر رہے ہیں۔ مختلف لوگوں تک پہنچ کر ان کو اپنے ساتھ ہمنوا بنانے کی اور ان کو قائل کرنے کی کوشش کی ۔ وہ لوگ جو ملک کے آئین اور قانون کی حدود سے باہر رہ کر کام نہیں کرنا چاہتے ۔ ان لوگوں کا ناطقہ بند کرنے کی کوشش ہے۔ ان لوگوں پر جبر اور تشدد کرنے کی کوشش ہے جناب چیئرمین! اس کے نتیجے میں انتہا پسندانہ رجحانات کو تقویت ملتی ہے۔ ان لوگوں کو تقویت ملتی ہے۔ جس کے نتیجے میں یہ سسٹم بھی برقرار نہیں رہے گا۔ امن بھی برقرار نہیں رہے گا۔ انتشار بھی زیادہ بڑھ جائے گا۔

جناب چیئرمین! ہم یہ مطالبہ کرتے ہیں کہ ملک کو آئین اور قانون کی حدود کے اندر رہ کر چلایا جائے ۔ حکومتی اختیارات اس طریقے سے استعمال نہ کیے جائیں ۔ جس کے نتیجے میں اپوزیشن کو یہ احساس ہو کہ یہ حکومت اپنی حدود سے باہر نکل رہی ہے اور ایسے اقدام نہ کیے جائیں ۔ جس کے نتیجے میں اشتعال پیدا ہو۔ جناب چیئرمین! اسلامی انقلاب کو بدنام کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔ اسلامی انقلاب کی term کو اور بنیاد پرستی کو اسلامی شریعت ' امیر المومنین کو' یہ وہ اصطلاحات ہیں جو مذہبی دینی قابل احترام اصطلاحات ہیں ۔ ان اصطلاحات کو بدنام کرنے کی کوشش نہیں ہونی چاہیئے ۔ امیر المومنین ' نفاذ شریعت ' اسلامی انقلاب یہ ہمارے آئین کا تقاضا ہے کہ اس طرح کا ایک نظام قائم کیا جائے جس کے اندر شریعت کا نفاذ بھی ہو سکے اور جس کے ذریعے سے اسلامی انقلاب بھی آ سکے۔ اسلامی انقلاب لانا ہمارے آئین کا تقاضا ہے۔ ہمارے آئین کے guiding principle میں یہ لکھا ہوا ہے ۔ یہ قرارداد مقاصد کا تقاضا ہے اور ہمارا صرف یہ مطالبہ ہے۔ اس آئین کو اپنی صحیح روح کے ساتھ نافذ کیا جائے۔ اس کے سوا ہم نے کوئی دوسرا راستہ اختیار نہیں کیا۔ پروپیگنڈہ ہو رہا ہے اور اخبارات کے ذریعے سے حکومت کی سرپرستی میں بیرونی اشارے پر ہمارے خلاف ایک مہم چلائی جا رہی ہے۔ اس کا واحد مقصد یہ ہے کہ اس ملک میں وہی کیفیت اور صورت یہاں لائی جائے۔ جو کہ اس وقت مصر میں ہے ۔ جو کہ اس وقت الجزائر میں ہے۔ ہماری

حکومت کو کبھی یہ زیب نہیں دیتا ۔ مصر جیسی حکومت کے ساتھ یہ extradition treaty کرنے جہاں کوئی بنیادی حقوق نہیں ہیں ۔ جہاں کسی کا کوئی احترام نہیں ہے۔ اور اس طرح کے حالات جو الجزائر میں ہیں ۔ جو ساری دنیا میں اپنے شہریوں کو hunt کررہے ہیں۔ اپنے شہریوں کو تنگ کرنا ' ان کا ناطقہ بند کرنا ' دوسرے لوگوں کو مجبور کرنا ' ہمارے شہریوں کو نہ باہر نکالو' ہمارے شہریوں کے ساتھ اور اپنے ملک میں بھی ان کی وہی فضا ہے ۔

جناب چیئرمین! ہم آپ کے توسط سے حکومت سے مطالبہ کریں گے کہ اس ملک میں یہ اقدامات جو دینی مدارس کے خلاف ' دینی اداروں کے خلاف ' مذہبی جماعتوں کے خلاف کئے جارہے ہیں۔ یہ ملک کے تمام لوگوں کے لئے اور یہ جو مذہبی جن لوگوں پر ' مدارس پر حملہ ہوا ہے ۔ یہ تمام لوگوں کے لئے قابل احترام ہیں۔ ملک کی تمام آبادی کے لئے ' کوئی مذہبی اور غیر مذہبی میں اس ملک کو تقسیم نہیں کرنا چاہیے ۔ یہ مسلمانوں کا ملک ہے ۔ اور تمام مسلمان اپنے دین کا احترام کرتے ہیں۔ دینی شخصیات کا احترام کرتے ہیں۔ دینی اور مذہبی شخصیات کوکوئی الگ طبقہ قرار دے کر ان کے خلاف نفرت پیدا کرنا یہ دشمن کا ہاتھ مضبوط کرنا ہے ۔ ہم سب مسلمان ہیں۔ اور تمام مسلمانوں کو اپنے دینی ادارے بھی مقدس اور محترم ہیں ۔ اور دینی شخصیات اور مذہبی لوگ بھی ان کے لئے محترم ہیں۔ اس لئے یہاں پر یہ مذہبی اور غیر مذہبی کشیدگی پیدا کرکے حکومت خود اپنے لئے گڑھا کھود رہی ہے ۔ ہم حکومت کو پھر خبردار کرتے ہیں ۔ کہ انتشار پیدا کرنے کی جو کوششیں وہ کررہے ہیں ' وہ اس ملک کے لئے بھی مفید نہیں ہیں اور ان کے لئے بھی یہ زہر قاتل ثابت ہوں گی ۔ شکریہ۔

جناب پریزائڈنگ آفیسر۔ حکومت کی طرف سے کون جواب دے گا؟۔۔۔

حافظ حسین احمد۔ جناب چیئرمین ! ہم بھی بولنا چاہتے ہیں۔

جناب پریزائڈنگ آفیسر۔ یہ آپ کی اپنی مرضی ہے ۔ مجھے یہ وضاحت کرنے دیں۔ چونکہ یہ ایک مشترکہ طور پر call attention notice تھا۔ اور اس میں تمام ممبران صاحبان نے الگ الگ ایڈجرنمنٹ موشن نہیں دیئے۔ تو چونکہ یہ جوائنٹ تھا۔ اس لئے میں نے یہی مناسب سمجھا ۔ کہ کوئی بھی آپ میں سے جو وہ اس کو explain کردے ۔ اور چونکہ under rule 59' یہ نوٹس جو ہے ۔ یہ اس کے تحت دیا گیا ہے ۔ اور اس کا یہی طریقہ کار ہے کہ

A member wishing to raise a matter of public importance may call attention of the Minister to such matter by giving notice in writing. That is a procedure. Then sub-rule 5, says, "There shall be no formal motion before the Senate and no discussion or voting shall take place on this notice. The member who has been given notice shall make a brief statement and the Minister concerned shall make a statement of the subject. The statement by the member shall not exceed 5 minutes and thestatement by the Minister shall not normally exceed 10 minutes.

حافظ حسین احمد۔جناب چیئرمین ! یہ کہاں لکھا ہوا ہے کہ ایک بندہ بولے گا۔ آج آپ انوکھے فیصلے کررہے ہیں۔ اللہ رحم کرے۔

جناب پریزائڈنگ آفیسر۔نہیں مجھے ۔۔۔ اٹھارہ آدمی ۔۔۔۔۔

آوازیں۔اٹھارہ نہیں ہیں۔ چند ہیں۔

جناب پریزائڈنگ آفیسر۔چلیں ایک اور بول لے ۔۔۔

حافظ حسین احمد۔یہ ووٹنگ نہیں ہورہی ہے۔ آپ کیوں پریشان ہیں۔

جناب پریزائڈنگ آفیسر۔نہیں نہیں پریشان نہیں ہوں۔

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی۔جناب یہ صورتحال ہے۔ یہ ان کا حق ہے کہ ایک ایک سوال جو ہمارا نیشنل اسمبلی میں ہے۔ تو قاضی صاحب کی بات سن لی ہے۔ پھر میں کچھ کہہ دیتا ہوں۔ کچھ ان کا جو ہوگا ۔۔۔۔۔

جناب پریزائڈنگ آفیسر۔اگر اس کے باوجود بھی آپ نے منسٹر کو سننے کے بعد کچھ محسوس کیا۔ ۔۔۔۔۔

راجہ محمد ظفر الحق۔نہیں جناب ۔ جنہوں نے move کیا ہے۔ وہ پانچ پانچ منٹ پہلے بول لیں۔ پھر منسٹر بول سکتا ہے۔

جناب پریزائڈنگ آفیسر۔ویسے رول تو اجازت نہیں دیتے۔

راجہ محمد ظفر الحق۔نہیں جی ۔ رول کہتے ہیں کہ جو ممبر دے گا کال اٹینشن نوٹس ، اس کو حق ہے کہ وہ اس کو explain کرے۔

جناب پریزائڈنگ آفیسر۔پھر تو actually یہ valid ہی نہیں ہے ۔ حالانکہ آئس میں اس کی admissibility بھی مشکوک ہے ۔ ـــــ

راجہ محمد ظفر الحق۔اب آپ نے ایک دوسرا سوال شروع کردیا۔

جناب پریزائڈنگ آفیسر۔نہیں نہیں admissibility ـــــ

راجہ محمد ظفر الحق۔نہیں جی admissibility کی بات تو ختم ہوگئی ہے ۔ وہ سٹیج تو ختم ہو گیا ہے ۔

جناب پریزائڈنگ آفیسر۔نہیں میں یہ اس لئے کہہ رہا ہوں ۔ میری یہ خواہش ہے اور گورنمنٹ کی بھی ایسی ہی لگتی ہے ۔ کہ وہ اس میں کوئی ـــــ

راجہ محمد ظفر الحق۔اس میں کوئی بحث نہیں ہوگی ۔ بحث نہیں ہوگی ۔

جناب پریزائڈنگ آفیسر۔اچھا کون صاحب بولنا چاہتے ہیں۔

راجہ محمد ظفر الحق۔یہ جو بولنا چاہتے ہیں آپ ان کو بلائیں۔ یہ دو تین تو ہیں۔بس۔

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی، میں گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ

Actually, Call Attention Notice which in spirit and letter has been introduced in this August House differs a bit as is in the National Assembly or in other countries like India and it has been adopted out of Lok Sabha Calling Attention Notice.

کہ کوئی اگر بہت اہم مسئلہ ہو تو immediately it should be taken اور procedure یہی ہوتا ہے کہ if there are not more than 5 members تو اس میں پانچ ممبروں سے زیادہ کی تعداد بھی نہیں دی جا سکتی ۔ اصل میں یہ ہونا چاہیئے تھا۔ طریقہ یہ ہے کہ جو written statement, Calling Attention Notice یہاں جمع کیا جاتا ہے اسے concerned ممبر پڑھتا ہے باقی ممبران ایک ایک سوال کرتے ہیں۔ to elucidate the statement in a proper way.

راجہ محمد ظفر الحق۔نہیں ج

اس کو حق ہے کہ وہ اس کو explain ک

جناب پریزائڈنگ آفیسر

میں اس کی admissibility بھی مشکوک ہے

راجہ محمد ظفر الحق۔اب آپ

جناب پریزائڈنگ آفیسر

راجہ محمد ظفر الحق۔نہیں ج

ختم ہو گیا ہے۔

جناب پریزائڈنگ آفیسر

اور گورنمنٹ کی بھی ایسی ہی لگتی ہے

راجہ محمد ظفر الحق۔اس میں

جناب پریزائڈنگ آفیسر

راجہ محمد ظفر الحق۔یہ جو بولنا

ڈاکٹر شیر افگن خان نیاز

and letter has been introduced

National Assembly or in other

out of Lok Sabha Calling

کہ کوئی اگر بہت اہم مسئلہ ہو تو

ہوتا ہے کہ more than 5 members

تعداد بھی نہیں دی جا سکتی ۔ اصل

یہاں Calling Attention Notice

ممبران ایک ایک سوال کرتے ہیں۔

Mr. Presiding Officer: Actually, the procedure for Call Attention Notice is almost the same as procedure prescribed for other ordinary motions like the adjournment motion or privilege motion.

لیکن یہ ہے کہ میں اس duplication کو ختم کرنا چاہتا ہوں اور رولز کے ساتھ ساتھ چلنا چاہتا ہوں۔ ڈاکٹر صاحب آپ تشریف رکھیں۔ I will give them two minutes each. دو دو منٹ آپ بولیں۔ عبدالرحیم مندوخیل صاحب۔

جناب عبدالرحیم خان مندوخیل: جناب چیئرمین! آپ کا شکریہ کہ آپ نے ہمارے اس Call Atention Notice پر مجھے بولنے کا موقع دیا۔ ہمارے ملک میں ہمارے تمام سماجی، سیاسی اور معاشی مسائل کے لئے بڑی مشکلات کے بعد ایک سیاسی، آئینی اور جمہوری نظام بنایا ہے اور اس پر عمل ہو رہا ہے۔ یہی نظام، ہم سب پارٹیاں جو پارلیمنٹ کے اندر ہیں یا باہر ہیں اس بات پر متفق ہیں کہ بالکل اسلامی اصولوں کے مطابق ہے۔ اب اس کے لئے طریقہ یہ ہے کہ جو بھی تبدیلی ہم یہاں لانا چاہیں، خواہ وہ معاشی ہو یا سیاسی۔ میں اور میری پارٹی، پشتون خوا ملی عوامی پارٹی، اس موجودہ نظام پر خوش نہیں کیونکہ ہم پشتونوں کا اپنا الگ صوبہ نہیں بنایا گیا ہے۔ لیکن اس کو بنانے کے لئے ہم یہاں آئینی طریقہ اختیار کرکے تبدیلی لانا چاہتے ہیں۔ میں تمام پارٹیوں سے یہ درخواست کرتا ہوں کہ جو بھی تبدیلی آپ نے لانی ہو وہ یہاں آئینی اور اصولی طریقوں سے لایا کریں۔ اگر ایسا نہیں ہوگا تو اس کے معنی یہ ہیں کہ ایک بار پھر ہمیں ایک قانون ساز اسمبلی بنانی پڑے گی تاکہ اس میں تمام مسائل کو لاکر، ان پر دوبارہ بات کریں اور کسی نتیجے پر پہنچ سکیں۔ اس لئے اس وقت تمام پارٹیوں کو چاہیئے کہ وہ طے شدہ طریق کار کے مطابق کام کریں۔ میں تمام پارٹیوں سے اپیل کرتا ہوں کہ اسلام کے نام پر ایک دوسرے کو اس ملک کے اندر قتل نہ کریں۔ ایسے خراب حالات نہ بنائیں کیونکہ یہ صحیح طریقہ نہیں ہے۔ حکومت سے بھی میں کہتا ہوں کہ اگر کوئی پارٹی قانون، جمہوریت اور ملک کے خلاف اقدام کرتی ہے تو ان پارٹیوں کے عوام کو گرفتار نہ کریں بلکہ جس پارٹی کے لوگ ایسی غیر قانونی سرگرمیوں میں ملوث ہوں ان کے خلاف قانونی چارہ جوئی کریں۔ میں تمام پارٹیوں سے کہتا ہوں کہ اسلام کے نام پر یا کسی اور اصول کے نام پر اس طریق کار کے خلاف اگر عمل کریں گے، جو ہم نے بنایا

ہے تو مزید انتشار پیدا ہوگا اور اسی حوالے سے جناب والا' میں ایک فقرہ -- آج کل کچھ لوگ کہتے ہیں کہ Presidential System لائیں' کچھ کہتے ہیں کہ ہم اسلام کے نام پر یا فلاں نام پر' یا فلاں پر ہم یہ کریں گے وہ کریں گے' ہم گورنمنٹ سے مطالبہ کرتے ہیں کہ آپ بالکل democratic procedure بغیر کسی victimization سے ----

مولانا محمد عبدالستار خان نیازی۔ آئین کے مطابق۔

جناب عبدالرحیم خان مندوخیل ۔آئین کی تو میں نے پہلی بات کی ہے۔ اور تمام پارٹیوں کو یہ کہتے ہیں کہ آپ مہربانی کریں کہ اپنا case عوام کے سامنے دلائل کے ساتھ پیش کریں اور عوام کا mandate لیں۔ اگر ایسا ہے تو صحیح ہے اور اگر آپ کوئی مینڈیٹ لینے کی کوشش نہ کریں اور طاقت کے ساتھ کوئی سسٹم یا کوئی فکر مسلط کرنا چاہیں تو اس میں یہ ہوگا کہ پھر واقعی ہمیں دوبارہ بیٹھنا پڑے گا اور آئین کو دوبارہ بنانا پڑے گا اور آئین ساز اسمبلی کا ہم مطالبہ کریں گے۔ میں صاف کہتا ہوں تمام پارٹیوں کو کہ اگرآپ نے' کسی پارٹی نے یہ کیا کہ جو set up ہے اس میں پھر اپنی رائے دی تو پھر ہم مطالبہ کریں گے عوام سے کہ ہمارے بھی حقوق ہیں ہم نے suffer کیا ہے نہ ہمیں قوم کی حیثیت سے' پختون کی حیثیت سے اپنا یونٹ ملا ہے نہ ہمیں نام اور تشخص ملا ہے جو غیراسلامی بھی ہے ۔ یہ عمل پاکستان کے لحاظ سے غیرآئینی بھی ہے ، لیکن اگر کوئی ایسا کر رہا ہے تو پھر ہمیں یہ مطالبہ کرنا پڑے گا۔ جناب والا' آپ کا میں شکریہ ادا کرتا ہوں کہ آپ نے مجھے موقع دیا۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر ۔ شکریہ جی۔ پروفیسر خورشید صاحب آپ کچھ بولنا پسند فرمائیں گے۔

پروفیسر خورشید احمد ۔جی جناب چیئرمین' میں آپ کا ممنوں ہوں کہ آپ نے سب movers کو اپنی بات کہنے کا موقع دیا ہے۔ میں ان چیزوں کو repeat نہیں کروں گا جو پیش روؤں نے کی ہیں۔ میں صرف تین باتیں آپ کی خدمت میں عرض کرنا چاہتا ہوں پہلی بات تو یہ کہ جو واقعہ یہاں اس وقت ہوا ہے اس کا جو عالمی پس منظر ہے اسے سامنے رکھنا بہت ضروری ہے حکومت کے لیے اس ایوان کے لیے ہمیں تحریک کے لیے بھی۔ اس وقت ایک کوشش ہے ساری دنیا میں کہ اسلام کو ہوا بنا کر کے ایک threat بنا کر کے پیش کیا جائے۔ اس سلسلے میں

اسلامی شریعت کو، دینی مدارس کو، علماء کو ہدف تنقید بنایا گیا ہے بلا جواز، بلا دلیل۔ لیکن یہ فضا جو پیدا کی جا رہی ہے اور ہمیں دکھ ہے کہ حکومت کے یہ اقدام جو حقیقت کی کسی بنیاد کے بغیر ہیں یہ اس فضا کو تقویت دے رہے ہیں اور اس طرح جو عالمی سازش اور مہم اسلام کے خلاف ہو رہی ہے، مسلمانوں کے خلاف ہو رہی ہے ہماری حکومت شعوری یا غیرشعوری طور پر اس کا آلہ کار بن رہی ہے۔

دوسری بات جناب والا، میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ اس ملک میں پچھلے سال کے دوران ملی یکجہتی کونسل کے قیام کے نتیجے کے طور پر جس کا خیرمقدم بشمول حکومت کے تمام طبقوں نے کیا ہے اور جس کے نتیجے کے طور پر فرقہ وارانہ منافرت کی آگ دبی ہے۔ جس کے نتیجے کے طور پر بیٹھ کر بات چیت کرنے کی روایت قائم ہوئی ہے اور سب مل کر اپنے معاملات کو حل کرنے کی کوشش کر رہے ہیں یہ فضا ایک مبارک فضا ہے لیکن بدقسمتی سے اس وقت گورنمنٹ کا یہ اقدام اور سپاہ صحابہ اور سپاہ محمد دونوں کو اس طرح موبلائز کرنا کہ پھر کوئی تصادم ہو یہ ایک بہت تکلیف دہ شر انگیز چیز نظر آتی ہے۔ اس لیے میں چاہتا ہوں کہ اس کو واشگاف الفاظ میں کہوں کہ جو کھیل حکومت کھیل رہی ہے اس میں اس کا خطرہ ہے کہ ملک دوبارہ کسی فرقہ وارانہ منافرت کی طرف نہ بڑھ جائے جس پر کہ break لگا دیا گیا ہے۔

تیسری بات جناب والا، میں یہ کہنا چاہتا ہوں اور یہ warn کرنا چاہتا ہوں حکومت کو کہ برطانوی سامراج دو سو سال ان دینی مدارس کے خلاف محاذ جنگ کھولنے کے باوجود ناکام رہا اور یہیں سے آزادی کی تحریک رونما ہوئی۔ آج بھی آپ جتنا محاذ بنا لیں اس قوم کا مزاج، اس قوم کا ضمیر، اس قوم کا تاریخی کردار، اس قوم کا تشخص دین ہے دین کی تعلیم ہے، دین کے ادارے ہیں، آپ یہ futile جنگ چھیڑ رہے ہیں۔ میں warn کرتا ہوں کہ آپ کو یہ اقدام نہیں کرنا چاہئے اور آخر میں، میں اسلامی یونیورسٹی کے بارے میں یہ بات کہنا چاہتا ہوں کہ میں خود اس ادارے سے وابستہ رہا ہوں آج بھی اس کا ٹرسٹی ہوں۔ اس کے اندر 1500 طالب علم 52 ممالک سے تعلیم کے حصول کے لیے شریک ہیں۔ یہ ادارہ کسی کی ذاتی خواہش پر نہیں بنا ہے بلکہ OIC کی ایک resolution کے تحت کہ پندرہویں صدی ہجری کا خیرمقدم کرنے کے لیے ایک ایسا ادارہ قائم کیا جائے جس میں دینی اور دنیاوی دونوں تعلیمات کا سنگم ہو، یعنی ملا کر کیا جائے۔ جناب والا اس کے لئے جو طلبا بھی آتے ہیں، ان کی applications ہر ملک سے وہاں سفارت کے

ذریعے آتی ہیں' یہاں پر foreign office اور interior اس کو clear کرتے ہیں' اس کے بعد ان کو داخلہ ملتا ہے اور یونیورسٹی کا ریکارڈ یہ ہے کہ 1980ء سے آج تک اس یونیورسٹی میں کوئی ہنگامہ ' فساد ' strike ' توڑ پھوڑ ' جو ہماری تمام یونیورسٹیوں کا معمول ہے ' نہیں ہوا ہے ' اس کے باوجود اس یونیورسٹی کو ہدف بنایا جا رہا ہے اور یہ بات غلط ہے کہ اس کے 2 طلبا ' جن کا تعلق اُردن سے ہے اور جو ڈاکٹرعبداللہ ہزام شہید کے بیٹے ہیں ' جو یونیورسٹی میں ' under graduate courseمیں زیرتعلیم ہیں ' بلا کسی تکلیف کے ان کو آ کر رات کے 3 بجےگرفتار کیا گیا ہے ' ان کے خلاف کوئی ثبوت نہیں ہے ' اس کے علاوہ کسی اور کو وہاں سے نہیں پکڑا گیا ' لیکن اس یونیورسٹی کو ہدف بنایا جا رہا ہے یہ بالکل غلط ہے میں اس بات سے اتفاق کرتا ہوں جو میرے پیش رو نے کہی ہے کہ اگر کہیں پر بھی کسی نے قانون کی خلاف ورزی کی ' اس کا تعلق دینی مدرسے سے ہو ' یونیورسٹی سے ہو ' پارلیمنٹ سے ہو یا کسی بھی ادارے سے ہو ' اسے آپ isolate کر کے گرفت کیجیئے ' اسے دلیل کی بنیاد کے اوپر ' شواہد کی بنیاد کے اوپر ' اگر آپ کی نیشنل اسمبلی کا ایک شخص نارکوٹکس کے لیجانے میں پکڑا گیا ہے تو اس کے یہ معنی نہیں ہیں کہ آپ پوری اسمبلی کو dissolve کردیں اور یہ کہیں کہ یہ غلط ہے ' اسی طریقہ سے اگر کہیں کسی تعلیمی ادارے میں کوئی شخص ہے ہم اس کو condone نہیں کرتے' ہم چاہتے ہیں کہ اس ملک سے virus ختم ہو ' ہم چاہتے ہیں اس ملک میں امن و امان ہو ' ہم چاہتے ہیں اس ملک میں دلیل کی زبان سمجھی جائے ' معاملات کو مذاکرات کے ذریعے حل کیا جائے ' لیکن جو راستہ حکومت نے اختیار کیا ہے وہ اس کے برعکس ہے ' جیسا کہ ہم نے پہلے کہا تھا کہ اس وقت 210 علماء' میرے علم کی حد تک ' گرفتار ہیں ' جن کے اوپر کوئی چارج شیٹ نہیں آئی ہے اور جب ہم ڈپٹی کمشنر سے' پولیس والوں سے پوچھتے ہیں تو وہ کہتے ہیں کہ جی ہم کچھ نہیں جانتے ' اوپر سے فہرست آئی تھی ' ہمیں حکم یہ تھا کہ پکڑ لو ۔ یہ کھیل آپ نہ کھیلیں ' آپ بہت جمہوریت کے داعی بنتے ہیں ' لیکن یہی وہ چیزیں ہیں جو جمہوریت کو ختم کرنے والی اور اس کا جنازہ اٹھانے والی ہیں۔ یہ ہماری آپ کو دردمندانہ اپیل ہے ' اسے party issue نہ بنایئے ' یہ قومی مسئلہ ہے اور خدا کے لئے اسلام کو اور اسلامی اداروں کو اور اسلامی مشائخ ' ان کا احترام کیجیئے ' اور انہیں اس طرح ہدف نہ بنایئے جس کا کہ فائدہ اسلام کے دشمنوں کو اور بیرونی عناصر کو پہنچے۔ شکریہ !

جناب پریذائیڈنگ آفیسر۔ جناب ساجد میر صاحب۔ ذرا اختصار سے کام لیں۔ شکریہ جی۔

جناب ساجد میر۔ بہت اختصار سے جناب۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ جناب مصری سفارت خانے میں دھماکہ ہوا ' تباہی ہوئی ' یہ ہر لحاظ سے قابل مذمت ہے اور ہم سب اس کی مذمت کرتے ہیں ' لیکن ہم اس بات کی بھی مذمت کرنا چاہتے ہیں کہ اس واقعہ کی آڑ میں دینی شخصیات ' دینی اداروں اور مداس کو جس طرح نشانہ بنایا جا رہا ہے ' وہ بھی قابل اعتراض ہے ' جناب افسوس کی بات یہ ہے کہ اس ملک میں ایک چھوٹا سا طبقہ دین کے بارے میں اور دین کی اہمیت کے بارے میں بدقسمتی سے وہ نقطہ نظر نہیں رکھتا جو کہ اس ملک کا عام آدمی رکھتا ہے اور جس طرح ایک عام آدمی دین کے ساتھ وابستہ ہے ' یہ چھوٹا سا طبقہ اس وابستگی کو بھی پسندیدگی کی نگاہ سے نہیں دیکھتا ' ان میں یہ جرأت موجود نہیں ہے کہ وہ دین کے خلاف ' دینی حکام کے خلاف ' کھل کر کچھ کہہ سکیں ' اس لئے وہ اپنے بغض اور عداوت کا اظہار دینی شخصیات کو نشانہ بنا کر ' دینی اداروں اور دینی جماعتوں کو نشانہ بنا کر کرتے ہیں ۔ اور اسی طرح جناب عالمی سطح پر اسلام اور امت مسلمہ کو جس طرح نشانہ بنایا گیا ' بدقسمتی سے موجودہ برسراقتدار طبقہ دانستہ یا نا دانستہ طور پر اس عالمی مہم کا ایک حصہ بن چکا ہے ' اور نا دانستہ بھی نہیں میں تو کہوں گا دانستہ طور پر بنا ہے کیونکہ وزیر اعظم کا بیان ریکارڈ پر موجود ہے ' انہوں نے کہا تھا کہ میں اپنے ملک کو fundamentalism کے خلاف ' ایک front line state بنانے کے لئے تیار ہوں ' جناب fundamentalism کا یہ جو دین دار طبقے پر lable لگایا گیا ہے' یہ کوئی طنز اور گالی کی بات نہیں ہے ' اسلام کے fundamentals کتاب و سنت ہیں ' ہمارے دین میں ' ہمارے آئین میں' انہی کو شریعت اور اسلام کی اصل قرار دیا گیا ہے ' لیکن ہمارا دشمن fundamentalism کو equate کرتا ہے ' اسے terrorism کے مساوی اور ہم معنی قرار دیتا ہے' جو کہ غلط بات ہے ہم terrorism کے حامی نہیں ہیں ' لیکن fundamentalist ہیں ' ان معنوں میں کہ ہم کتاب سنت' جو دین کی اصل ہیں ' دین کی fundamentals ہیں ' دین کی بنیاد ہیں اور دین کے جو بنیادی عقائد ہیں ' دین کے جو بنیادی اعمال ہیں ' ان پر عمل کی دعوت دیتے ہیں اس کے اوپر عمل کی کوشش بھی کرتے ہیں ۔ اس لئے fundamentalist ہونا کوئی طنز کی بات نہیں ہے ۔ لیکن fundamentalist اور terrorists کو ایک ہی سمجھنا ' یہ مغرب کی تکنیک ہے ان کی یہ کارستانی ہے' اور ان کی یہ کوشش ہے کہ ہر مسلمان کو جو اللہ پر یقین رکھتا ہے اور اللہ کے رسول کو دین کی بنیاد سمجھتا ہے اس کو terrorists قرار دیتے ہیں جو کہ درست نہیں ہے بدقسمتی سے یہ جو

مہم چلی ہوئی ہے اسلام اور امت مسلمہ کے خلاف عالمی سطح پر ہماری حکومت اپنے ان اقدامات سے ان کا حصہ بن چکی ہے۔ ہمارا مطالبہ یہ ہے کہ مصری سفارت خانہ کا واقعہ ہو' یا دوسرے تخریب کاری کے واقعات ہوں۔ ان کی پوری تحقیق وتفتیش ہو مجرموں کو کیفرکردار تک پہنچایا جائے لیکن اس کی آڑ میں دینی اداروں کو دینی شخصیات کو' اور دینی جماعتوں کو نشانہ بنانے کی کوشش نہ کی جائے اس کا نتیجہ نہ ملک کے حق میں اچھا نکلے گا' نہ حکومت کے حق میں۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر، شکریہ۔

مولانا محمد عبدالستار خان نیازی، پوائنٹ آف آرڈر۔

Mr. Presiding Officer : What is the point of order.

مولانا محمد عبدالستار خان نیازی، میرا پوائنٹ آف آرڈر یہ ہے کہ اگرچہ میرا نام کال اٹنشن نوٹس میں نہیں ہے لیکن ایک زبردست خوفناک اطلاع ہے۔ جس پر میں متوجہ کرنا چاہتا ہوں۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر، نیازی صاحب اگر یہ اتنی ہی خطرناک بات تھی تو آپ کو ایڈجرنمنٹ موشن دینی چاہیئے تھی۔

مولانا محمد عبدالستار خان نیازی، میں موجود نہیں تھا۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر، ابھی نہیں ہوسکتا۔ حافظ حسین احمد صاحب۔

حافظ حسین احمد، شکریہ جناب چیئرمین' میں تو آپ کا ہروقت ہر دور میں مداح رہا ہوں۔ گھڑی میری اپنی ہوگی' اس وقت میری گھڑی میں سوا ایک بجے ہیں۔ باقی آپ دیکھیں۔ جناب چیئرمین' میں بالکل مختصراً عرض کروں گا۔ جہاں تک اس اقدام کا تعلق ہے اس کی جتنی بھی مذمت کی جائے وہ کم ہے۔ لیکن ہمیں سمجھ نہیں آتی کہ اس وقت جو حالات ہیں ملی یکجہتی کونسل' مختلف دینی جماعتوں نے تشکیل دی اور اس کا بنیادی مقصد یہاں پر جو فرقہ واریت کے حوالے سے' مختلف جماعتوں کے درمیان' جو رنجشیں ہیں یا چپقلش ہے جس سے مختلف ایجنسیاں اور مختلف انتظامیہ کے افراد' مختلف ادوار میں فائدہ اٹھانے کی کوشش کرتے ہیں اس کا سدباب ہو سکے۔

جناب چیئرمین اس وقت شاید آپ کو معلوم ہے اور میں آپ سے پوچھوں تو آپ

مشکل میں پڑ جائیں گے کہ اس وقت اسلامی مہینہ کونسا ہے۔ آپ کو بھی پتہ نہیں ہے اور اکثر آپ کے ساتھیوں کو شاید معلوم نہ ہو۔ لیکن اب رجب شروع ہو چکا ہے اور محرم الحرام میں پورے چھ ماہ باقی ہیں۔ اور قریب میں کوئی ایسا واقعہ نہیں ہوا ہے جس میں فرقہ واریت کے حوالے سے یہ خدشات ہوں۔ یہاں پر ظاہر ہے کہ کوئی قتل ہوتے ہیں مقتولین کا تعلق کسی نہ کسی مسلک سے تو ہوتا ہے۔ اگر شیعہ مقتول ہو، تو وزیر داخلہ صاحب اس کو سنیوں کے کھاتے میں ڈال دیتے ہیں اور اگر مقتولین میں سے کسی کا تعلق سنی سے ہو تو وہ ان کو شیعوں کے کھاتے میں ڈال دیتے ہیں۔ یعنی ان کی قبائلی دشمنیاں ہوتی ہیں، ذاتی دشمنیاں ہوتی ہیں ——

(اس مرحلے پر اذان ظہر کی آواز سنائی دی)

حافظ حسین احمد: جناب میں عرض کر رہا تھا۔ کہ جو لوگ کسی جرم میں ملوث نہیں ہوئے ہیں اور ان کا کوئی ارادہ نہیں ہے اور پورے صوبے کے اندر خصوصاً اور پورے ملک کے اندر عموماً تمام دینی مدارس کے اوپر چھاپے مساجد کی بے حرمتی، طلباء کی گرفتاری، علماء کی گرفتاری۔ جناب چیئرمین مری میں قاری اسداللہ صاحب جو جمعیت علماء اسلام کے عہدے دار ہیں ان کے مدرسے میں اور جامعہ مسجد میں پولیس جوتوں سمیت داخل ہوئی، آدھی رات کے وقت وہاں پر چھاپہ ڈالا۔ قاری صاحب گھر پر موجود نہیں تھے انہوں نے ان کے دروازے کو کھٹکایا۔ خواتین نے کہا کہ گھر پر کوئی مرد نہیں، انہوں نے کہا کہ اگر آپ دروازہ نہیں کھولیں گے تو ہم توڑ کر گھر کی تلاشی لیں گے۔ اسی شوروغوغا میں ہمسائے نکلے آخر کار دو معمر اشخاص نے کہا اور ان کی وجہ سے انہوں نے دروازہ کھولا اور جناب چیئرمین یقین جانیے کہ انہوں نے پورے گھر کی ایک ایک چیز کو چھانا اور اس کے بعد مسجد کے اندر جوتوں سمیت داخل ہوئے اور نہتے طلبا کو اور معصوم طلبا کو گرفتار کیا۔ یہ میں نام دے رہا ہوں۔ اور میں گزارش کروں گا کہ پنددادنخان میں جمعیت العلماء اسلام کے قاری قیام الدین، قاری محمد اسحاق، محمد رفیق، سہیل انور، الطاف حسین، محمد سعید بٹ اور عمر فاروق کو گرفتار کیا گیا اور ان کی آنکھوں پر پٹیاں باندھی گئیں اور اس حالت میں ان کو حوالات میں رکھا گیا اور وہاں سے صبح ہونے سے پہلے جیل منتقل کیا گیا۔ جناب چیئرمین یہاں پر اس سے پہلے بھی مدارس کے خلاف اقدامات کئے گئے اور وزیر داخلہ کے ساتھ ملک کی جو چار تنظیمیں ہیں ان کے عہدے دار یہاں آئے اور وزیر داخلہ سے ملاقات کی انہیں نے کہا کہ آپ آئیں، اگر ملک بھر میں کسی بھی ایک دینی ادارے سے کوئی ایک کلاشنکوف آپ برآمد کر سکے تو آپ کے تمام

اقدامات جائز ہیں جناب چیئرمین یہ اس انداز سے پورے ملک کے اندر' مدارس کے خلاف اقدامات کرنا' یعنی خود ایک طرح سے وہ چاہتے ہیں کہ یہاں پر حالات خراب ہوں۔ آپ پوچھیں گے کہ کیوں' اس لئے کہ جناب روپے کی قیمت کم کی گئی' جناب یہاں پر اسلام آباد میں بم کا دھماکہ ہوا' جناب یہاں پر آپ کے گلشن جناح میں دن دہاڑے قتل و غارت گری ہوئی' جناب ان حالات میں کراچی میں روزانہ درجنوں افراد ہلاک ہوتے ہیں' مہنگائی بڑھ رہی ہے اور ان چیزوں سے توجہ ہٹانے کے لئے یہ آپ کے نادان مشیر' یہ آپ کے نادان دوست جو کل ان کے ساتھ بیٹھے تھے جو کل ان کے میڈیا سیل کے انچارج تھے۔ جو آج آپ کے ساتھ ہیں۔ کل پھر وہ ان کے ساتھ ہوں اور آپ سڑکوں پر جناب صدر صاحب کی طرح دھکے اور لاٹھیاں کھاتے رہیں گے۔

جناب چیئرمین !ہم یہ سمجھتے ہیں کہ بنیاد پرستی کا پروپیگنڈا کرنا علماء کی گرفتاری مساجد کی بے حرمتی یہ انتہائی قابل مذمت ہے ۔جناب چیئرمین ہمارے ساتھ جو کچھ ہو رہا ہے یہ شروع سے ہے لیکن تبلیغی اجتماع میں جو مہمان تشریف لے کر آئے انہوں نے باقاعدہ آپ کے وہاں سے ویزہ حاصل کیا قانونی طور پر وہ آئے انہوں نے کسی سیاسی سرگرمی میں حصہ نہیں لیا انہوں نے آپ کے خلاف کوئی نعرہ نہیں لگایا بلکہ آپ کے صدر صاحب خود اس دعا میں جا کر شریک ہوئے اس طرح ہمارے ہاں ہر دور میں معمول ہوتا ہے اور وہ حضرات جن کی سیٹیں کنفرم تھیں اور ائیر پورٹ پر پہنچتے ہی ان کو پکڑا جاتا ہے اور انہیں پوچھ گچھ کے لئے ٹھہرایا جاتا ہے اب تک کراچی کے ائیر پورٹ پر اسے غیر ملکی ہمارے مہمان موجود ہیں جو اب تک اپنے ملک نہیں جا سکے جناب چیئرمین !ہم یہ سمجھتے ہیں کہ اگر کراچی میں ہر قتل کو ایم کیو ایم کے کھاتے میں ڈال دیا جاتا ہے اس طرح اس ملک میں ہر قتل کو مذہبی جماعتوں کے کھاتے میں ڈالا جاتا ہے جناب ہم سمجھتے ہیں کہ آپ کی تمام تر کوشش یہی ہے کہ کسی نہ کسی طریقے سے امریکی سامراج کو خوش کیا جائے اور یہی بات ہے کہ صدر صاحب نے بھی اپنی تقریر میں جس کا انگریزی ترجمہ ہے اس میں پاکستان کو یہ کہا ہے جناب اسے ماڈریٹ اسلامی ملک ہم بنائیں گے ' کیا یہ عمل شروع ہو چکا ہے ؟ کیا اس پر آپ نے وزیر داخلہ کو تعینات کیا ہے جناب چیئرمین !وہ دور گزر چکا جب یہ مشہور کیا جاتا تھا بقول علامہ اقبال کہ

افغانیوں کے غیرت دین کا ہے یہ علاج
ملا کو ان کے کوہ و دمن سے نکال دو

جناب چیئرمین !اس سے پہلے سکندر مرزا نے بھی یہی کوشش کی تھی سکندر مرزا نے بھی یہی کہا تھا کہ میں تمام علماء کو اور تمام دین دوست افراد کو ایک بڑی سی کشتی بناؤں گا چاندی کی
(آپ تھک گئے ہیں جناب؟)

جناب پریذائڈنگ آفیسر - نہیں جناب میں بڑے غور سے آپ کی بات سن رہا ہوں۔

حافظ حسین احمد - مجھے یہ پتہ نہیں کہ وہاں پر انگڑائیاں لینا کیسا ہے لیکن میں بڑا متاثر ہوں جی

جناب پریذائڈنگ آفیسر - میں انگڑائی نہیں لے رہا جناب یہ آپ ہی کا حصہ ہے

حافظ حسین احمد - جناب میں ختم کررہا ہوں ،جناب اگر آپ توجہ سے سنیں گے تو میں جلدی وہ بات کر سکوں گا ،آپ میری بات سنیں جی ۔تو میں گزارش کروں گا کہ ،جناب چیئرمین ! ہم یہ سمجھتے ہیں کہ اس نے بھی یہ کوشش کی لیکن وہ اس میں کامیاب نہیں ہو سکا بلکہ اس پوری سر زمین پر اسے ایک گز زمین بھی میسر نہیں ہو سکی جناب ہم بنیادپرست ہیں؛ آپ لوگ دکھاوے کی کوشش کر رہے ہیں اس دن ہم گئے تھے کھانے میں ہمیں نظر آیا کہ وزیر اعظم صاحبہ کے ہاتھ میں بھی تسبیح ہے ۔ جناب ہر دوسرے تیسرے دن وہاں پر کالے بکروں کی قربانیاں ہوتی ہیں جہاں پر کوئی لکڑ کوئی ڈنڈا نظر آتا ہے تو وہاں وزیر اعظم صاحبہ پہنچ جاتی ہیں جناب اگر یہ بات ہے تو بنیاد پرستی میں سب سے پہلا نشانہ تو ہماری محترمہ ہیں یا ہمارے مرد اول صاحب لیکن ہم یہ کہتے ہیں کہ خدا را آپ اس element کو جو اپنے کام میں مصروف ہے اپنے دین کی ترویج میں مصروف ہے جناب چیئرمین !میں توقع رکھوں گا کہ جن لوگوں کو گرفتار کیا گیا ہے اس بارے میں آپ کی میں مدد چاہوں گا کہ انہیں حکم دیں ،ویسے مانتے تو نہیں ہیں ،آپ حکم دے کر دیکھیں ،میں چیلنج کرتا ہوں آپ کو حکومت کو حکم دیا س وقت آپ چیئرمین ہیں سینٹ کے۔ وہ رہا نہیں کریں گے لیکن پھر بھی کم از کم آپ کا ریکارڈ درست ہو گا اور شاید مستقبل میں آپ کے لئے کار آمد ہو میں گزارش کروں گا کہ آپ انہیں کہیں کہ آپ وہ جو گرفتار ہیں ان کو رہا کردیں ۔ جو نظر بند ہیں ان کی نظر بندی کو ختم کیا جائے ،جن کے خلاف وارنٹ ہیں گرفتاری کے اسے واپس لیا جائے آپ اس فضا کو خدا را مکدر نہ کریں اور انشاء اللہ تعالیٰ ہم اس ملک کی ترقی کے لئے آپ لوگوں سے زیادہ اس ملک کے خیر خواہ ہیں اور اپنی جو

نظریاتی بیس ہے اس کے لئے ہم اپنی خدمات جو جاری ہیں اس کو علماء جاری رکھیں گے شکریہ جناب۔

جناب پریذائڈنگ آفیسر ۔ جی مولانا سمیع الحق صاحب صرف دو منٹ میں گھڑی دیکھ رہا ہوں۔

مولانا سمیع الحق ۔ جناب چیئرمین !میں بھی اس call attention notice کے حق میں اپنے جذبات کا اظہار کرتا ہوں کہ یہ جو مہم سے اور اس ظالمانہ یکطرفہ اور بلا جواز انداز میں علماء کی پکڑ دھکڑ کی گئی اور مساجد اور مدارس پر شب خون مارا گیا یہ کسی منظم منصوبے کا نتیجہ لگتا ہے اور ایک سازش ہے اور میں نے پہلے بھی کہا تھا کہ بنیادی مقصد آپ کا امریکیوں کو کسی نہ کسی طرح گارنٹیاں اور ضمانتیں دینی ہوتی ہے کہ ہم مذہبی قوتوں کو crush کر رہے ہیں اور آپ کی دفاعی فرنٹ لائن بنائیں گے چونکہ میں سمجھتا ہوں کہ یہ ایک بنیاد پرست ملک ہے ہم اس پر فخر کرتے ہیں یہ ہمارے لئے اعزاز ہے بنیاد پرست ہونا یہ الزام نہیں ہے اب جس انداز میں آپ --- ۔ اگر ہم آپ کے خیرخواہ نہ ہوتے تو آج ہم احتجاج نہ کرتے ۔ ہم کہتے کہ آپ اور سختی کریں دینی قوتوں کے ساتھ اور ان کو گرفتار کریں اور crush کریں تا کہ معاملہ جلد ہی آسان ہو جائے ۔ اور عوام خود محسوس کرلیں کہ یہ اسلام ہمارا دین ہے دین کے بارے میں حکومت کا کیا تصور ہے ۔ تو میں سمجھتا ہوں کہ اس دن وزیر داخلہ نے فرمایا تھا کہ ہم نے کچھ لوگوں کو ویسے احتیاطاً" حراست میں رکھا ہے ۔ میں نے چیلنج کیا تھا اگر ان لوگوں کے بارے میں کوئی بھی فرقہ واریت کا دہشت گردی کا ثبوت ہے تو ہم ہر سزا بھگتنے کے لئے تیار ہیں ۔ ورنہ آپ نے مسجد اور مدرسے اور خانقاہ کا تقدس مجروح کرکے ہزاروں لاکھوں مسلمانوں کے جذبات کو مجروح کیا ہے تو آپ استعفیٰ دیں انہوں نے فرمایا تھا کہ میں جلد ہی جو گرفتار افراد ہیں ان کو رہا کرادیں گے ۔ اس کو بھی آج پانچ چھ دن ہو گئے ہیں ہم خود ملی یکجہتی کونسل کے ساتھ اس مہم میں لگے ہوئے ہیں کہ فرقہ واریت نہ ہو ہم نے مصالحتی کمیٹی بنائی ہے ، مصالحتی کمشن بنایا ہے جہاں جھگڑا ہوتا ہے ہماری مصالحتی کمیٹی وہاں جاتی ہے اور case to case وہ ہر معاملہ check کرتی ہے مصالحت کراتی ہے ۔ایسے حالات میں تو آپ لوگوں کو شکرگزار ہونا چاہیے ملی یکجہتی کا کہ فرقہ واریت ہم خود ختم کر رہے ہیں اور آپ خود فرقہ واریت کی فضاء بار بار پیدا کر رہے ہیں تو اتنا عرض کروں گا کہ اگر

ان علماء کو رہا نہ کیا گیا اور یہ سلسلہ آئندہ جاری رہا تو انشااللہ ہمارے لئے پھر سڑکوں پر آنا آسان ہو جائے گا آپ ہمیں متحد اور متفق کر رہے ہیں یہ خدا کی طرف سے غیبی مدد ہے جس کے ذریعے آپ کے شر سے خیر کا نتیجہ نکلے گا۔

جناب پریذائڈنگ آفیسر، آپ بولنا چاہیں گی اس پر جی ویسے بھی آپ بولیں

بیگم نسرین جلیل، جناب چیئرمین صاحب میں قاضی حسین احمد کے موقف کی تائید کرتی ہوں کہ بغیر جواز کے باہر سے آنے والے مندوبین اور مذہبی جماعتوں کے راہنماؤں اور کارکنان کی گرفتاریاں ہمارے ملک کے موجودہ ماحول میں مزید بے چینی کا باعث ہوں گی۔ میں سمجھتی ہوں کہ اس کے نتائج ملک کے لئے نقصان دہ ہوں گے۔

جناب پریذائڈنگ آفیسر، یہ حافظ صاحب کی لکھی ہوئی تقریر نہیں لگتی ۔ ویسے الفاظ آپ ہی کے ہیں حافظ صاحب یہ ابھی تک امتحانات میں تو یہ سلسلہ شروع ہے اگر سینٹ میں بھی شروع ہو گیا تو کیا ہو گا۔

بیگم نسرین جلیل، چیئرمین صاحب اگر آپ اجازت دیں تو میں بولوں۔

جناب پریذائڈنگ آفیسر، آپ پڑھیں نہیں بولیں ۔ جی۔

بیگم نسرین جلیل جناب چیئرمین میں سمجھتی ہوں کہ فوج میں بغاوت پی ایم ایل نواز گروپ۔

جناب پریذائڈنگ آفیسر، محترمہ آپ اچھا بول سکتی ہیں پڑھیں نہیں کیونک پڑھنے کی یہاں پر اجازت نہیں ہے۔

بیگم نسرین جلیل، جناب چیئرمین مجھے پڑھنے دیں میرے اپنے لکھے ہوئے الفاظ ہیں جناب چیئرمین فوج میں بغاوت ہے پی ایم ایل نواز گروپ جو اکثریتی جماعت ہونے کے باوجود حکومت کی بربریت کا نشانہ بن رہی ہے ۔ شہری سندھ کے عوام کے ساتھ کیا ہو رہا ہے

جناب پریذائڈنگ آفیسر، نسرین جلیل صاحبہ مجھے اصرار کرنا پڑے گا کہ ایک تو آپ کا متعلقہ جو موضوع ہے اس سے ہٹ کر نہ بولیں اور دوسری بات یہ ہے کہ آپ لکھا ہوا نہ پڑھیں۔

بیگم نسرین جلیل، بہت بہتر جناب۔ ملک میں بے انتہا بے چینی ہے جس کا اندازہ آپ کو اس بات سے ہوسکتا ہے کہ فوج میں جو بغاوت کی سازش نہیں ہوئی ہے اور جس کو کہا جا رہا ہے کہ سازش ہو رہی تھی ۔ پی ایم ایل نواز جو کہ اس ملک کی اکثریتی جماعت ہے شہری سندھ جہاں پر حکومتی دہشت گردی ہو رہی ہے جس طرح سے۔۔۔۔

جناب پریذائڈنگ آفیسر، یہ غیر متعلقہ موضوع ہے اس پر بات نہ کریں نسرین جلیل صاحبہ یہ دینی مدرسوں کی بات ہو رہی ہے ۔

بیگم نسرین جلیل، جناب چیئرمین میں وہی بات کر رہی ہوں اگر آپ کہتے ہیں تو میں بیٹھ جاتی ہوں

جناب پریذائڈنگ آفیسر، نہیں دیکھیں محترمہ۔ شیخ صاحب میں آپ سے درخواست کروں گا کہ let us continue۔

بیگم نسرین جلیل، میں کہنا یہ چاہ رہی ہوں جناب چیئرمین کہ ان سب چیزوں کی وجہ سے ہم ملک کو point of no return کی طرف لے جا رہے ہیں جس کو ہر قیمت پر avoid کرنا ضروری ہے جناب چیئرمین میں سمجھتی ہوں کہ قانون کی خلاف ورزی کرنے والوں کی آپ گرفت ضرور کریں مگر ایک general confrontation کی پالیسی کو avoid کریں کہ اس لئے کہ عوام میں تشویش انتہا کو پہنچ گئی ہے ۔ اور آپ نہیں سمجھ رہے ہیں کہ کہاں چیزوں کو لے جایا جا رہا ہے لہذا اسلام کے نام پر اپوزیشن کے نام پر victimizaation کو آپ بند کردیں شکریہ جناب چیئرمین ۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر۔ جناب آفتاب احمد شیخ۔

جناب آفتاب احمد شیخ۔ جناب چیئرمین، بات یہ ہے کہ اس موضوع پر ہمارے بہت سارے دوستوں نے اپنے خیالات کا اظہار کیا ہے ۔ جناب والا، پچھلے دنوں Oaklohama میں bomb blast ہوا وہ تو ایک گورا پکڑا گیا ورنہ وہ بھی اسلامی بنیاد پرستوں کے کھاتے میں ڈال دیا جاتا۔ اسرائیلی وزیر اعظم was shot dead خدا کا شکر ہے وہاں بھی مارنے والا ایک یہودی تھا اس لئے کہ خدانخواستہ اگر صورتحال اس سے مختلف ہوتی تو تمام دنیامیں ٹھپہ لگتا کہ مسلمان بنیاد

پرست ہیں اور انہوں نے دہشت گردی مچائی اور اسرائیلی وزیر اعظم کو مارا ۔ آپ دیکھیں کہ مغرب اس وقت جس بات میں مشغول ہے وہ یہ کہ جہاں کہیں دہشت گردی ہوتی ہے اس کو اسلامی بنیاد پرستی سے equate کرتا ہے ۔ یہ مغرب کر رہا ہے اور مغرب کی پالیسی ہم follow کر رہے ہیں جب ہم اپنے ان اداروں کے متعلق کہہ رہے ہیں کہ جیسے کہ اسلامی یونیورسٹی کے بارے میں کہا کہ یہاں بنیاد پرستی جنم لے رہی ہے مجھے ڈاکٹر جاوید اقبال صاحب کا یہ نکتہ بڑا پسند آیا جب انہوں نے کہا کہ آپ تو وہ بات کر رہے ہیں جو ہمارے خلاف مغرب کر رہا ہے کیونکہ آپ کہہ رہے ہیں کہ آپ کے ادارے جہاں اسلامی تعلیم دے رہے ہیں وہاں اصل میں اسلامی تعلیم نہیں دے رہے ہیں بلکہ آپ دہشت گردوں کی پرورش کر رہے ہیں چونکہ حکومت ان اداروں پر چھاپے مار رہی ہے ' یہ اس بات کا ثبوت ہے۔

دوسرا ثبوت یہ ہے کہ علماء کو بھی گرفتار کیا جا رہا ہے کہ علماء بھی دہشت گرد ہیں ۔ یہ آپ وہ زبان بول رہے ہیں جو مغرب بول رہا ہے ۔ میں آپ سے عرض کروں گا کہ یہ ایسی پالیسی ہے جو اسلام کے منافی ہے ' دستور کے منافی ہے اور ہماری تمام بنیادی پالیسیوں کے منافی ہے بلکہ ہماری بنیادی اساس کے منافی ہے ۔ یہ ایک ایسا ملک ہے جس کا state religion Islam ہے ۔ دستور میں بات لکھی گئی ہے کہ اس ملک کا مذہب اسلام ہو گا۔ یہ بنیادی بات ہے اور ہمیں اس پر کوئی شرمندگی نہیں ہے۔

دوسری بات یہ ہے کہ ایک شرط یہ ہے کہ اس ملک کا صدر مسلمان ہوگا کوئی اور صدر نہیں ہو سکتا ۔ میں آپ سے عرض کرتا ہوں کہ اس میں کیا شرمندگی ہے ؟ اسلام کے نام پر ہم نے یہ ملک لیا ہے اور اگر ہم یہ کہتے ہیں کہ اس ملک کا صدر مسلمان ہوگا اور ہم وہ تمام قوانین وضع کریں گے جو اسلام اور سنت سے مطابقت رکھتے ہوں گے۔ جناب چیئرمین' اس میں کوئی بنیاد پرستی نہیں ہے نہ اس معاملے میں آپ کو شرمندگی محسوس کرنی چاہئے اور نہ اس طرف بیٹھے ہوئے دوستوں کو شرمندگی محسوس کرنی چاہئے اور نہ موجودہ حکومت کو ۔ اگر آپ نے براؤن ترمیم کو relax کرا کر کچھ اسلحہ لینا ہے تو آپ کا اتنا معذرت خواہانہ برتاؤ اس اسلحہ کے لئے اور چار پیسوں کی بھیک کے لئے ہے کہ آپ کہتے ہیں کہ مذہب کو قربان کر دیں ۔ آپ بنیادی اساس سے ہٹ جائیں ' جو دستور میں لکھا ہوا ہے کہ Islam will be state religion اس کے منافی حرکات کریں ۔ آپ کے دستور میں جو باتیں لکھی گئی ہے کہ قرآن اور سنت اور بنیادی

مقاصد کی قرارداد' آپ ان سب سے صرف اس لئے انحراف کر رہے ہیں کہ امریکہ کے احکامات پر عمل کر رہے ہیں۔ امریکہ کے من مرضی کے احکامات پر چل رہے ہیں۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر۔ مجھے بڑی خوشی ہے اور حیرت بھی ہوئی تھی۔۔۔۔

جناب آفتاب احمد شیخ۔ بات یہ ہے کہ میں اختصار سے ہی کام لوں گا۔ میں یہ عرض کروں گا کہ اتنے علماء گرفتار ہوئے ہیں یہ وہ لوگ ہیں جو ہماری بنیادی اساس سے متعلق ہیں۔ جو کام کر رہے ہیں۔ ان کو گرفتار کر کے آپ یہی ثابت کر رہے ہیں آپ اس ملک کی creation کے بنیادی مقصد سے اتفاق نہیں رکھتے ہیں۔ میں صرف اتنا عرض کروں گا کہ ہم یہاں توجہ دلاؤ نوٹس کی بنیاد پر حکومت کی توجہ اس بات کی طرف دلانا چاہتے ہیں کہ جو علماء گرفتار ہوئے ہیں انہیں فوری طور پر رہا کیا جائے اور آپ اس پالیسی پر نہ چلیں جس پر مغرب چل رہی ہے آپ امریکہ کی خوشامد نہ کریں۔ رزق کا دینے والا اللہ ہے اور ہم نے جس بنیادی مقصد کے لئے یہ ملک حاصل کیا ہے ہم اس بنیادی مقصد پر ہمیں اس پر کاربند رہنا چاہئے۔ شکریہ آپ کا۔

Begum Nasreen Jalil: Mr. Chairman, point of personal explanation.

اگر میں نہ دیکھتی تو آپ مجھے بولنے بھی نہ دیتے۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر۔ دیکھیں ناں جی جب آپ پڑھتی نہیں ہیں تو آپ عینک نہیں لگاتی ہیں۔ چونکہ آپ نے عینک لگائی ہوئی تھی اور پڑھ رہی تھیں اس لئے۔

بیگم نسرین جلیل۔ تو پوائنٹس دیکھنے کے لئے مجھے عینک کی ضرورت تھی۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر۔ اچھا اگر ایسی بات ہے تو ٹھیک ہے۔

بیگم نسرین جلیل۔ جناب چیئرمین ! ایک خاص عمر کے بعد میرا خیال ہے چشمہ کی سب کو ضرورت ہے پڑھنے کے لئے۔ شکریہ۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر۔ شکریہ جی۔ جی ڈاکٹر شیر افگن صاحب۔

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی۔ جناب چیئرمین ! شکریہ۔ میں حضرت علامہ اقبال صاحب کا یہ مصرعہ پہلے آپ کے سامنے رکھنا چاہتا ہوں کہ'

جدا ہو دین سیاست سے تو رہ جاتی ہے چنگیزی

بات یہ ہے کہ قاضی حسین احمد صاحب نے جو بھی شروع کیا ہے یا اس کا Call Attention Notice ہے اس میں انہوں نے شروع ہی سے جو الفاظ استعمال کئے ہیں اگر آپ بھی ملاحظہ فرمائیں تو مذہبی اور دینی بات یہ سمجھنے کی ہے کہ دین صرف عبادات کا نام نہیں ہے ۔ دین ضابطہ حیات ہے جس میں polity included ہے اور اسی لئے علامہ صاحب نے یہ مصرعہ اسی حوالے سے کہا ہے کہ دین ایک ضابطہ حیات ہے جو ہمیں اللہ اور رسول نے دیا ہے اس لئے جماعتوں کو یہ کہہ دینا کہ یہ دینی جماعت ہے' یہ مذہبی جماعت ہے۔ مذہب تو ایک چھوٹی سی چیز ہے ایک سوچ کا نام ہے ۔ ہمارا اسلام تو ایک دین ہے اور یہ فرق اگر آج تک محسوس نہیں کر سکے تو ان کو اب کرنا چاہئے کہ ہم تو دین اسلام رکھتے ہیں جو ایک ضابطہ حیات ہے ' جو عبادات سے نکل کر دنیاوی چیزوں پر بھی حاوی ہے اور یہی بات علامہ صاحب فرماتے ہیں اور اگر نکال دیا جائے سیاست کو اس حوالے سے اور دین کے حوالے سے یہ چنگیزیت ہے اور علامہ صاحب صحیح کہتے تھے اور جو بھی جماعتیں یہ کردار ادا کر رہی ہیں وہ دین کے حوالے سے نہیں کر رہے ہیں وہ چنگیزیت کر رہے ہیں اور آپ دیکھیں گے دوسرا پوائنٹ جو انہوں نے دیا ہے جو بات کی ہے وہ یہ کہا ہے کہ جناب والا ! علماء کرام پکڑے جا رہے ہیں اور فرقہ واریت کے حوالے سے ' دہشت گردی کے حوالے سے ۔ میں سمجھتا ہوں کہ دین کے علم جاننے والے اشخاص علماء تو سب ہیں' کوئی سائنس کے ہیں کوئی دوسرے علوم کے ہیں سب کو جس کو command of knowledge ہو وہ عالم کہلاتا ہے ۔ لہٰذا اس حوالے سے یہ discrimination کرنا بھی ظلم ہے کہ معاشرے میں علماء تو بہت قسم کے ہیں ڈاکٹرز میں ہیں law knowing میں ہیں تمام جتنے علوم ہیں اس کے علماء کرام ہیں۔ یہ کون سے عالم کی بات کرتے ہیں ۔ ہم ان علماء کا تقدس اور ان کا احترام کرتے ہیں بلکہ ساری حکومت کرتی ہے جو عالم کہلاتا ہے اور یہ known چیز ہے کہ اگر ایک عالم فوت ہو جائے تو ایک دنیا فوت ہو جاتی ہے ۔ ہم ان کے تابعدار ہیں ان لوگوں کے جو واقعی علماء ہیں ' جن کا ایک تقدس ہے ' جنہوں نے مخلوق خدا کی خدمت کی ہے ' ان کو علم دیا ہے اور یہ پتہ نہیں کون سی بات ہے کہ علماء کے خلاف ہو گئے ہیں۔

اور تیسری بات جو میں کرنا چاہتا ہوں رسول اکرم کی ایک حدیث پاک ہے جیسے ایک معزز رکن نے یہاں کہا کہ ایک چھوٹا سا طبقہ جو دین سے مطابقت نہیں رکھتا ' رسول پاک صلی اللہ علیہ وعلی وسلم فرماتے ہیں کہ اگر کسی شخص میں مسلمان ہونے کی بو آئے تو بھی اسے

کافر نہ کہو اس کو مسلمان سمجھو ' یہ تو رسالت مآب صلی اللہ علیہ وعلیہ وسلم کا فرمان ہے اور یہاں کھڑے ہوکر یہ کہ دیتا ہے کہ اس ملک میں ایک طبقہ ہے جو مسلمانوں میں سے ہے جس کو دین سے کوئی سروکار نہیں' میں یہ کہتا ہوں کہ یہی وہ فرقہ واریت ہے' یہی وہ دشمنی کا بیج ہے اور یہی دین میں خلل ڈالنے کی بات ہے' یہی وہ روایت ہے جو وہ بتانے کی کوشش کر رہے تھے بلکہ ان چیزوں سے تو ہمیں اجتناب کرنا چاہیئے۔ تیسری بات ۔ میں سمجھتا ہوں کہ ہمارے دین میں تشدد کے بارے میں سخت احکامات ہیں ۔ قرآن مجید میں بہت سارے commandments ہیں میں ان کا ترجمہ کرتا ہوں۔ بات یہ ہے کہ اللہ پاک یہ فرماتے ہیں کہ دنیا میں شر کرنے والے یا جو لوگ دوسرے لوگوں کے لئے زمین تنگ کر دیتے ہیں ' قتل عام کرتے ہیں' لوٹتے ہیں اور مارتے ہیں ان کو قتل کر دو۔ یہ اللہ پاک کا حکم ہے ۔ اس لئے احکامات الہیٰ یہی ہیں اور شریعت محمدی یہ کہتی ہے۔

پھر چوتھی بات میں کہنا چاہتا ہوں کہ یہ اپنا آئین اٹھا کر دیکھیں کہ ایک طرف ہمارے تمام معزز اراکین نے اس دستور کے تحت حلف اٹھایا ہے اور اقرار کیا ہے کہ ہم اس کی حدود میں رہ کر (یہ قومی ضابطہ حیات ہے) ہم کوئی ایسی بات نہیں کریں گے جو دستور کے خلاف ہو گی۔ اب یہاں پر یہ آرٹیکل 40 regarding principle of policy آپ پڑھیں جو ہمارا قومی رہنما اصول ہے وہاں لکھا ہے کہ کسی مسلم ملک یا ریاست کے بارے میں کوئی ایسی بات ہم نہیں کریں گے جس سے پاکستان کے تعلقات اس سے خراب ہو جائیں ۔ اب مصر یا وہاں کی حکومت یا وہاں کی عوام کا کام ہے ' وہ اچھی ہے یا بری لیکن وہ ہمارا کام نہیں ہے ۔ اس کے اندرونی مسائل میں یا حکومت میں دخل دینا میں سمجھتا ہوں کہ ہماری سینٹ کا یا حکومت کا یا ہماری عوام کا کام نہیں ہے ' وہ کروڑوں کی تعداد میں ہیں جس حکمران سے چاہیں گے اور جو طریقہ کار اختیار کریں گے یہ ان کا کام ہے ۔ یہاں پر یہ بات نہیں ہونی چاہیئے تھی۔ ایک الزام اور لگایا گیا ہے کہ جناب والا! خصوصی طور پر دینی اور مذہبی جماعتوں کے اکابرین اور علماء اکرام پکڑے جا رہے ہیں ۔ یقیناً" ایسی بات نہیں ہے ۔ کسی دینی یا مذہبی جماعت کے حوالے سے کسی شخص کی گرفتاری عمل میں نہیں لائی گئی۔ مثال کے طور پر میں آپ کے سامنے ایک چیز رکھنا چاہتا ہوں کہ جناب والا! یہاں پر ہمارے معزز اراکین یہ فرما رہے تھے کہ اگر کوئی دستور شکنی ' قانون شکنی یا rule of law سے deviate کرے یا منحرف ہو یا قانون شکنی کا مرتکب ہو تو اس کے خلاف

ضرور ایک خاص قسم کا action ہونا چاہیئے جو ہمارے دستور و قانون کی requirement ہے ، اس حوالے سے میں ایک مثال آپ کے سامنے رکھنا چاہتا ہوں اور میں سمجھتا ہوں کہ وہ آپ کے لئے کافی ہو گی۔ مولانا اعظم طارق صاحب ہیں وہ معزز رکن قومی اسمبلی ہیں اور وہ پکڑے گئے ہیں - اب اس ضمن میں یہاں پر 35 مقدمے درج ہیں ان کی FIRs موجود ہیں - اس میں وہ کون کون سے سالوں میں یہ درج ہوئے - یہ پاکستان پیپلز پارٹی کی حکومت نے ان پر درج نہیں کئے ہیں۔ میں آپ کو FIRs number دے سکتا ہوں یہ FIR No. 1 یہ 28-5-90 کو درج ہوئی اس کے بعد FIR No. 652, 653 یہ بہت ساری ہیں اس طرح کی پانچ FIRs ہیں جو 1991 میں ان پر درج ہوئیں۔ پھر اس کے بعد تیسرا نمبر ہے وہ بھی 1991 میں درج ہوئی اس طرح یہ ایک طویل لسٹ ہے۔ اب بات یہ ہے کہ ایک قانون شکنی ہوئی ہے اس میں ایک شخص کو نامزد کیا گیا ہے اور پھر وہ ہماری حکومت نے نہیں کیا وہ بالترتیب میاں نواز شریف کے دور سے ہوا اس پر مقدمات بنے وہ کس لئے باہر ہے ؟ کیا وہ ایسی اشرف المخلوقات کا حصہ ہیں -- - میں یہ کہتا ہوں کہ اگر وہ پکڑا جاتا ہے۔ اس کے خلاف F.I.Rs 35 ہیں اس کے بارے میں یہ شور غوغا کہ جناب والا زیادتی ہو رہی ہے یہ کونسی زیادتی ہو رہی ہے پھر یہاں پر بنیاد پرستی کا ڈھنڈورا پیٹا جا رہا ہے کہ ہماری حکومت بنیاد پرستوں کے خلاف ہے امریکہ اور یورپ کی پالیسی کو toe کر رہی ہے اصل میں یہ بنیادی فرق ہے۔ میں یاد دلانا چاہتا ہوں کہ 1990 میں حکومت سنبھالنے کے بعد میاں نواز شریف کی پہلے دن پہلی تقریر اٹھا کر دیکھیں اس نے پہلا فقرہ کہا تھا کہ میں بنیاد پرست نہیں ہوں۔ یہ بات on record ہے اگر غلط کہا تھا تو آج تک آپ کیوں خاموش رہے آپ اس کے ساتھ کیوں چلتے ہیں اس لئے میں بات کہنا چاہتا ہوں کہ یہ دوغلے پن کی سب سے بڑی مثال ہے جب یہ خود کرتے ہیں اور وہی چیز کرتے ہیں ' اسی کے بارے میں بیانات دیتے ہیں تو یہ خاموش ہو جاتے ہیں - جب پیپلز پارٹی آتی ہے تو اس کی 88 کی حکومت پر یہ الزام پہلے بھی لگاتے تھے - 77ء میں جب PML بنی تو یہاں کارونا تھا لیکن جب ان کی کلی کھلی اور P ML نے 32 نکات تشکیل دیئے تھے اس میں سے جب پیر پگاڑا صاحب سے پوچھا گیا کہ جناب والا آپ کا کیا خیال ہے؟ نظام مصطفے یا اسلامی نظام اس نے کہا کہ یہ تو 32 نکات میں ہی نہیں تھا۔ ہم تو بھٹو دشمنی میں اتنے آگے تھے کہ ہم اس کو ہٹانا چاہتے تھے۔ اب یہ تاویلیں یہ تمام ان کی interpretation اور constructions کہ یورپ اور امریکہ خوش کیا جا رہا ہے۔ بنیاد

پرستوں کے خلاف ہیں ۔ ہم بنیاد پرست ہیں۔ بنیاد پرست کے معنی نہ انہیں معلوم ہیں نہ کسی اور کو معلوم ہیں۔ میں یقین سے کہتا ہوں انہیں بنیاد پرست کا اگر بنیادی فلسفہ سمجھ آ جائے تو یہ آج ہی اس سے دستبردار ہو جائیں کیونکہ مسلمان معتدل ' روادار' انصاف پسند' dedicated ہوتا ہے اور وہ کبھی extremist نہیں ہوتا نہ ادھر جاتا ہے نہ ادھر۔ وہ میانہ روی سے کام کرتا ہے extremist ہونا یہ insanity کی ایک نشانی اور fanaticism کا ایک part ہے This is part of mental disease یہ کیسے کہتے ہیں ۔ اس لئے جناب والا یہ سارے کے سارے ۔ ایکشن اب جو ہمارے ملک میں اسلامی یونیورسٹی کے حوالے سے ہو رہے ہیں میں یقین سے کہتا ہوں کہ جو شخص اس تخریب کاری میں ملوث ہوگا یا ہے ہم اسے نہیں چھوڑیں گے اور جو نہیں ہے ہم اس کی عزت کریں گے۔ احترام کریں گے جو کچھ بھی ہو۔ ادارے اپنی جگہ پر ہیں۔

ابھی یہاں ایک معزز رکن نے کہا کہ کون سے واقعات ہو گئے جن کی وجہ سے گورنمنٹ کو دوبارہ عمل کرنا پڑا ۔ Exercise کرنا پڑی۔ تو لاہور میں کیا ہوا ' کون قتل ہوا' پیرزادہ صاحب جو ہمارے ایم این اے ہیں اس کے باپ کو کس وجہ سے قتل کیا۔ پھر لہر اٹھنے والی ہے اور یہ ایک احتیاطی تدبیر کے تحت گورنمنٹ نے ایک ایکشن لیا ہے تاکہ یہ فرقہ واریت کا بھوت جو ہم پر سوار ہے اور پھر اگر یہ کہتے ہیں کہ مخلص ہیں تو میں تمام علماء کرام سے جن کا ہم احترام کرتے ہیں استدعا کرتا ہوں کہ دین اسلام تو ایک ہے پھر علیحدہ علیحدہ مسئلے کون سے بنا رکھے ہیں ۔ ہمارے دستور میں آرٹیکل 2 سے لے کر 227-31 تک اور آخر دیباچے تک اور annexure تک آپ دیکھیں کہ اس میں دین اسلام کی تمام چیزیں درج ہیں اس حوالے سے جناب یہ الزام تراشی ہے اور جو بھی اس میں ملوث نہیں ہوں گے جو شریف ہیں ہم ان کا احترام کرتے ہیں۔ یقیناً اگر ان کو پکڑا گیا ہے تو حکومت اس پر سوچ رہی ہے اور وزیر داخلہ صاحب نے بھی اس معزز ایوان میں خود گزارش کی تھی کہ وہ رہا ہو جائیں گے اور جو ان چیزوں میں ملوث ہوں گے وہ یقیناً رہا نہیں ہوں گے۔ ان کے خلاف قانونی کارروائی کی جائے گی۔ اس لحاظ سے میں آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ آپ نے بڑی مہربانی سے اور کرم فرمائی سے غور سے میری بات سنی۔

Mr. Presiding Officer: I have a prorogation order from the President which I will read out as follows.

ویسے یہ روایت ہے کہ جب ایک دفعہ چیئرمین اپنا خطاب شروع کرے اس میں مخل نہیں ہوا کرتے۔

پرستوں کے خلاف ہیں - ہم
کو معلوم ہیں- میں یقین
یہ آج ہی اس سے دستبردار
ہے اور وہ کبھی extremist
insanity ہونا یہ extremist
یہ کیسے mental disease
ہمارے ملک میں اسلامی یونیو
اس تخریب کاری میں ملوث
عزت کریں گے۔ احترام کریں
ابھی یہاں ایک معزز
کو دوبارہ عمل کرنا پڑا - rcise
جو ہمارے ایم این اے ہیں
ایک احتیاطی تدبیر کے تحت
سوار ہے اور پھر اگر یہ
ہیں استدعا کرتا ہوں کہ دین
ہمارے دستور میں آرٹیکل 2
آپ دیکھیں کہ اس میں دین
ہے اور جو بھی اس میں ملو
ان کو پکڑا گیا ہے تو حکوم
میں خود گزارش کی تھی کہ
نہیں ہوں گے۔ ان کے خلاف
ہوں کہ آپ نے بڑی مہربانی
gation order from the

ویسے یہ روایت ہے کہ جب

Courts are the proper forum to be approachd. Now I will read out the prorogation order recieved from the President of the Islamic Republic of Pakistan. In exercise of the powers conferred by clause 1 or Article 94 of the Constitution of the Islamic Republic of Pakistan the President hereby prorogues the Senate on the conclusion of its sitting on 26-11-1995.

(The House then prorogued sine die)
